اسلام کی بنیادی تعلیمات

اسکول وکالجز کے اساتذہ وطلبہ اور ہر بالغ مرد وعورت
کے لیے بنیادی دینی تعلیم کا مختصر نصاب

حصّہ اول



محمد الیاس ندوی

مولانا ابوالحسن علی ندوی اسلامک اکیڈمی
پوسٹ بکس نمبر ۳۰ بھٹکل، کرناٹک
nadviacademy@hotmail.com

اسلام کی بنیادی تعلیمات

(اسکول وکالجز کے اساتذہ وطلبہ اور ہر بالغ مرد وعورت
کے لیے بنیادی دینی تعلیم کا مختصر نصاب)

مرتب

محمد الیاس ندوی

معاونین

رحمت اللہ رکن الدین ندوی، محمد مستقیم محتشم ندوی

ناشر: **مولانا ابوالحسن علی ندوی اسلامک اکیڈمی**
پوسٹ بکس نمبر 30 بھٹکل 581320، کرناٹک
e.mail:nadviacademy@hotmail.com

ہدایات برائے معلمین ومعلمات

☆ اسلام کی بنیادی تعلیمات کا یہ مختصر نصاب اسکول، کالجز ویونیورسٹیوں وغیرہ میں زیرِ تعلیم اور وہاں سے فارغ ہونے والے طلبہ وطالبات کے لیے ترتیب دیا گیا ہے، ہفتہ میں ایک دن تعطیل کے حساب سے یہ تقریباً چالیس دن کا نصاب ہے۔

☆ معلمین اور معلمات دوران درس حفظ قرآن اور ترجمہ قرآن سے قبل قرآن کے الفاظ کو صحت کے ساتھ پڑھنے کی مشق کرائیں اور مخارج کو صحیح ادا کروا کر تجوید کے بنیادی قواعد کے مطابق قرآن کریم کی سورتوں کی تصحیح کرائیں۔

☆ ترجمہ قرآن، دعائیں، اذکار نماز اور احادیث کو زبانی یاد کرائیں اور کتاب کے آخر میں درج چارٹ میں دستخط کے ساتھ اندراج کریں۔

☆ ہر دن کے سبق میں بعض مضامین کا تعلق زبانی یاد کرنے سے ہے اور بعض کا تعلق عملی تربیت اور ذہن سازی سے۔

☆ روزانہ کی عملی سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دیں اور دوسرے دن اس کا جائزہ لیں کہ اس پر عمل شروع ہوا یا نہیں۔

☆ فقہی مسائل میں مسائل کو سمجھانے کے بعد وضو نماز وغیرہ کی عملی مشق بھی کرائیں۔

☆ ایک ہفتہ کا نصاب مکمل ہونے کے بعد طلبہ کا زبانی وتحریری دونوں امتحان لیں اور سنتوں پر عمل کا جائزہ بھی اسی طرح نصاب مکمل ہونے کے بعد پورے نصاب کا بھی امتحان لیں۔

☆ طلبہ وطالبات کو اسباق پڑھانے کے ساتھ ساتھ ان کے فکر وذہن کو اسلامی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کریں۔

☆ ایک درجہ میں چار سے زائد طلبہ وطالبات نہ ہوں تاکہ پوری توجہ کے ساتھ ان پر انفرادی محنت ہوسکے۔

☆ کم از کم ایک گھنٹہ روزانہ حاضری لازم کریں، اگر ایک گھنٹہ میں ایک دن میں اس دن کا سبق مکمل نہ ہو تو اگلے دن اس کی تکمیل کرائیں۔

☆ اس نصاب کی تکمیل کے بعد اگر طلبہ اپنی تعلیم کو جاری رکھنا چاہیں تو سیرت، فقہ عقائد وغیرہ کی منتخب کتابوں کا درس جاری رکھیں، حفظ قرآن کے سلسلہ کو آگے بڑھائیں اور آسان درس تفسیر ودرس حدیث کا سلسلہ شروع کریں۔

☆ کم از کم چھ ماہ اس نظام تعلیم میں شریک ہونے والے طلبہ وطالبات کو اپنے ادارہ کی طرف سے ڈپلومہ ان اسلامک اسٹڈیز کی سرٹیفکیٹ دیں۔

مقدمہ

الحمدللہ رب العالمین و الصلاۃ و السلام علی سیدالمرسلین و علی آلہ و صحبہ اجمعین، امابعد !

امت مسلمہ کا اِس وقت سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ظاہری دینی مظاہر میں اضافہ کے باوجود نئی نسل میں اسلام پر اعتماد روز بروز کم ہوتا جارہا ہے، اس کا بنیادی سبب بچپن سے اپنی اولاد کو بنیادی دینی تعلیم سے آراستہ کرانے میں والدین وسرپرستوں کی کوتاہی ہے، اسی کے ساتھ برِصغیر میں مغرب سے درآمد نئے نظام ونصابِ تعلیم اور موجودہ سوشل میڈیا کے عمل دخل نے ان کو اسلام سے عملی ہی نہیں بلکہ فکری طور پر دور کرنے میں اہم رول ادا کیا ہے، مسلم معاشرہ میں اپنی اولاد کو اعلیٰ تعلیم سے آراستہ کرنے کے جنون اور اس کے لیے معیاری اسکولوں اور کالجز کے انتخاب نے سرپرستوں کے ذہنوں سے ایمان وشرک، حلال وحرام اور جائز وناجائز کے فرق کو مٹادیا ہے، نصابی ضروریات اور ثقافتی پروگراموں کے نام سے اپنی اولاد کو ایمان سوز حرکتوں سے روکنے پر ان کا کمزور ایمان آج کامیاب نہیں ہورہا ہے، مخلوط تعلیم سے کل تک حیاسوز واقعات سامنے آرہے تھے، افسوس اب ایمان سوز واقعات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے، ہم روز اس کا مشاہدہ کررہے ہیں کہ ہمارے بچے اور بچیاں صرف اپنی شادیوں کی خاطر اپنے ایمان واسلام کو چھوڑنے میں بھی عار محسوس نہیں کررہے ہیں۔

اسلام پر بڑھتی اعتماد کی اس کمی میں اب صرف خوش حال گھرانوں کے بچے اور بچیاں نہیں رہ گئے ہیں، اعلیٰ تعلیم کے شوق میں اسکالرشپ یا دوسروں کی مدد سے تعلیم حاصل کرنے والے درمیانی یا غریب گھرانوں کی اولاد کا بھی حال کچھ کم قابلِ تشویش نہیں ہے، تعلیم سے فراغت کے بعد شادی سے پہلے ملازمت کے نہ ملنے پر گھروں میں بے کار بیٹھے رہنا ان کے لیے گوارا ہے، لیکن دین کی بنیادی باتوں سے واقفیت کے لیے ایک سالہ عالمیت کے مختصر مدتی کورس میں داخلہ لینا ان کے لیے سبب عار ہے، اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے زعم میں وہ اس کو اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں، اب ایسے بچوں اور بچیوں کو ہم جبر واکراہ سے دینی مدارس میں داخل نہیں کرسکتے، والدین اگر ذہنا بھی تیار ہوجائیں تو بچے آمادہ نہیں، اگر بچوں کو شوق ہوجائے تو والدین وسرپرست ان مدارس میں اپنے نونہالوں کو بھیجنا اپنی شان کے منافی سمجھ کر ان کو روک دیتے ہیں، ان سب محرکات کے تناظر میں ایک کامیاب، آسان اور عملی شکل جو ہوسکتی ہے وہ یہ کہ ان کو اس کے لیے ایک سالہ یا دو سالہ عالمیت کورس کے نام سے ان کو دینی تعلیم کی دعوت نہ دی جائے، بلکہ صرف یہ کہا جائے کہ صرف ایک ہفتہ یا پندرہ دن یا ایک ماہ کا کورس ہے، وہ بھی صرف روزانہ ایک گھنٹہ کے لیے، ہفتہ میں ایک

دن تعطیل کے ساتھ صرف چھ دن ، اس کو اپنی جاری تعلیم یا ملازمت یا گھریلو یا خانگی مشغولیات کے ساتھ بھی پورا کر سکتے ہیں، مثلاً کالج یا یونیورسٹی یا کمپنی کی ملازمت سے شام کو پانچ بجے فارغ ہوتے ہیں تو چھ بجے تک گھر پہنچ کر گھریلو ضروریات سے فارغ ہو کر ٦ سے ٧ یا ٧ سے ٨ یا ٨ سے ٩ کا وقت دیں، ان سے کہیں کہ ایک ہفتہ کے اس دینی کورس میں آپ کا جی لگے تو پندرہ دن کا کریں، پندرہ دن تک پسند آئے تو پھر ایک ماہ، اسی طرح سہ ماہی اور ششماہی دینی نصاب مکمل کریں کالجز میں زیرِ تعلیم یا وہاں سے فارغ طالبات یا طلبہ اس پرکشش قرآنی ودینی نظام میں شرکت پر آمادہ ہوجائیں تو پہلے ہفتہ معلمین کو صرف سورہ فاتحہ کے ساتھ پانچ سورتیں اور نماز کے پورے اذکار زبانی یاد کرانے ہیں، اس کے ساتھ ایک صفحہ یومیہ ناظرہ قرآن درست کرانا ہے ،روزانہ پانچ مسائل بتانے ہیں، ایمانیات پر روزانہ دس منٹ بات کرنی ہے جس میں شرک وکفر کی جزئیات کو بیان کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کمالات واختیارات اور بے پناہ تصرفات کے مالک ہونے کو بیان کرنا ہے، پانچ منٹ سیرت نبوی کی اہم باتیں خلاصہ کے طور پر بیان کرنی ہیں، اسی طرح روزانہ ان کو ایک سنت پر عمل کرنے کی ترغیب دینی ہے مثلاً پہلے دن باوضو رہنے، دوسرے دن اشراق کی نماز پڑھنے، تیسرے دن رات کو معوذتین پڑھ کر سونے وغیرہ کی فضیلت روزانہ ایک سنت پر عمل کی ان کو ترغیب کے ساتھ ہر دوسرے دن اس کا جائزہ بھی لینا ہے، اس پورے پس منظر میں ضروری ہے کہ ان بچوں اور بچیوں کے مزاج اور نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے ان کو گھر کے ماحول کی طرح اس تعلیم کے دوران پرکشش ماحول فراہم کیا جائے تا کہ ان کو وحشت نہ ہو، ذاتی یا کرایہ کی جس عمارت میں بھی اس جزوقتی مدرسہ کا نظم ہو وہ پرکشش ہو، صفائی ستھرائی کا خیال رکھا جائے، اچھے علاقہ میں اس کا محل وقوع ہو، غرض یہ کہ وہ سب اسباب ووسائل جن کے نہ ہونے سے اچھے گھرانوں کے اور عصری تعلیم یافتہ بچے اور بچیاں مدارس سے آج کل بہانہ بنا کر وحشت محسوس کرتے ہیں ہمیں اسلامی حدود میں رہتے ہوئے جائز حد تک ان سب طبعی ضروریات کا انتظام کرنا ہے، حسبِ ضرورت ان کو گھروں سے لانے لے جانے کے لیے سواریوں کا بھی نظم کرنا ہے۔

اس طرح امید ہے کہ جو نوجوان بچیاں اور بچے مدرسوں میں آنے سے کتراتے ہیں یا جن کے پاس اپنی ملازمتوں یا تعلیم میں مشغولیت کی وجہ سے مستقل اپنا وقت بنیادی دینی تعلیم کے لیے فارغ کرنے کی گنجائش نہیں ہے وہ مختصر مدتی ان کورسس سے بڑی آسانی سے فائدہ اٹھا پائیں گے، اگر کسی نے تین ماہ، چھ ماہ یا ایک سال کا کورس مکمل بھی نہیں کیا، صرف ایک دو ہفتہ تک ہی فائدہ اٹھایا تو کم از کم روزمرہ کے اہم دینی فرائض سے واقف ہوجائیں گے اور حرام وحلال کے تعلق سے موٹی موٹی باتیں ان شاء اللہ ان کے ذہن نشین ہوجائیں گی۔

دینی مدارس کے ذمہ داران اور علماء کے پیشِ نظر یہ بات رہے کہ ہمارا کام صرف مدرسہ کی چہار دیواری میں موجود طلبہ وطالبات کو دینی تعلیم سے آراستہ کرنے تک محدود نہیں بلکہ امتِ مسلمہ اور نئی نسل کی وہ بہت بڑی تعداد جو مادیت اور مغربی تہذیب

سے متاثر ہو کر دینی تعلیم سے کوسوں دور ہے بلکہ اسلام پر اعتماد کی بڑھتی کمی کے ساتھ وہ غیر شعوری طور پر الحاد وارتداد کی طرف جا رہی ہے ان کو ان کی جگہ رکھتے ہوئے بنیادی دینی تعلیم سے آراستہ کرنے کا فریضہ بھی ہمارا ہی ہے اور ہمیں ہی ان شاء اللہ حکمت وموعظت کے ساتھ شریعت کے حدود میں رہتے ہوئے ترغیبی وجدید ذرائع کو استعمال کرتے ہوئے ان کو ایمان واسلام پر باقی رکھنے کی فکر کرنا ہے، اس کے لیے صرف اپنی فکر کو وسعت دینے اور اپنی دینی تعلیمی خدمات کے موجودہ دائرہ کو صرف تھوڑا سا وسیع کرنے کی ضرورت ہے مثلاً اب تک ہمارے مدرسہ کے پچاس لاکھ کے سالانہ بجٹ سے پانچ سو طلبہ کی دینی تعلیم کا نظم ہو رہا ہے تو اس میں اب صرف دس فیصد اضافہ کے ساتھ سالانہ پانچ لاکھ شامل کرنے یا اسی بجٹ میں اس رقم کو خاص کرنے سے ایک ہزار طلبا کی بنیادی دینی تعلیم کا فریضہ مدرسہ ہی کی سرپرستی میں ہم بآسانی انجام دے سکتے ہیں، اس طرح نئی نسل میں بڑھتی اسلام پر اعتماد کی کمی کے سیلاب پر پر بند بھی باندھا جاسکتا ہے اور ان شاء اللہ فکری وذہنی ارتداد کا بھی سد باب ہوسکتا ہے۔

اسی ضرورت کے پیش نظر الحمد للہ مولانا ابوالحسن علی ندوی اسلامک اکیڈمی بھٹکل کی طرف سے مختصر مدتی اس نصابی تجربہ کو عمل میں لایا گیا ہے اور اس کے لیے اسلام کی بنیادی تعلیمات کے نام سے یہ نصاب ترتیب دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے جہاں بھی اس دینی تعلیمی منصوبہ کو روبہ عمل لایا گیا ہے وہاں اس کے بڑے اچھے اثرات مرتب ہو رہے ہیں، اس پر ہم اس پاک ذات کا شکر بجا لاتے ہیں جس کی محض توفیق سے الحمد للہ اس کام کی سعادت نصیب ہوئی۔

وماتوفيقي الا بالله عليه توكلت وإليه أنيب -

اس نصاب کی ترتیب وتدوین میں مجھے سب سے زیادہ تعاون دعوتی وعلمی کاموں میں میرے معاون خاص اور اکیڈمی کے رفیق علمی برادر گرامی مولانا رحمت اللہ صاحب رکن الدین ندوی کا رہا جنھوں نے بڑی محنت وجانفشانی سے اپنی سعادت سمجھ کر اس علمی خدمت کو انجام دیا، اسی طرح اکیڈمی کے رفیق علمی برادر عزیز مولانا محمد مستقیم محتشم ندوی نے بھی احادیث کی تخریج اور اس کی پروف ریڈنگ کا کام بحسن وخوبی انجام دیا، اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ تعالی اس نصاب کو قبولیت سے نوازے اور اس کے دائرہ کو وسیع فرما کر اس کا نفع عام فرمائے۔ (آمین)

ربنا تقبل منا انك أنت السميع العليم

محمد الیاس محی الدین ندوی

جنرل سکریٹری

مولانا ابوالحسن علی ندوی اسلامک اکیڈمی بھٹکل (کرناٹک)

۲۳/ذی الحجۃ الحرام ۱۴۳۹ھ

مطابق ۳/ستمبر ۲۰۱۸ء

فہرست مع دستخط معلم

	حفظ قرآن	دستخط	دعائیں	دستخط	حفظ حدیث	دستخط	عملی سنت	دستخط
94	سورۃ القدر		سید الاستغفار		البر حسن الخلق		مصیبت کی تعزیت	
99	سورۃ العلق (۱)		ربنا آتنا/ ربنا لاتزغ		التاجر الصدوق		سلام کی عادت	
104	سورہ العلق (۲)		رب اوزعنی		من لم یسأل الله		استغفار کی پابندی	
109	سورہ التین		قبرستان میں داخلہ کی		الدنیا سجن المومن		سورہ ملک	
112	سورۃ الانشراح		ربنا اغفرلنا		الدال علی الخیر		سورہ واقعہ	
117	سورۃ الضحیٰ		اللہ الأحد الصمد		لا یشکر الله		سورہ سجدہ	
123	سورۃ اللیل (۱)		بے چینی کے ازالہ کی		ان من خیارکم		عصر کی چار رکعت	
128	سورۃ اللیل (۲)		بیماری سے حفاظت کی		من لا یامن جارہ		مریض کی عیادت	
133	سورۃ الشمس		سواری کی دعا		التائب من		سید الاستغفار	
138	سورۃ البلد (۱)		اللھم حاسبنی		رکعتا الفجر		سبحان اللہ وبحمدہ	
143	سورۃ البلد (۲)		سورہ فاتحہ میں شفا		ما اسفل		من خیر ما سألک	
150	سورۃ الفجر (۱)		کھانے میں برکت کی		آیۃ المنافق		اللھم حسنت خلقی	
156	سورۃ الفجر (۲)		ربنا لاتؤاخذنا		اذکرو محاسن		خادمہ کا متبادل	

پہلا دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورہ فاتحہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ:	میں پناہ مانگتا ہوں اللہ سے شیطان مردود کی
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ :	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ :	سب تعریف اللہ کی ہے جو رب ہے سارے جہانوں کا
اَلرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ:	بہت مہربان، نہایت رحم کرنے والا ہے
مٰلِكِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ:	مالک ہے انصاف کے دن کا
اِیَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاكَ نَسۡتَعِیۡنُ:	ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں
اِهۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ :	چلادے ہم کو سیدھے راستہ پر
صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡهِمۡ:	راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام فرمایا
غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ:	نہ کہ ان لوگوں کا جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ ان لوگوں کا جو گمراہ ہوئے۔

تفسیر : قرآن مجید کا آغاز اسی سورہ سے ہوتا ہے اسی لیے اس سورہ کو سورہ فاتحہ کہتے ہیں، اس سورہ میں پورے قرآن مجید کا خلاصہ آ گیا ہے، اس سورہ کے بغیر نماز نامکمل رہتی ہے، انصاف کے دن سے مراد قیامت کا دن ہے، "مغضوب علیھم" سے مراد یہودی اور "ضالّین" سے مراد نصاریٰ (عیسائی) ہیں۔

(۲) عقائد

ایمان باللہ

اسلام کی سب سے اہم بنیاد اللہ تعالیٰ پر ایمان ہے، ہر مسلمان کو اللہ تعالیٰ کے تعلق سے یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے، وہی تنہا عبادت کے لائق ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، وہ ہر

پوشیدہ اور ظاہری باتوں کو جانتا ہے، کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

اللہ تعالیٰ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے، اسی نے زمین، آسمان، چاند، سورج، ستارے، فرشتے، جنات اور دنیا کی تمام چیزوں کو پیدا کیا، وہی سارے جہانوں کا مالک ہے، وہی سب کو زندگی دیتا ہے، وہی سب کو موت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے، لیکن وہ خود نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے اور وہ نہ سوتا ہے، وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، اللہ تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا، اس کے نہ ماں باپ ہیں، نہ بیٹا بیٹی، نہ بیوی، اور نہ کسی سے اس کی رشتہ داری ہے، وہ تمام رشتہ داریوں سے پاک ہے، اللہ تعالیٰ کے سب محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں اور اس کو کسی چیز کی ضرورت نہیں۔

کوئی اس کے مشابہ یعنی اس کے جیسا کوئی نہیں، وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو پیدا کر کے دنیا کے انتظامات اور مختلف کاموں پر مقرر کیا ہے جن کو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور مرضی کے مطابق انجام دیتے ہیں، دنیا کا نظام چلانے میں اللہ تعالیٰ اِن فرشتوں کا بھی محتاج نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے پیغمبر بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو اچھی باتیں بتائیں اور بری باتوں سے روکیں۔

(۳) دعائیں

کلمہ طیبہ:۔ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

فضیلت:۔ یہ کلمہ اپنے پڑھنے والے کو جنت میں لے جاتا ہے، کثرت سے اس کے ذکر سے ایمان پر باقی رہنے میں مدد ملتی ہے۔

(۴) فقہ

طہارت کا بیان

ہر انسان کو ہمیشہ پاک وصاف رہنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو چاہتا ہے اور پاک صاف رہنے والوں کو چاہتا ہے۔(البقرۃ)

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ''پاکی آدھا ایمان ہے''۔(مسلم شریف)

طہارت اور پاکی عبادتوں کی بنیاد ہے، چنانچہ نماز طہارت اور پاکی کے بغیر ادا نہیں ہوتی۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی طہارت ہے'' (مسند احمد)

طہارت حاصل کرنے کے لیے پاک وصاف پانی کا ہونا ضروری ہے، مثلاً بارش کا پانی، ندی کا پانی، کنویں کا پانی وغیرہ۔ نجس پانی سے طہارت حاصل نہیں ہوتی بلکہ اگر یہ پانی دوسری کسی پاک چیز سے مل جائے تو وہ چیز بھی نجس ہوجائے گی، اسی طرح اُس پانی سے وضو کرنا بھی صحیح نہیں ہے۔

(۵) سیرت رسول اکرم ﷺ

ہمارے نبی ﷺ کا خاندان اور آپ کی پیدائش

اللہ کے آخری رسول حضرت محمد ﷺ مکہ میں پیدا ہوئے، آپ ﷺ حضرت ابراہیم کے فرزند حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں سے تھے، مکہ میں ایک خاندان قریش کا تھا، حضرت محمد ﷺ قریش خاندان ہی سے تھے، کعبۃ اللہ کا انتظام بھی اسی خاندان کے ہاتھ میں تھا، اسی لیے سارے عرب کے لوگ قریش کی بہت عزت کرتے تھے، حضرت محمد ﷺ حضرت اسماعیل کے تقریباً ڈھائی ہزار سال بعد ۵۷۱ء میں پیدا ہوئے، ۹ ربیع الاول کو پیر کے دن آپ ﷺ کی پیدائش سے پانچ مہینے پہلے آپ ﷺ کے والد کا انتقال ہو چکا تھا، آپ ﷺ کے والد کا نام عبداللہ اور ماں کا نام آمنہ تھا، جب آپ ﷺ چھ سال کے ہوئے تو بی بی آمنہ کا بھی انتقال ہوگیا، اس کے بعد آپ ﷺ کے دادا عبدالمطلب نے آپ ﷺ کی پرورش کی، لیکن دو سال کے بعد دادا بھی چل بسے، اس طرح حضرت محمد ﷺ آٹھ سال کی عمر میں اپنے والدین اور دادا کے سایہ سے محروم ہو گئے، اس کے بعد آپ ﷺ کے چچا ابوطالب نے آپ ﷺ کی پرورش کی، ابوطالب ہی کے گھر آپ جوان ہوئے۔

(٦) درس حدیث

نماز چھوڑنے کی وعید

حضرت عبادہؓ کہتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب حضرت محمد ﷺ نے سات نصیحتیں کیں جن میں سے چار یہ ہیں: اول یہ کہ اللہ کا شریک کسی کو نہ بناؤ چاہے تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کردیے جائیں یا تم جلا دیے جاؤ یا سولی پر چڑھا دیے جاؤ

دوسرے یہ کہ جان بوجھ کر نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے وہ مذہب سے نکل جاتا ہے، تیسرے یہ کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرو اس سے حق تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں، چوتھے یہ کہ شراب نہ پیو کہ وہ ساری خطاؤں کی جڑ ہے۔ (طبرانی)

اس سے معلوم ہوا کے نماز چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملا دیتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز کا چھوڑنا ہے۔(مسلم، طبرانی)

(۷) حفظ حدیث

قال رسول اللّٰہ ﷺ   اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اعمال کی قبولیت کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ (بخاری)

(۸) عملی سنت

باوضو سونے والے کے لیے دعا کی قبولیت

رحمت عالم ﷺ کا معمول تھا کہ آپ ہمیشہ باوضو رہتے اور باوضو ہی سوتے، اپنے جاںنثاروں کو بھی باوضو رات میں سونے کی ترغیب دیتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا: جو شخص رات کو باوضو اللہ کا ذکر کرتے ہوئے سوتا ہے، پھر رات کے کسی بھی حصہ میں اس کی آنکھ کھلتی ہے اور وہ دنیا و آخرت کی کوئی بھی بھلائی اللہ تعالیٰ سے طلب کرتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ وہ چیز ضرور عطا فرماتے ہیں جو اس نے طلب کی ہے۔(ابوداؤد)

نوٹ: ہر عملی سنت کا معلمین دوسرے دن جائزہ لیں تا کہ معلوم ہو کہ اس پر عمل ہوا ہے یا نہیں۔

(۹) اذکارِ نماز

ثنا: سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَاۤ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ ہم تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور تیری تعریف بیان کرتے ہیں اور تیرا نام بہت برکت والا ہے اور تیری بزرگی بلند ہے اور تیرے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں۔(مسلم)

دوسرادن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الناس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ : آپ کہہ دیں کہ میں انسانوں کے رب کی پناہ مانگتا ہوں

مَلِكِ النَّاسِ ہ اِلٰهِ النَّاسِ : انسانوں کے بادشاہ کی، تمام انسانوں کے معبود کی

مِنۡ شَرِّالۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ: وسوسہ ڈال کر چھپ جانے والے خناس کے شر سے بچنے کے لیے

اَلَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِالنَّاسِ: جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے

مِنَ الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ: چاہے وہ جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے

تفسیر:

قرآن مجید کی ان دو آخری سورتوں (قل اعوذ برب الناس اور قل اعوز برب الفلق) کو معوذتین کہتے ہیں حضور ﷺ رات کو یہ دونوں سورتیں پڑھ کر اپنے اوپر دم کر کے آرام فرماتے تھے، اسی طرح صبح شام تین تین مرتبہ ان سورتوں کو پڑھنے کا معمول تھا تا کہ سحر، جادو اور نظر بد وغیرہ سے حفاظت ہو سکے۔

(۲) عقائد

حضرت محمد ﷺ کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ

حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے بندے، اس کے محبوب نبی اور آخری رسول ہیں، آپ ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں، اگر کوئی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا ہے، اللہ تعالیٰ کے بعد اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوقات میں آپ ہی سب سے افضل اور برتر ہیں، تمام انسان اور جنات کے لیے آپ نبی بنا کر بھیجے گئے، آپ کے علاوہ جتنے رسول آپ سے پہلے آئے وہ سب برحق اور اللہ کے بھیجے ہوئے تھے لیکن اطاعت اب قیامت تک صرف ہمارے نبی ﷺ ہی کی ہوگی۔

آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے بیداری کی حالت میں ایک ہی رات میں مکہ سے بیت المقدس اور پھر وہاں سے ساتوں آسمانوں اور جہاں تک اللہ کو منظور ہوا وہاں لے گیا تھا اور جنت و دوزخ کی سیر کرائی تھی اس کو "معراج" کہتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھوں ایسی باتیں ظاہر فرمائیں جو دوسروں سے نہیں ہو سکتیں، انھیں "معجزات" کہتے ہیں، اس طرح کے معجزات دوسرے انبیاء سے بھی ظاہر ہوئے ہیں، لیکن ہر نبی یا رسول سے معجزہ کا ظاہر ہونا ضروری نہیں۔

آپ کو چالیس سال کی عمر میں نبوت عطا کی گئی، ۱۳ سال آپ ﷺ مکہ مکرمہ میں رہے اور ۱۰ سال مدینہ منورہ میں ۶۳ سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔

آپ ﷺ کے ہم پر اور پوری انسانیت پر بے شمار احسانات ہیں، آپ نے ہمارے لیے طرح طرح کی تکلیفیں برداشت کیں، اسی لیے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے، جب بھی آپ کا نام آئے تو ہمیں آپ پر درود بھیجنا چاہیے۔

(۳) دعائیں

کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

ترجمہ:۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

(۴) فقہ

نجاست زائل کرنے کا طریقہ

اگر نجاست نظر آنے والی ہو مثلاً خون اور پاخانہ وغیرہ تو دھو کر اس نجاست کو زائل کرنا ضروری ہے، چاہے وہ نجاست ایک مرتبہ دھونے سے زائل ہو یا زیادہ مرتبہ، اگر کپڑے پر رنگ یا بو باقی رہے اور ان دونوں کو زائل کرنا مشکل ہو تو ان کا زائل کرنا ضروری نہیں ہے۔

نظر نہ آنے والی نجاست ہو مثلاً پیشاب، تو اس کو تین مرتبہ دھونا ضروری ہے اور ہر مرتبہ اس حد تک نچوڑنا ضروری ہے کہ قطرے گرنا بند ہو جائیں اور ہر مرتبہ پاک پانی کا استعمال کرنا ضروری ہے۔

پیشاب اور پاخانہ کے بعد پیشاب اور پاخانہ کی جگہ یعنی شرم گاہ پر موجود باقی ماندہ نجاست کو زائل کرنا بھی ضروری ہے اس کو استنجا کہتے ہیں۔

(۵) سیرت

ہمارے نبی ﷺ کا بچپن:

ابھی آپ ﷺ نبوت کے درجہ کو نہیں پہنچے تھے لیکن بچپن ہی سے وہ تمام خوبیاں آپ میں موجود تھیں جو ایک نبی میں ہونی چاہیے تھیں، بچپن ہی سے آپ تمام بُری باتوں کو ناپسند فرماتے تھے، ہمیشہ نیک کاموں کو پسند فرماتے تھے، تجارت کو اپنا ذریعۂ معاش بنایا اور ایسی سچائی اور امانت داری سے آپ نے کام لیا کہ لوگ آپ کو صادق اور امین کہنے لگے۔

قریش کے لوگ آپ کی سچائی اور امانت داری پر ایسا بھروسہ کرتے تھے کہ بے تکلف اپنا مال تجارت کے لیے آپ کے سپرد کر دیتے تھے اور لوگ اپنا روپیہ وغیرہ بھی آپ کے پاس امانت رکھوا دیتے تھے۔

ابو طالب نے بہت ہی محبت اور شفقت کے ساتھ اپنے عزیز بھتیجے کی پرورش کی، بیٹے سے بڑھ کر آپ کا خیال رکھا اور بہت ہی لاڈ و پیار اور بڑے ناز و نعم کے ساتھ آپ کو پروان چڑھایا، جوان ہونے پر آپ ﷺ اپنے چچا ابو طالب کے ساتھ تجارت کرنے لگے، اس سلسلہ میں آپ ﷺ نے شام کا تجارتی سفر بھی کیا۔

مکہ معظمہ میں آپ ﷺ کی سچائی اور امانت داری کی شہرت سنی تو حضرت خدیجہؓ نے بھی اپنا مال تجارت کے لیے آپ ﷺ کے سپرد کیا آپ ﷺ نے اس کو منظور فرمالیا اور ان کا مال لے کر ملک شام روانہ ہو گئے، اس تجارت میں بی بی خدیجہ کو بہت نفع ہوا، وہ آپ ﷺ کی ایمان داری سے بہت خوش ہوئیں، بی بی خدیجہؓ کے دل میں آپ کی سچائی اور امانت داری نے گھر کر ہی لیا تھا اب وہ آپ کی خوبیوں کو سن کر دل و جان سے فریفتہ ہو گئیں۔

کچھ عرصہ کے بعد بی بی خدیجہ نے حضور ﷺ کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا، آپ نے بھی اس پیغام کو خوشی سے منظور فرمالیا، حضور ﷺ سے وہ پندرہ برس بڑی تھیں، حضور ﷺ کی عمر شریف پچیس سال کی تھی اور وہ چالیس سال کی تھیں، کچھ دنوں کے بعد بڑے سادے طریقہ سے نکاح کی رسم ادا ہوئی، ابو طالب اور حضرت حمزہؓ اور حضرت عباسؓ اور خاندان کے معزز لوگ حضرت خدیجہؓ کے مکان پر گئے، ابو طالب نے خطبۂ نکاح پڑھا اور مہر پانچ سو درہم مقرر ہوا اور شادی کی تقریب انجام پائی۔

(۶) درس حدیث

باریک کپڑے پہننے کی ممانعت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: باریک اور پتلے کپڑے پہننے والی بعض عورتیں ایسی ہیں جو لباس میں بھی ننگی معلوم ہوتی ہیں، مردوں کی طرف مائل ہونے والی اور مردوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہیں ایسی عورتیں جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکیں گی جبکہ جنت کی خوشبو پانچ سو سال کی مسافت سے محسوس ہوتی ہے۔ (موطا امام مالک)

(۷) حفظ حدیث

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے۔ (بخاری)

(۸) عملی سنت

مالداروں سے نیکیوں میں آگے بڑھنے کا طریقہ

سچا مسلمان ہمیشہ اس بات کے لیے فکر مند رہتا ہے کہ اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہے، وہ برابر اس کی کوشش میں رہے کہ کب اس کو کسی بھلے کام کا موقع ملے اور وہ اس کے ذریعہ اپنی نیکیوں میں ااضافہ کرے لیکن بعض نیکیاں اور خیر کے کام وہ ہوتے ہیں کہ ہزار چاہنے کے باوجود اس کو انسان نہیں کر سکتا مثلاً صدقہ خیرات کرنا چاہتا ہے، حج وعمرہ کا ارادہ ہے، غریبوں و یتیموں کی مدد کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے پاس اس کی مالی گنجائش ہی نہیں ہے، اب سوال یہ ہے کہ اس بیچارے کا اس میں کیا قصور ہے اور اپنی اس غیر اختیاری حالت کی وجہ سے وہ کیوں اس کارِ خیر سے محروم ہے، کچھ اسی طرح کے سوالات عہد نبوی میں بھی بعض صحابہ کے ذہن میں پیدا ہوئے، چنانچہ وہ اسی وقت دربارِ نبوت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مال دار ہم سے نیکیوں میں آگے بڑھ گئے، ان کی نمازیں اور روزے تو ہماری طرح ہیں مزید وہ اپنے مال کی بدولت حج وعمرہ اور جہاد و صدقہ بھی کرتے ہیں، آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتاؤں جس سے تم اگلوں اور پچھلوں سے بھی بڑھ جاؤ اور تم ہی افضل رہو سوائے اس شخص کے جو اس کو بھی کرے وہ یہ ہے کہ ہر نماز کے بعد ۳۳/۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور الحمد للہ اور ۳۴/ مرتبہ اللہ اکبر کہو، اسی طرح آپ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: جو شخص فرض نماز کے بعد ان کلمات کی پابندی کرے تو اس کے گناہ چاہے سمندر کے جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں معاف ہو جاتے ہیں۔(بخاری و مسلم)

(۹) اذکار نماز

تکبیر:	اَللّٰہُ اَکْبَرُ	ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ ہی سب سے بلند و برتر ہے۔
رکوع کی تسبیح:	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ	ترجمہ:۔ پاک ہے میرا عظمت والا رب۔
سجدہ کی تسبیح:	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی	ترجمہ:۔ پاک ہے میرا بلند و بالا رب۔
قومہ کی دعا:	رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ	ترجمہ:۔ اے اللہ! تیرے ہی لیے سب تعریف ہے۔

تیسرا دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الفلق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ: کہہ دو کہ میں صبح کو پیدا کرنے والے رب سے پناہ طلب کرتا ہوں

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ: اس کی پیدا کی ہوئی تمام مخلوق کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ: اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ سمٹ کر چھا جائے

وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ: اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ: اور حسد کرنے والوں کے شر سے جب وہ حسد کرے۔

تفسیر: رسول اللہ ﷺ پر ایک مرتبہ ایک یہودی نے جادو کردیا جس کی وجہ سے آپ بیمار ہوگئے، حضرت جبرئیلؑ نے آکر آپ کو اس کی اطلاع دی اور کہا کہ آپ ان دوسورتوں سورہ فلق اور سورہ ناس کی تلاوت کیجئے، اس سے جادو کا اثر ختم ہوگا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:۔ جو ان سورتوں کو صبح شام پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو جادو کے اثر سے محفوظ رکھے گا۔(ترمذی)

(۲) عقائد

قرآن مجید کے بارے میں مسلمانوں کا عقیدہ

قرآن شریف اللہ کی آخری کتاب ہے جو ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوئی، آسمان پر اس قرآن کا نزول رمضان المبارک کے مہینے میں ہوا، پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیلؑ کے واسطے سے ۲۳ سال کے عرصہ میں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر وقفہ وقفہ سے اس کو نازل فرمایا، کبھی ایک آیت، کبھی چند آیتیں، کبھی مکمل سورۃ کی شکل میں۔

اس کے علاوہ تورات، زبور، انجیل، حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے صحیفے اور جتنی کتابیں آسمان سے اتری ہیں وہ سب سچی ہیں لیکن قیامت تک عمل اب صرف قرآن مجید کے احکام پر ہوگا، اللہ کے حکم سے باقی سب آسمانی کتابیں اور اس

کے احکام منسوخ ہو چکے ہیں، اس کے ماننے والوں نے اس میں تبدیلیاں کیں، قرآن مجید کے علاوہ کوئی آسمانی کتاب اس وقت اپنی اصلی حالت پر باقی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لیے قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری لے لی ہے، چنانچہ قرآن کے کسی لفظ یا کسی حرف میں قیامت تک کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی اور نہ ہی اس کے زبر زیر میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے، اس کا ایک ایک حرف سچا ہے اور قیامت تک قرآن مجید ہی تمام انسانوں کے لیے ہدایت اور نجات کا واحد ذریعہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب تمام انسانوں کی ہدایت کے لیے نازل کی، جو اس کتاب پر ایمان لائے گا، اس کی ہدایات پر عمل کرے گا اور اس کے احکامات کے مطابق اپنی زندگی گزارے گا اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت دونوں جگہ اس کے لیے کامیابی کا وعدہ کیا ہے اور جو اس کتاب پر ایمان نہ لائے اور اس کی ہدایات پر عمل نہ کرے اس کے لیے ہمیشہ کی ناکامی اور جہنم کے عذاب کی وعید سنائی ہے۔

قرآن شریف اللہ کا کلام ہے، اس کو صحت و تجوید کے ساتھ دل لگا کر پڑھنا، اس کو خوب یاد کرنا، اس کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کرنا اور اس پر عمل کرنا ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے اور قرآن کا حق ہے۔

(۳) دعائیں

کلمہ تمجید:۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَر وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

ترجمہ: اللہ ہر عیب سے پاک ہے، تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے سزاوار ہیں، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے، اللہ ہی سب سے بڑا ہے کوئی طاقت نہیں اور کوئی قوت نہیں سوائے اللہ کے جو بلند اور عظمت والا ہے۔

(۴) فقہ

نجاست کا بیان

نجاست کے معنی ہیں گندگی اور ناپاکی کے، ایک وہ محسوس غلاظت اور گندگی ہے جس سے انسان طبعی طور پر نفرت کرتا ہے اور اپنے جسم ولباس اور دوسری استعمال کی چیزوں کو اس سے بچاتا ہے، شریعت نے بھی اس سے بچنے اور پاک رہنے کا حکم دیا ہے جیسے پیشاب، پاخانہ، خون وغیرہ، دوسری وہ نجاست جس کا ناپاک ہونا ہمیں نظر نہیں آتا، بلکہ شریعت کے ذریعے سے معلوم ہوتا ہے، جیسے بے وضو ہونا، غسل کی حاجت ہونا، اس کو حدث کہتے ہیں۔

ناپاکی کی بعض حالتیں ایسی ہے جس میں وضو کرنے سے ناپاکی کی وہ حالت ختم ہوجاتی ہے اور وہ پاک ہوجاتا ہے اور یہ حالت پیشاب پاخانہ کرنے، ہوا خارج ہونے وغیرہ سے پیدا ہوتی ہے، اس سے پاک ہونے کا طریقہ وضو ہے اور جہاں پانی میسّر نہ ہو یا پانی کا استعمال شدید نقصان دہ ہو تو تیمم سے بھی پاکی حاصل ہوجاتی ہے، ناپاکی کی اس حالت میں نہ آدمی نماز پڑھ سکتا ہے اور نہ قرآن پاک کو ہاتھ لگانا درست ہے، البتہ زبانی قرآن پڑھنا درست ہے۔

ناپاکی کی دوسری حالت وہ ہے جو عورت سے مباشرت کرنے یا کسی اور طریقے سے شہوت کے ساتھ منی نکلنے یا سونے میں احتلام ہوجانے اور حیض ونفاس کا خون آنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، اس سے پاک ہونے کا طریقہ غسل ہے، اور غسل کرنا کسی وجہ سے ممکن نہ ہو تو تیمم سے بھی پاکی حاصل ہوجاتی ہے، ناپاکی کی اس حالت میں آدمی نہ نماز پڑھ سکتا ہے، نہ قرآن چھو سکتا ہے، نہ تلاوت کرسکتا ہے اور نہ مسجد میں داخل ہوسکتا ہے۔

(۵) سیرت

بعثت نبوی سے پہلے کے حالات

یہ وہ زمانہ تھا کہ جب مکہ شہر اور عرب کے لوگ برے کاموں میں پھنسے ہوئے تھے، ایک خدا کے بدلے بہت سی مورتیوں کو پوجنے لگے تھے، کعبہ جو ایک خدا کی عبادت کے لیے بنایا گیا تھا اب وہاں تین سو ساٹھ مورتیاں رکھی ہوئی تھیں، لوگ شراب پیتے، جوا کھیلتے، ذرا ذرا سی بات پر لڑ پڑتے اور ایک دوسرے کو قتل کر دیتے، لڑکی کی پیدائش کو لوگ برا سمجھتے تھے، بہت سے لوگ تو لڑکیوں کو پیدا ہوتے ہی مار دیتے تھے یا زمین میں زندہ دفن کرتے تھے۔

مکہ کے پاس ایک پہاڑ تھا جس کا نام جبل نور تھا، اس پہاڑ میں ایک غار تھا، اس غار کا نام غار حرا تھا، اکثر آپ ﷺ اس غار میں چلے جاتے اور کئی کئی دن اس میں رہتے، غور وفکر میں وقت گزارتے اور خدا کو یاد کرتے، جب آپ چالیس سال کے ہوئے تو ایک دن جب آپ غار حرا میں عبادت میں مصروف تھے، اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے بڑے فرشتے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے اپنا پیغام پہنچایا، حضرت جبرئیل نے آپ کو نبی ہونے کی خوشخبری دی۔

(۶) درس حدیث

شرک کی قباحت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہوا مرے وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا تھا تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔ (مسلم)

اس حدیث شریف میں اس بات پر تنبیہ کی گئی کہ وہ مرنے سے پہلے اپنا محاسبہ کرے کہ وہ شرک سے دور ہے یا نہیں، شرک کو اس نے چھوڑا یا نہیں اگر وہ شرک سے بچا رہا ہے تو وہ بلاشبہ موت کے بعد جنت میں داخل ہوگا۔ لیکن اگر کوئی آدمی شرک کرتا ہوا اس دنیا سے چلا جائے تو کوئی چیز اس کو جہنم کے عذاب سے نہیں بچا سکتی، اسی لیے آدمی کو اپنے خاتمہ کی فکر کرنی چاہیے کہ ایمان اور توحید پر اس کا خاتمہ ہو جائے اور شرکیہ اور کفریہ عمل سے بچنے کا پورا اہتمام کرنا چاہیے۔

(۷) حفظ حدیث

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ : مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے (بخاری)

(۸) عملی سنت

جہنم خلاصی کا وعدہ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بعد فجر و مغرب سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ (اے اللہ مجھے جہنم سے بچا) پڑھے، اس کے لیے جہنم سے خلاصی کا وعدہ ہے۔ (ابوداؤد)

(۹) اذکار نماز

جلسہ کی دعا:۔ **رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَاهْدِنِیْ وَعَافِنِیْ۔**

ترجمہ :۔ اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما، میرے نقصان کی تلافی فرما، مجھے بلند مقام عطا فرما، مجھے رزق عطا فرما، مجھے ہدایت سے نواز دے اور مجھے عافیت عطا فرما۔

چوتھا دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الاخلاص

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

قُلۡ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ : کہہ دو کہ وہ اللہ ایک ہے اکیلا ہے

اَللّٰهُ الصَّمَدُ : اللہ سب سے بے نیاز ہے

لَمۡ يَلِدۡ ، وَلَمۡ يُوۡلَدۡ : نہ اس کی کوئی اولاد ہے، نہ اس کے والدین ہیں

وَلَمۡ يَكُنۡ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ : اور اس کے برابر کوئی نہیں۔

تفسیر : یہ سورۂ اخلاص ہے جس کی بڑی فضیلتیں احادیث میں آئی ہیں، اس کو ثلث قرآن یعنی ایک تہائی قرآن بھی کہا گیا ہے، اس میں ان بعض کافروں کا جواب ہے جنھوں نے حضور ﷺ سے کہا تھا کہ ذرا اپنے خدا کا حسب ونسب تو بتائیے، اس مختصر ترین سورہ میں اللہ کی توحید کو انتہائی جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

(۲) عقائد

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین

حضور ﷺ کو جن مسلمانوں نے دیکھا ہو یا آپ ﷺ سے ملاقات کی ہو اور ان کی وفات ایمان پر ہوئی ہو انھیں صحابہ کہتے ہیں، صحابہ کرام کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ سب کے سب حضور ﷺ کے سچے جاں نثار اور فرماں بردار ساتھی تھے، انھوں نے ہر طرح آپ ﷺ کی اطاعت اور فرماں برداری کی، چونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ ان سب سے خوش تھے، اس لیے ہم ان کی محبت کو ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں، ان کے دشمنوں کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں، خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن پاک میں ان سے متعلق اپنی رضامندی کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے "رضي الله عنهم ورضوا عنه ". یعنی اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے، اسی لیے کسی صحابی کا نام آنے پر رضی اللہ عنہ کہنا چاہیے اور ان میں سے کسی

کو برا بھلا نہیں کہنا چاہیے اس لیے کہ ان میں سے کسی پر عیب لگانا یا ان کی برائی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

صحابہ میں سب سے افضل عشرۂ مبشرہ ہیں یعنی وہ دس صحابہ جن کو اللہ کے رسول ﷺ نے ان کی زندگی ہی میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کی خوش خبری سنائی تھی ان کے نام یہ ہیں: حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد، حضرت سعید، حضرت ابوعبیدہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

ان میں بھی چار خلفائے راشدین کا درجہ سب سے بڑا ہے جو آپ ﷺ کی وفات کے بعد مسلمانوں کے خلیفہ ہوئے اور ان میں بھی سب سے بڑا مقام حضرت ابوبکرؓ کا، پھر حضرت عمرؓ کا، پھر حضرت عثمانؓ، پھر حضرت علیؓ کا ہے۔

(۳) دعائیں

کھانا کھانے کے بعد کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا۔ (ابوداؤد)

(۴) فقہ

حیض کا بیان:

بالغ ہونے کے بعد عورت کو ہر مہینے عادت کے مطابق جو خون آتا ہے اس کو حیض کہتے ہیں، یہ خون نجس ہے، کپڑے یا بدن پر لگ جائے تو کپڑا یا بدن ناپاک ہو جائے گا، حیض آنے کی عمر کم سے کم نو سال ہے، نو سال کی عمر سے پہلے اگر کسی لڑکی کو خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے، اور بالعموم پچپن سال کی عمر تک حیض آتا ہے، حیض کی کم سے کم مدت تین دن تین رات ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت دس دن دس رات ہے، اگر کسی خاتون کو تین دن اور تین رات سے کم خون آئے تو وہ حیض نہیں ہے، اسی طرح دس دن اور دس رات سے زیادہ خون آئے وہ بھی حیض نہیں، بلکہ استحاضہ کا خون ہے جو کسی بیماری کی وجہ سے آگیا ہے، اور اس کے احکام بھی مختلف ہیں، دو حیض کے درمیان طہر یعنی پاکی کی مدت کم سے کم پندرہ دن ہے اور زیادہ سے زیادہ کی کوئی حد نہیں۔

(۵) سیرت

مکہ مکرمہ میں نبوت کے تیرہ سال

نبی ہونے کے ساتھ ہی آپ ﷺ پر قرآن اترنا شروع ہوگیا، آپ ﷺ قرآن لوگوں کو سنانے لگے، اللہ کا حکم سمجھانے لگے، غیر اللہ کی عبادت سے روکنے لگے، آپ ﷺ نے لوگوں کو بری باتوں سے ٹوکا اور اچھے کام کرنے کو کہا آپ ﷺ کی بیوی حضرت خدیجہؓ، آپ کے چچازاد بھائی حضرت علیؓ اور آپ کے دوست حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو نبی مان لیا اور مسلمان ہوگئے اور آپ ﷺ کے ساتھ مل کر اللہ کے حکموں کو پھیلانے لگے، مکہ کے لوگ مسلمان ہونے لگے جو مسلمان نہیں ہوئے وہ کافر کہلائے، کافروں نے مسلمانوں اور اللہ کے نبی کو ستانا شروع کیا، کافر مسلمانوں کو کوڑے مارتے، کڑی دھوپ میں عرب کی گرم ریت پر لٹادیتے، ان کا طرح طرح سے مذاق اڑاتے لیکن ان کو کامیابی نہیں ہوئی، وہ کسی مسلمان کو اسلام سے ہٹا نہیں سکے، مکہ میں اسلام کی تبلیغ کا کام تیرہ سال تک ہوتا رہا، کافر اللہ کے نبی اور مسلمانوں کو ستاتے رہے، اب اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم ہوا، اس حکم کے مطابق نبی ﷺ نے مسلمانوں سے کہا کہ وہ مدینہ چلے جائیں، وہاں کے بہت سے لوگوں نے آ کر اسلام قبول کرلیا تھا اور مدینہ چلنے کے لیے آپ ﷺ سے بار بار کہتے تھے۔

جب سارے مسلمان مدینہ چلے گئے تو حضور نے بھی جانے کا ارادہ کیا، کافروں کو مسلمانوں کا مدینہ جانا اچھا نہیں لگا، انھوں نے اللہ کے نبی کو قتل کرنے کا منصوبہ بنالیا، دن اور تاریخ بھی مقرر کرلی، ایک رات گھر کو گھیر لیا لیکن اللہ کے حکم سے اسی رات حضور ﷺ گھر سے اس طرح نکلے کہ کوئی آپ کو دیکھ نہیں سکا، صبح کو حال معلوم ہوا تو حضور ﷺ کا پیچھا کیا لیکن آپ کو نہیں پاسکے، حضور ﷺ گھر سے نکل کر حضرت ابوبکر کے گھر آئے، ان کو ساتھ لیا، تین دن پہاڑ کے ایک غار میں چھپے رہے جس کو غار ثور کہتے ہیں، اس کے بعد مدینہ چلے گئے، مدینہ والوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا۔

(۶) درس حدیث

والدین کی نافرمانی

حضرت عبداللہ ابن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی رضامندی والد کی رضامندی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ تمام گناہوں کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں لیکن جو شخص ماں باپ کی نافرمانی اور دل آزاری کرے اس کو آخرت سے پہلے دنیا ہی میں طرح طرح کی آفتوں میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ (بیہقی)

(۷) حفظ حدیث

اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ وَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلاۃِ

ترجمہ: آدمی اور کفر وشرک کے درمیان صرف نماز چھوڑ دینے کا فرق ہے۔ (مسلم)

(۸) عملی سنت

مسواک کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک کا اہتمام کرو اس لیے کہ یہ منہ کو صاف کرنے کا ذریعہ ہے اور رب کی خوشنودی کا سبب ہے، میرے پاس جب بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تو انھوں نے مجھے مسواک کرنے کا حکم دیا، یہاں تک کہ مجھ کو یہ خوف پیدا ہوا کہ مجھ پر یا میری امت پر کہیں مسواک فرض نہ کردی جائے، اگر مجھ کو میری امت پر مسواک کے دشوار ہونے کا خوف نہ ہوتا تو میں اپنی امت پر مسواک فرض کردیتا۔ (ابن ماجہ)

طہارت و نظافت کے سلسلہ میں رسول اللہ ﷺ نے جن چیزوں پر خاص طور پر زور دیا ہے اور بڑی تاکید فرمائی ہے ان میں مسواک بھی ہے، حضور ﷺ نے اپنے انتقال کے آخری وقت بھی اس سنت پر عمل کیا۔

یاد رہے کہ مسواک صرف مردوں کے لیے نہیں بلکہ خواتین کے لیے بھی سنت ہے۔

(۹)اذکار نماز

تشہد:۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ،أَشْهَدُ أَنْ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

ترجمہ:۔ تمام برکت وعظمت والے کلمے ،تمام نمازیں اور تمام نیک اعمال اللہ کے لیے ہیں،سلام ہو آپ پراے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں آپ پر نازل ہوں،اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، اے اللہ محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کے گھر والوں پر رحمت نازل فرما۔

پانچواں دن

(۱) حفظ قرآن و ترجمہ قرآن

سورۃ اللھب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّتَبَّ:	ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہو گیا
مَاۤ اَغۡنٰی عَنۡہُ مَالُہٗ وَمَا کَسَبَ:	اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا اس کے کام نہ آیا
سَیَصۡلٰی نَارًا ذَاتَ لَہَبٍ :	وہ بھڑکتی آگ میں جا پڑے گا
وَّامۡرَاَتُہٗ حَمَّالَۃَ الۡحَطَبِ:	اور اس کی بیوی بھی جو ایندھن اٹھائے پھرتی ہے
فِیۡ جِیۡدِہَا حَبۡلٌ مِّنۡ مَّسَدٍ :	اس کی گردن میں خوب بٹی ہوئی رسی پڑی ہوگی۔

تفسیر ابولہب آپ ﷺ کا چچا تھا، آپ ﷺ کے خلاف اس نے اور اس کی بیوی ام جمیل نے بڑا زور لگایا اور بہت ستایا، اللہ نے ابولہب کو ذلت کی موت سے دوچار کیا کہ اس کی لاش کی بدبو کے سبب کسی نے اس کو اٹھایا نہیں، لکڑیوں سے دھکیل کر باہر لاش پھینکی گئی، اس کی بیوی بہت حسین اور مالدار تھی، مگر اس کا انجام یہ ہوا کہ آخری وقت میں جلانے کا ایندھن جنگل سے کاٹ لاتی، جلانے کی لکڑی کا گٹھا باندھنے کی رسّی گلے میں لٹکائے پھرتی، یہ بھی بہت بُری موت مری اور اللہ نے اس کے گلے میں ہمیشہ کے لیے لعنت کی رسّی ڈال دی۔

(۲) عقائد

اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق بعض بنیادی عقائد

ہر مسلمان کے لیے لازم ہے کہ بطور عقیدہ ان باتوں پر یقین رکھے کہ:

۱۔ سارے جہانوں میں پہلے کچھ بھی نہیں تھا، پھر اللہ تعالیٰ کے پیدا کرنے سے وجود میں آیا۔

۲۔ اللہ ایک ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ وہ کسی کا باپ ہے، نہ کسی کا بیٹا، نہ اس کی کوئی بیوی ہے، نہ کوئی اس کے رشتہ دار

تنہا وہی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

۳۔ وہ زندہ ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، کوئی چیز اس کے علم سے باہر نہیں، وہ سب کچھ دیکھتا ہے، سنتا ہے، جو چاہے کرتا ہے کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں، وہی تنہا عبادت کے لائق ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اپنے بندوں پر وہ نہایت مہربان ہے۔

۴۔ وہ سب عیبوں سے پاک ہے، ساری چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے، اس کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں، اسی نے سب کو پیدا کیا، وہی قیامت میں پھر پیدا کرے گا، وہی جلاتا ہے، وہی مارتا ہے، اسی طرح تمام اچھی اور کمال کی صفتیں اس کو حاصل ہیں۔

۵۔ اس کی سب صفتیں ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی اور اس کی کوئی صفت کبھی ختم نہیں ہوسکتی۔

(۳) دعائیں

بیت الخلا جاتے وقت پڑھنے کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ (بخاری)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ، اے اللہ میں پناہ چاہتا ہوں آپ سے خبیث جن اور خبیث جنات وشیاطین سے۔

(۴) فقہ

نفاس کا بیان: بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت کو جو خون آتا ہے اس کو نفاس کہتے ہیں۔

نفاس کی مدت: نفاس کے خون آنے کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے اور کم کی کوئی حد نہیں، یہ بھی ممکن ہے کہ کسی عورت کو نفاس کا خون بالکل ہی نہ آئے۔

نفاس کے مسائل:

۱۔ اگر بچہ پیدا ہونے کے بعد کسی خاتون کو بالکل ہی خون نہ آئے تب بھی بچہ پیدا ہونے کے بعد اس پر غسل کرنا واجب ہے۔

۲۔ اگر کسی خاتون کو چالیس دن سے زیادہ خون آیا اور پہلا ہی بچہ ہے تو چالیس دن نفاس کے ہیں اور باقی استحاضہ یعنی

بیماری کے ہیں، پس چالیس دن کے بعد نہادھو کر دینی فرائض پورا کرے، خون بند ہونے کا انتظار نہ کرے، اور اگر عورت کا پہلا بچہ نہ ہو اور اس کی عادتِ مقررہ معلوم ہو تو اس کی عادت کے بقدر مدت نفاس کی ہے، اور باقی ایام استحاضے کے ہیں۔

۳۔ اگر کسی خاتون کو چالیس دن پورے ہونے سے پہلے ہی خون بند ہو جائے تو وہ چالیس دن پورے ہونے کا انتظار نہ کرے بلکہ غسل کر کے نماز وغیرہ پڑھنا شروع کر دے۔

(۵) سیرت

نبی ﷺ مدینہ منورہ میں

مشرکین کے ظلم سے تنگ آ کر آپ ﷺ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ پہنچے، مدینہ والوں نے حضور کا بڑا ساتھ دیا، وہ تقریباً سارے کے سارے مسلمان ہو گئے، یہ بات مکہ والوں کو پسند نہیں آئی، مکہ والوں نے ایک بڑا لشکر لے کر مدینہ پر حملہ کر دیا لیکن نہتے مسلمانوں سے بری طرح ہارے، مسلمان کم تھے لیکن انھوں نے مکہ والوں کے چھکے چھڑا دیے اور انھیں ناکام واپس ہونا پڑا، ان لڑائیوں میں پہلی لڑائی غزوۂ بدر، دوسری غزوۂ احد اور تیسری غزوۂ احزاب کہلائی، عربی زبان میں غزوہ اس لڑائی کو کہا گیا جس میں نبی ﷺ خود شریک ہوئے، غزوۂ بدر میں ۳۱۳ مسلمانوں نے ایک ہزار ہتھیار بند کافروں کو ہرایا، غزوۂ احد میں ۷۰۰ مسلمانوں نے تین ہزار کافروں کا مقابلہ کیا، غزوۂ احزاب میں کافروں کا دس ہزار کا لشکر بڑے ہی سامان کے ساتھ چڑھ آیا، اس لڑائی میں آپ ﷺ نے شہر کو بچانے کے لیے اس کے چاروں طرف خندق کھدوائی، اسی لیے اس کو غزوۂ خندق بھی کہتے ہیں، کافر بہت دنوں تک ڈیرا ڈالے پڑے رہے، آخر بڑی آندھی میں ان کا سب کچھ تہس نہس ہو گیا۔

(۶) درس حدیث

غیبت کی قباحت

رسول اللہ ﷺ جب معراج میں تشریف لے گئے تو آپ ﷺ نے جہنم میں کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے ناخن تانبے کے ہیں اور وہ اپنے انھی ناخنوں سے اپنے چہروں اور سینوں کو کھرچ رہے ہیں، آپ ﷺ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام

سے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی عزت برباد کرتے تھے یعنی غیبت کیا کرتے تھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت یہ ہے کہ پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کی کوئی ایسی بات بیان کرو جو اس کو ناگوار ہو، ایک صحابیؓ نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر وہ بات اس میں موجود ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہی تو غیبت ہے اور اگر اس میں وہ بات نہیں ہے جو تم نے بیان کی تو یہ بہتان ہو گیا۔

قرآن مجید میں بھی اس کی سخت ممانعت آئی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ''تم ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو، کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم اپنے مردار بھائی کا گوشت کھاؤ، تم اس کو تو ناپسند کرتے ہو''، درحقیقت غیبت بھی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہی ہے، غیبت سے آپسی تعلقات خراب ہوتے ہیں اور اس کو لوگ حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''آگ جو اثر سوکھی گھاس میں کرتی ہے اس سے زیادہ غیبت کرنے والے کی نیکیوں میں غیبت اثر کرتی ہے''۔ (ابوداؤد)

(۷) حفظ حدیث

لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِکَةُ بَیْتاً فِیْهِ کَلْبٌ أَوْصُوْرَةٌ:

ملائکہ اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویر ہو (ابن ماجہ)

(۸) عملی سنت

باوضو رہنے کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ایک دن اپنے محبوب صحابی حضرت بلال حبشیؓ سے پوچھا کہ اے بلال: بتاؤ تو صبح آخر تم کیا عمل کرتے ہو کہ میں نے تم کو جنت میں مجھ سے آگے چلتے دیکھا، سیدنا بلالؓ نے جواب دیا کہ حضور! میں ہمیشہ باوضو رہتا ہوں اور ہر وضو کے بعد دو رکعت ضرور پڑھتا ہوں، سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ان ہی دونوں خوبیوں کی وجہ سے۔ (ترمذی)

آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو شخص باوضو رہنے کے باوجود وضو کرتا ہے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہے اور مومن ہی وضو کی پابندی کرتا ہے یعنی باوضو رہنا اس کے مومن ہونے کی علامت ہے۔ (ترمذی)

(۹)اذکار نماز

درود ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ، اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کے گھر والوں پر رحمت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے گھر والوں پر رحمت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے، اور محمد ﷺ اور ان کے گھر والوں پر برکت نازل فرما جیسے تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے گھر والوں پر برکت نازل فرمائی، بے شک تو ہی تعریف کے لائق اور بڑی بزرگی والا ہے۔

چھٹا دن

(۱) حفظ قرآن و ترجمہ قرآن

سورۃ النصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ :	جب اللہ کی نصرت اور فتح آ چکی
وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ:	اور تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ انسانوں کی
فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجاً:	فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہوتی جا رہی ہے
فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ:	بس اپنے رب کی حمد کے ساتھ تسبیح کیے جاؤ
وَاسْتَغْفِرْهُ:	اور اس سے مغفرت کی درخواست کرتے رہو
اِنَّهٗ كَانَ تَوَّاباً :	بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

تفسیر: اس سورہ شریفہ کے نازل ہونے پر حضور اکرم ﷺ اور بعض بڑے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو اندازہ ہو گیا کہ آپ ﷺ کا سفر آخرت اب قریب ہے، دنیا میں جو کام آپ ﷺ کے ذمہ تھا وہ پورا ہو چکا، مکہ مکرمہ فتح ہوا، عرب کے اکثر قبائل اسلام میں جوق در جوق داخل ہونے لگے اور کچھ ہی عرصہ کے بعد جب اسلام کا مکمل نظام روئے زمین پر قائم ہو گیا تو آپ کی وفات بھی ہو گئی۔

(۲) عقائد

انبیاء، فرشتوں اور جنات کے متعلق بعض بنیادی عقائد

۱۔ تمام پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں، وہ بندوں کو سیدھی راہ بتلانے آئے تھے اور وہ سب گناہوں سے پاک تھے، ان میں سب سے پہلے آدم علیہ السلام تھے اور سب سے آخر میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

۲۔ پیغمبروں میں بعضوں کا مرتبہ بعضوں سے بڑا ہے، سب میں زیادہ مرتبہ ہمارے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا ہے، آپ

کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر نہیں آنے والا، تمام انسانوں اور جنات کے آپ ﷺ پیغمبر ہیں۔

۳۔ ہمارے پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے ایک رات بیداری کی حالت میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا اور پھر مکہ پہنچادیا، اس واقعہ کو معراج اور اس شب کو شب معراج کہتے ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات نور سے پیدا کر کے ان کو ہماری نظروں سے چھپادیا ہے، ان کو فرشتے کہتے ہیں، بہت سے کام ان کے حوالے کیے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام نہیں کرتے، جس کام میں ان کو لگادیا گیا ہے اس میں لگے ہوئے ہیں، ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں، حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے وہ بھی ہم کو دکھائی نہیں دیتی، ان کو جن کہتے ہیں، ان میں نیک و بد سب طرح کے ہوتے ہیں، ان کی اولاد بھی ہوتی ہے، ان میں سب سے زیادہ مشہور اور شریر جن ابلیس یعنی شیطان ہے۔

(۳) دعائیں

بیت الخلاء سے نکلتے وقت پڑھنے کی دعا

غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

ترجمہ: اے اللہ! ہم تجھ سے معافی مانگتے ہیں، اسی اللہ کی تعریف ہے جس نے مجھ سے اس تکلیف کو دور کیا اور مجھے عافیت دی۔ (ابن ماجہ)

(۴) فقہ

حیض ونفاس کے احکام

۱۔ ایام حیض میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا حرام ہے، نماز تو اس دوران بالکل ہی معاف ہے، یعنی اس کی قضا بھی نہیں ہے، البتہ روزہ بالکل معاف نہیں ہے، پاک ہونے کے بعد قضا روزے رکھنے ہوں گے۔

۲۔ حیض اور نفاس والی خاتون کے لیے مسجد میں جانا، کعبہ کا طواف کرنا، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنا حرام ہے۔

۳۔سجدۂ تلاوت کرنا اور قرآنِ پاک کا چھونا بھی جائز نہیں ہے۔

۴۔اگر سورۂ فاتحہ یا دعا والی آیات دعا کی نیت سے پڑھی جائے تو جائز ہے، اسی طرح دعائے قنوت یا کوئی دعا پڑھنا یا ذکر کرنا بھی جائز ہے۔

۵۔حیض ونفاس کے ایام میں بیوی سے ہم بستری کرنا حرام ہے، اور ہم بستری کے علاوہ دوسرے سارے امور مثلاً بوس وکنار، ساتھ کھانا پینا، ساتھ سونا وغیرہ سب جائز ہے۔

(۵) سیرت

صلح حدیبیہ اور اس کے بعد کے اہم واقعات

مدینہ منورہ ہجرت کے بعد مسلمانوں کو بڑی تمنا تھی کہ مکہ معظمہ جا کر کعبہ کا طواف کریں چنانچہ حضور ﷺ نے ذی قعدہ ۶ ھ میں عمرہ کا ارادہ فرمایا اور دیڑھ ہزار صحابہ کے ساتھ مکہ معظمہ روانہ ہو گئے، کافروں کو جب معلوم ہوا تو انھوں نے اپنا جم غفیر جمع کیا اور مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے تیار ہو گئے، حضور ﷺ نے حدیبیہ کے مقام پر پڑاؤ کیا اور کافروں کو پیغام بھیجا کہ وہ صرف عمرہ کی نیت سے آئے ہیں، چند دنوں بعد کافروں کے ساتھ اس بات پر صلح ہوئی کہ مسلمان اس وقت واپس جائیں اور آئندہ سال آ کر عمرہ کریں۔

اسی سال آپ نے مختلف بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط روانہ کیے، اکثر بادشاہوں نے آپ کے خط کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا لیکن کسریٰ بادشاہ ایران نے آپ کے خط کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جس کے نتیجہ میں اس کے ملک کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے ۷ ھ میں آپ ﷺ نے مکہ کے کافروں کے ساتھ ہوئے معاہدے کے مطابق عمرہ ادا کیا اور اسی سال خیبر وفدک کے علاقے فتح ہوئے۔

(۶) درس حدیث

بے حیائی وفحش گوئی کا نقصان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے حیائی جس چیز میں پائی جاتی ہے اس کو عیب دار بناتی ہے، اور حیا جس چیز میں پائی جاتی ہے اس کو سنوار دیتی ہے۔ (ابن ماجہ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے اور فحش گوئی بدعہدی ہے اور بدعہدی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔(ترمذی)

(۷) حفظ حدیث

مَاعَابَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، اِنِ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ (بخاری)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا، اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے، ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔

(۸) عملی سنت

معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا: کیا تم نے ان آیتوں کو دیکھا ہے جو اس رات اتری ہیں، ان کے برابر کسی نے کبھی نہیں دیکھا، یہ "قل أعوذ برب الفلق" اور "قل أعوذ برب الناس" ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوتے تو معوذتین (قل أعوذ برب الفلق اور قل أعوذ برب الناس) پڑھتے۔

جو مسلمان صبح وشام تین تین مرتبہ قل ھو اللہ احد، قل أعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو سحر کے اثرات سے محفوظ رکھتے ہیں۔(بخاری ومسلم)

(۹) اذکار نماز

درود کے بعد کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

ترجمہ: اے اللہ! بے شک میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا، پس تو مجھے محض اپنے فضل سے معاف فرما اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو ہی بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔

ساتواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الکافرون

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
قُلۡ یٰۤاَیُّهَا الۡکٰفِرُوۡنَ :	اے نبی آپ کہہ دیجئے کہ اے کافرو!
لَاۤ اَعۡبُدُ مَا تَعۡبُدُوۡنَ :	جن کی تم عبادت کرتے ہو میں کبھی ان کی عبادت نہیں کر سکتا
وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ :	اور میں جس کی عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت کرنے والے نہیں
وَلَاۤ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدۡتُّمۡ :	اور میں کبھی ان کی عبادت کرنے والا نہیں جن کی تم عبادت کرتے ہو
وَلَاۤ اَنۡتُمۡ عٰبِدُوۡنَ مَاۤ اَعۡبُدُ :	اور میں جس کی عبادت کرتا ہوں تم اس کی عبادت کرنا نہیں چاہتے
لَکُمۡ دِیۡنُکُمۡ وَلِیَ دِیۡنِ :	بس اب تمھارے لیے تمھارا دین اور میرے لیے میرا دین ہے۔

تفسیر:۔ کفار مکہ رسول اللہ ﷺ سے معاہدہ کرنا چاہتے تھے، وہ اس شرط پر اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے تیار تھے کہ رسول اللہ ﷺ ان کے بتوں کی عبادت کو قبول کرلیں، لیکن اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو حکم دیا کہ آپ صاف صاف کفار کو بتادیں کہ دین کے معاملے میں ایسا کوئی معاہدہ یا سمجھوتہ ممکن نہیں ہے، اگر تم اسلام قبول کرنے کے لیے آمادہ نہیں ہو تو اس کے لیے تم پر زبردستی بھی نہیں ہے۔

(۲) عقائد

بعض بنیادی عقائد

۱۔ صحابی: جنھوں نے ایمان کی حالت میں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کی ہو اور ایمان ہی پر ان کا خاتمہ ہوا ہو۔

۲۔ تابعی: جنھوں نے کسی صحابی کو دیکھا ہو اور ایمان کی حالت میں ان کا خاتمہ ہوا ہو۔

۳۔ جو مسلمان اللہ تعالیٰ اور حضور اکرم ﷺ کے حکموں کی پوری تابعداری کرے اور ہمیشہ اللہ کی عبادت کرتا ہے اور

گناہوں سے بچتا رہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا دوست اور پیارا ہو جاتا ہے، ایسے شخص کو ولی کہتے ہیں، ولی کے ہاتھ سے کسی کرامت یعنی خلافِ عادت چیز کا ظاہر ہونا ضروری نہیں۔

۴۔ تمام صحابہ اللہ تعالیٰ کے ولی تھے، کوئی ولی جو صحابی نہ ہو مرتبہ میں صحابی سے بڑھ کر یا برابر نہیں ہو سکتا۔

۵۔ ولی کتنے ہی بڑے درجے پر پہنچ جائے نبی نہیں ہو سکتا۔

۶۔ نبی کے ہاتھ سے کوئی خرقِ عادت اور خلافِ معمول بات ظاہر ہو تو اسے معجزہ کہتے ہیں، ہر نبی کے ہاتھ سے معجزہ کا ظاہر ہونا ضروری نہیں۔

۷۔ کسی ولی کے ہاتھوں کوئی خلافِ عادت بات ظاہر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں۔

(۳) دعائیں

سوتے وقت پڑھنے کی دعا

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ عَذَابَكَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ، اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا (ابوداؤد)

(۴) فقہ

غسل کا بیان

غسل کے معنی ہیں سارے بدن کو دھونا اور فقہ میں اس کے معنی ہیں شریعت کے بتائے ہوئے خاص طریقے کے مطابق ناپاکی دور کرنے یا محض اجر و ثواب پانے کے لیے پورے بدن کو دھونا۔

غسل کا طریقہ

غسل کا طریقہ یہ ہے کہ کلی کرے، ناک میں پانی ڈالے اور سارے بدن پر اس طرح پانی پہنچائے کہ بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی نہ رہ جائے، بال کی جڑوں اور ناخنوں کے اندر بھی پانی پہنچانا ضروری ہے، دراصل انھی چیزوں کا نام غسل ہے۔

غسل فرض ہونے کی صورتیں

غسل فرض ہونے کی چار صورتیں ہیں:

۱۔منی نکلنا: منی نکلنے کی بہت سی صورتیں ہوسکتی ہیں، رات کو یا دن کو سوتے میں احتلام ہوجائے، چاہے احتلام خواب دیکھنے سے ہو یا بغیر خواب دیکھے ہو، عورت سے ہم بستری کرنے یا کسی سے بدن کے چھونے یا کسی طرح رگڑ لگ جانے سے منی نکلے، غرض جس ذریعے سے بھی منی نکلے گی تو غسل فرض ہوجائے گا۔

۲۔ہم بستری کرنا: غسل فرض ہونے کی دوسری صورت ہم بستری یا جماع کرنا ہے چاہے منی نکلے یا نہ نکلے ہر صورت میں غسل فرض ہوجائے گا۔

۳۔حیض آنا: غسل فرض ہونے کی تیسری صورت حیض کا خون ہے۔

۴۔نفاس کا خون آنا: غسل فرض ہونے کی چوتھی صورت نفاس کا خون ہے۔

(۵) سیرت

فتح مکہ اور دیگر غزوات:

صلح حدیبیہ کے دو سال بعد مکہ کے کافروں نے صلح کے شرائط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مسلمانوں کے ایک حلیف قبیلہ کے لوگوں پر حملہ کیا اور ان کے بہت سے لوگوں کو قتل کر ڈالا، حضور ﷺ معاہدہ توڑنے کی وجہ سے دس ہزار فوج لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے، یہ دیکھ کر کافر گھبرا گئے اور صرف چند جھڑپوں میں ہی مکہ فتح ہوگیا اور مسلمانوں کا مکہ مکرمہ میں شاندار داخلہ ہوگیا، اللہ کے رسول ﷺ نے تمام کافروں کو جنھوں نے آپ پر ظلم کیا تھا معاف کردیا، یہ واقعہ رمضان ۸ھ کا ہے، اسی سال شوال میں حنین اور طائف کی جنگ ہوئی اور اس میں بھی مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی اور طائف والے خود آکر مسلمان ہوئے۔

۹ھ میں مقام موتہ کے لوگوں نے روم کے بادشاہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے مقابلہ کے لیے ایک زبردست فوج تیار کی، حضور ﷺ تیس ہزار فوج لے کر تبوک روانہ ہوئے، لیکن یہ جنگ نہیں ہوسکی، چنانچہ بیس روز قیام فرما کر آپ ﷺ مدینہ واپس تشریف لائے۔

(۶) درس حدیث

پڑوسیوں کو اذیت دینا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا، اللہ کی قسم وہ مومن نہیں ہوسکتا، آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: کون اے اللہ کے رسول؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے پڑوسی اس کی ایذا رسانیوں سے محفوظ و مامون نہ ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک بار مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا: تم جنت میں داخل نہیں ہوسکتے جب تک مومن نہیں بنتے اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک ایک دوسرے سے محبت نہیں کرتے اور اپنے پڑوسی کا حق ادا نہیں کرتے، صحابہ نے پوچھا: پڑوسی کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ تم سے کچھ مانگے تو اسے دو، اگر وہ تم سے مدد چاہے تو اس کی مدد کرو، اگر وہ اپنی ضرورت کے لیے قرض مانگے تو اسے قرض دو، اگر وہ تمہاری دعوت کرے تو اسے قبول کرو اگر وہ بیمار ہوجائے تو اس کی مزاج پرسی کرو، اگر اس کا انتقال ہوجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، وہ تکلیف میں ہو تو اسے تسلی دو، اپنی ہانڈی میں اس کا حق رکھو، کسی عمدہ چیز کی مہک سے اسے تکلیف نہ دو، اپنی عمارت کو اس طرح اونچا نہ کرو کہ اس کے گھر کی دھوپ، ہوا اور روشنی رک جائے، اگر وہ اجازت دے دے تو دوسری بات ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۷) حفظ حدیث

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيْهِمَا كَثِيْرٌ مِنَ النَّاسِ : اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ

ترجمہ: دو نعمتیں ایسی ہیں جن کے بارے میں بہت سے لوگ دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں: صحت اور فرصت۔

(بخاری)

(۸)عملی سنت

ہر طرح کی آزمائش سے حفاظت کا نسخہ

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ''بِسمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَایَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْئٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیعُ العَلِیمُ '' کو تین بار صبح کو پڑھے گا وہ شام تک اور جو شام کو پڑھے گا وہ صبح تک ہر طرح کی مصیبت و آزمائش سے محفوظ رہے گا۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے جس کی برکت سے آسمان و زمین کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۹)اذکارِ نماز

سجدۂ تلاوت کی دعا

سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ۔ (ترمذی)

ترجمہ: میرے چہرے نے سجدہ کیا اُس ذات کے لیے جس نے اس کو پیدا کیا اور اپنی طاقت اور قوت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں، پس بابرکت ہے اللہ، بہترین پیدا کرنے والا ہے۔

آٹھواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الکوثر

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اِنَّآ اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ:	بے شک ہم نے آپ کو کوثر (نہر کوثر) عطا کی
فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ:	پس اپنے رب کے لیے نماز ادا کرو اور قربانی کرو
اِنَّ شَانِئَکَ ھُوَ الْاَبْتَرُ:	بے شک آپ کا دشمن ہی بے نام ونشان ہوگا

تفسیر مکہ معظمہ میں نبی کریم ﷺ کے بیٹے کا انتقال ہوا، کافر یہ کہنے لگے کہ اب ان کا کوئی بیٹا نہیں رہا، ان کی نسل نہیں چلے گی، آپ گم نام ہو جائیں گے لیکن جو اعتراض کرنے والے کافر تھے وہ بے نام ونشان ہو گئے۔

جنت کی ایک بڑی نہر کا نام کوثر ہے، یہ نہر حضور اکرم ﷺ کو عطا فرمائی گئی ہے، حشر کے دن جو کوئی اس نہر سے ایک بار پانی پیئے گا پھر کبھی اس کو پیاس نہیں لگے گی، حشر کے دن حضور اکرم ﷺ وہاں موجود ہوں گے، امت کے لوگ درجہ بدرجہ وہاں پہنچیں گے اور حوضِ کوثر کا جام پئیں گے۔

(۲) عقائد

بعض بنیادی عقائد کی وضاحت

۱۔ تمام امتوں میں امت محمدیہ سب سے افضل ہے اور امت محمدیہ میں سب سے افضل صحابہ کرام ہیں، پھر تابعین عظام، پھر بعد میں آنے والے مسلمان ہیں، صحابہ کرام میں سب سے افضل حضرت ابوبکرؓ، پھر حضرت عمرؓ، پھر حضرت عثمانؓ، پھر حضرت علیؓ ہیں، ان کے بعد حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص، حضرت سعیدؓ بن زید، اور حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح ہیں، یہ دس صحابہ عشرۂ مبشرہ کہلاتے ہیں جن کا نام لے کر حضور ﷺ نے ایک ہی وقت میں جنت کی بشارت دی تھی، ان کے علاوہ بہت سے صحابہ کو بھی حضور ﷺ نے جنت کی بشارت دی ہے۔

۲۔ بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں۔
۳۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو ایسے کام کا حکم نہیں دیا ہے جو بندوں سے نہ ہو سکے۔
۴۔ کوئی چیز خدا کے ذمہ ضروری نہیں وہ جو کچھ مہربانی کرے اس کا فضل ہے۔

(۳) دعائیں

سو کر اُٹھنے کے بعد:۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرِ۔ (بخاری)

(۴) فقہ

استنجاء کے احکام:

پیشاب اور پاخانہ کے بعد پیشاب اور پاخانہ کی جگہ پر موجود باقی ماندہ نجاست کو زائل کیا جائے یہاں تک کہ اس کا غالب گمان ہو جائے کہ کوئی چیز باقی نہیں ہے۔

استنجاء یہ ہے کہ قضائے حاجت سے فراغت کے بعد پانی یا پتھر سے پیشاب و پاخانہ کی جگہ کو پاک وصاف کیا جائے۔

اگر پانی کی جگہ پتھر استعمال کر رہا ہو تو تین پتھروں سے استنجاء کرنا مستحب ہے۔

جب پتھر سے نجاست صاف کرے تو پہلے اپنا ہاتھ دھوئے، پھر پانی سے نجاست کی جگہ کو اچھی طرح دھوئے، جب استنجاء سے فارغ ہو جائے تو اگر ممکن ہو اور سہولت ہو تو اپنا ہاتھ دھوئے اور ہاتھ کو مٹی سے رگڑے یا صابون سے صاف کرے یہاں تک کہ ہاتھ کی بدبو بھی ختم ہو جائے۔

(۵) سیرت

غزواتِ نبوی ﷺ پر ایک نظر:

مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کے بعد نبی اکرم ﷺ کی دس سالہ مدنی زندگی میں کل ۲۷ غزوات پیش آئے جس میں آپ ﷺ بنفس نفیس شریک رہے، اس کے علاوہ چھوٹی موٹی جنگوں کی تعداد ساٹھ بتائی جاتی ہے جن میں کچھ جنگوں

میں قتال کی نوبت بھی نہیں آئی۔

ان تمام غزوات میں جو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے بھیجے گئے جتنا خون بہایا گیا جنگوں کی پوری تاریخ میں ہمیں اس سے کم مقدار نظر نہیں آتی، ان تمام غزوات میں فریقین کے مقتولین کی تعداد ایک ہزار اٹھارہ (١٠١٨) سے زیادہ نہیں اور دشمنوں کے قیدیوں کی کل تعداد ٦٥٦٤ بتائی جاتی ہے جن میں سے ٦٣٤٨ قیدی صرف غزوۂ حنین کے بعد بغیر کسی شرط کے رہا کردیے گئے، ٧٠ قیدیوں کو بدر میں فدیہ لے کر رہا کردیا گیا، صرف ایک قیدی کو قصاص کے طور پر قتل کیا گیا، اس کے نتیجے میں جزیرۃ العرب کے اطراف میں اس قدر امن واطمینان کی فضا قائم ہوگئی کہ ایک مسافر خاتون حیرہ (یمن) سے چلتی اور کعبہ کا طواف کر کے واپس جاتی اور اللہ تعالیٰ کے سوا اس کو کسی کا ڈر نہ ہوتا، ایک عورت اپنے گھر سے اپنے اونٹ پر چلتی اور بیت اللہ کی زیارت کرتی اور اس کو کسی کا خوف نہ ہوتا جب کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے پورے جزیرۃ العرب میں قتل وغارت گری، انتقامی کارروائیوں، خانہ جنگیوں اور معرکہ آرائیوں کا سلسلہ قائم تھا، دس سال کی مختصر مدت میں جزیرۃ العرب کا دس لاکھ مربع میل حصہ اسلام کے زیر اقتدار آگیا۔

اس کے مقابلہ میں عہد نبوی کی ان جنگوں کے جانی ومالی نقصان کا موازنہ ١٩١٩ء اور ١٩٣٨ء میں پیش آنے والی دو عالمی جنگوں سے کیا جائے تو اس فرق کا صحیح اندازہ ہوسکتا ہے، انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کے فاضل اور محقق مقالہ نگار کی تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی عالمی جنگ (1st world war) کے مقتولین کی تعداد چونسٹھ لاکھ (٦٤،٠٠،٠٠٠) اور دوسری عالمی جنگ (2nd world war) کے مقتولین کی تعداد ساڑھے تین کروڑ اور چھ کروڑ کے درمیان تھی اور ان دونوں جنگوں نے انسانیت کی کوئی خدمت انجام نہیں دی اور انسانی سوسائٹی کو ان سے کسی درجہ کا بھی فائدہ نہیں پہنچا۔

(٦) درس حدیث

نفاق کی علامتیں

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو اس کی خلاف ورزی کرے اور امانت میں خیانت کرے۔" (بخاری)

(۷) حفظ حدیث

حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ (بخاری)

ترجمہ: جہنم خواہشات سے گھیر دی گئی ہے اور جنت ناپسندیدہ چیزوں سے گھیر دی گئی ہے۔

(۸) عملی سنت

اشراق کی نماز

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: صبح ہی سے تمہارے جسم کے ہر جوڑ کے ذمہ ایک صدقہ ثابت ہو جاتا ہے پس ہر دفعہ سبحان اللہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ الحمد للہ کہنا صدقہ ہے، ہر دفعہ لا إلہ الا اللہ کہنا صدقہ ہے، اور ہر تکبیر صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا بھی صدقہ ہے اور برائی سے روکنا بھی صدقہ ہے اور اشراق یا چاشت کے وقت دو رکعت نماز پڑھنا جسم کے ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ کے لیے کافی ہے۔ (مسلم)

(۹) اذکار نماز

اذان کے بعد کی دعا (درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اذان کے بعد اس دعا کو پڑھے اس کے لیے قیامت کے دن میری سفارش (شفاعت) واجب ہو جاتی ہے" (سنن نسائی)

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَا ۨالْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَا ۨالَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ، اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ۔

ترجمہ: اے اللہ! اس پوری پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

فضیلت : رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو اذان کے بعد اس دعا کو پڑھے گا اس کے لیے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہو گی۔ (سنن نسائی)

نواں دن

(ا) حفظ قرآن و ترجمہ قرآن

سورۃ الماعون

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اَرَأَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ :	کیا تم نے اس کو نہیں دیکھا جو انصاف (محشر) کے دن کو جھٹلاتا ہے
فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ :	پس یہی وہ ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے
وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ:	اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتا اور دوسروں کو اس کی ترغیب بھی نہیں دیتا
فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ :	پھر ان نمازیوں کے لیے بھی خرابی ہے
الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ:	جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں
الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ :	جو دوسروں کو دکھانے کے لیے کرتے ہیں
وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ :	اور استعمال کرنے کی چیز ان سے تھوڑی دیر کے لیے مانگے تو بھی نہیں دیتے

تفسیر

ماعون کہتے ہیں ایسی چھوٹی موٹی چیزوں کو جو اکثر لوگوں کے یہاں ہوا کرتی ہیں، مگر کبھی کبھار پاس پڑوس سے مانگنے کی ضرورت پیش آتی ہے جیسے نمک، ماچس، پھاوڑا، سوئی، دھاگا، ڈول، رسّی، بالٹی، وغیرہ، ایک باکمال مومن کی شان یہ ہے کہ مانگنے والوں کو یہ چیزیں خوشی سے دے جو کام نکل آنے کے بعد واپس آ ہی جائیں گی۔

یہ انسانی خدمت کا ایک اچھا کام ہے، لیکن جس کے اخلاق گرے ہوئے ہیں، آخرت کا یقین نہیں رکھتا، یتیم کی عزت نہیں کرتا، نماز سے بے دھیان ہے، ایسے کو اتنی توفیق بھی نہیں کہ کچھ دیر کے لیے کسی کا کام کر دے۔

(۲) عقائد

بعض بنیادی احکام

۱۔ جب تک آدمی اپنے ہوش وحواس میں ہو، کوئی عبادت اس سے معاف نہیں ہوتی، اور نہ کوئی گناہ کی بات اس کے لیے جائز ہوتی ہے۔

۲۔ جب آدمی مر جاتا ہے تو چاہے وہ جس حال میں ہو، چاہے اس کو آگ میں جلادیا جائے یا اس کی راکھ کو ہوا میں اڑادیا جائے یا پانی میں اس کی لاش کو مچھلی کھالے یا قبر میں دفن کردیا جائے اس سے قبر میں اور محشر کے میدان میں سوال وجواب کا ہونا برحق ہے، اسی طرح نیک آدمی کو مرنے کے بعد راحت ملنا اور برے آدمی کو عذاب ہونا بھی برحق ہے۔

۳۔ عمر بھر کوئی کیسا ہی ہو، چاہے بھلا ہو یا برا جس حالت پر خاتمہ ہوتا ہے اسی کے موافق ثواب وعذاب ملتا ہے۔

۴۔ سکرات یعنی موت کے وقت سے پہلے تک توبہ اور دعا قبول ہوتی ہے۔

۵۔ گناہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) گناہ کبیرہ یعنی بڑا گناہ (۲) گناہ صغیرہ یعنی چھوٹا گناہ۔

ایسے گناہ جن کا تعلق بندے سے ہو مثلاً چوری، ظلم وغیرہ تو وہ صرف توبہ سے معاف نہیں ہوتے بلکہ ان کی معافی کے لیے بندہ سے معاف کرانا بھی ضروری ہے۔

(۳) دعائیں

گھر میں داخل ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ بِسْمِ اللّٰہِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَعَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلْنَا.

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے داخل ہونے کی بھلائی اور نکلنے کی بھلائی مانگتا ہوں، اللہ ہی کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ ہی کے نام سے ہم نکلے اور اللہ ہی پر ہمارا بھروسہ ہے جو ہمارا رب ہے۔ (ابوداؤد)

(۴) فقہ

استنجاء کے آداب

(۱) استنجاء خانہ میں داخل ہونے سے پہلے یہ دعا پڑھے:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ. (بخاری)

(۲) سوراخ میں پیشاب نہ کرے، کیوں کہ سوراخ میں کیڑے مکوڑے رہتے ہیں اور اس سے ان کو تکلیف ہوتی ہے۔

(۳) راستہ پر، قبرستان میں، پھل دار درخت کے نیچے اور لوگوں کے جمع ہونے اور گفتگو کرنے کی جگہوں پر پیشاب نہ کرے۔

(۴) قضائے حاجت کرنے والے کو بلا عذر گفتگو کرنا مکروہ ہے۔

(۵) قضائے حاجت اور استنجاء کے وقت قرآن کی تلاوت کرنا اور ذکر واذکار کرنا مکروہ ہے۔

(۶) قضائے حاجت کے وقت قبلہ کی طرف منھ یا پیٹھ نہ کرے۔

(۷) غسل خانہ یعنی حمام میں قضائے حاجت کرنا مکروہ ہے۔

(۸) کنواں، ندی یا تالاب کے قریب قضائے حاجت کرنا مکروہ ہے۔

(۹) بلا عذر داہنے ہاتھ سے قضائے حاجت کرنا اور کھڑے ہو کر پیشاب کرنا مکروہ ہے۔

(۱۰) استنجاء سے فارغ ہونے کے بعد بیت الخلا سے داہنا پاؤں پہلے باہر نکالے اور یہ دعا پڑھے: غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ. (ابن ماجہ)

(۵) سیرت

مرض الوفات

صفر ۱۱ھ کے اواخر میں آپ ﷺ کی طبیعت ناساز ہوگئی، ۲۸ صفر منگل کی رات کو مدینہ منورہ کے قبرستان جنت البقیع تشریف لے گئے، وہاں مدفون مرحومین کے لیے دعائے مغفرت فرمائی، جب وہاں سے لوٹے تو سر مبارک میں درد تھا، وفات کے چار روز پہلے طبیعت کچھ سنبھل گئی تھی، پھر جیسے جیسے دن چڑھتا گیا، بار بار غشی طاری ہو جاتی تھی، لاڈلی

صاحبزادی حضرت فاطمہؓ سے آپ ﷺ کی تکلیف نہ دیکھی گئی، کہنے لگیں: میرے ابا جان! آپ کو کتنی تکلیف ہے، آپ نے فرمایا: آج کے بعد تمھارے والد کبھی بے چین نہ ہوں گے۔

آپ ﷺ بے چینی میں زبان مبارک سے یہ ارشاد فرمار ہے تھے کہ خدائے تعالیٰ یہود اور نصاری پر لعنت کرے کہ انھوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا (مطلب یہ کہ تم لوگ ایسا نہ کرنا) کبھی ارشاد فرماتے کہ دیکھو نماز کبھی نہ چھوڑنا اور غلاموں سے نیک برتاؤ کرنا۔

(۶) درس حدیث

بدگمانی پر نکیر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: ''بدگمانی سے بچو، کیوں کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔'' (بخاری)

بدگمانی ایک قسم کا جھوٹا وہم ہے، جو شخص اس بیماری میں مبتلا ہو اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ جس کسی سے اس کا ذرا سا اختلاف ہو اس کے ہر کام میں اس کو بدنیتی ہی بدنیتی معلوم ہوتی ہے، پھر محض اسی وہم اور بدگمانی کی وجہ سے وہ اس کی طرف بہت سی فرضی باتیں منسوب کرنے لگتا ہے، پھر اس کا قدرتی طور پر ظاہری برتاؤ پر بھی اثر پڑتا ہے، اور اس دوسرے شخص کی طرف سے بھی اس کا ردعمل ہوتا ہے، اس طرح دل پھٹ جاتے ہیں اور تعلقات خراب ہو جاتے ہیں۔

عام طور پر بدگمانی کے نتیجے میں بغض اور کینہ بھی پیدا ہو جاتا ہے اور دل صاف نہیں رہ جاتے۔

(۷) حفظ حدیث

لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتّٰى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ أَجْمَعِيْنَ (بخاری)

ترجمہ: تم سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اس کے نزدیک اس کے والدین، اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رہوں۔

(۸) عملی سنت

سورہ یٰس کی تلاوت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سورہ یٰس قرآن کریم کا دل ہے، اس کو جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا اور آخرت کی نیت سے پڑھے گا تو یقیناً اس کی مغفرت کردی جائے گی، لہٰذا اس سورۃ کو اپنے مرنے والوں کے پاس پڑھا کرو۔

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے ارشاد یہ بھی فرمایا کہ جس شخص نے سورہ یٰس کسی رات میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے پڑھی تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے۔ (مسند احمد و ابن حبان)

(۹) اذکارِ نماز

وضو کے بعد کی دعا

أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنِ، سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ اِلَيْكَ. (ترمذی، نسائی)

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہے، اے اللہ مجھے بہت توبہ کرنے والوں میں بہت پاک رہنے والوں میں شامل فرما اے اللہ تو اپنی تعریف کے ساتھ پاک ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں۔

دسواں دن

(۱)حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ القریش

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ، اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیۡفِ :

قریش چونکہ سردی وگرمی کے سفروں کے بڑے دلدادہ تھے، ان کو سفر میں الفت کا سہارا دیا

فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَیۡتِ : اس لیے ان کو اس گھر کعبۃ اللہ کے مالک کی عبادت کرنی چاہیے

الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ جس نے بھوک میں ان کو کھلایا

وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ : اوران کو خوف سے بچا کر امن دیا۔

تفسیر

عرب میں قریش نامی قبیلہ بہت مشہور تھا، اسی قبیلہ میں ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پیدا ہوئے، تجارت، سوجھ بوجھ اور شرافت میں ان کا بڑا نام تھا اور یہی قبیلہ کعبہ کا متولی تھا، جاڑے میں ان کے تجارتی قافلے یمن کی طرف چلتے اور گرمیوں میں شام کی طرف جاتے، لوگ ان کو بہت چاہتے تھے، تحائف سے ان کا استقبال کرتے، لڑائی جھگڑے میں قبائلی لوگ مار پیٹ کرتے مگر کعبے کے متولی ہونے کے سبب قریش پر کوئی ہاتھ نہ ڈالتا، سب ان کا ادب کرتے، اللہ تعالیٰ نے اسی قبیلہ میں سرکار دوعالم ﷺ کو پیدا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے قریش کو اپنے احسانات یاد دلائے کہ کعبہ شریف کی عظمت کے سبب تم کو روزی، عزت اور امن حاصل ہے اس لیے اس گھر کے مالک کی بندگی تم پر لازم ہے۔

(۲) عقائد

بعض بنیادی احکام کی وضاحت

۱۔ ہر مومن کے لیے نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا واجب ہے، بشرطیکہ فتنہ و فساد کا اندیشہ نہ ہو۔

۲۔ ہر شخص اپنی طبعی عمر پورا ہونے پر ہی مرتا ہے، خواہ موت کسی حادثہ ہی کی وجہ سے کیوں نہ ہو۔

۳۔ ہر انسان اپنا پورا رزق کھانے کے بعد ہی مرتا ہے، ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ انسان اپنا پورا رزق کھانے سے پہلے مر جائے یا کوئی دوسرا اس کا رزق کھا لے۔

۴۔ بدعت ان چیزوں کو کہتے ہیں جن کی اصل شریعت سے ثابت نہ ہو اور رسول اللہ ﷺ و صحابہ کے دور میں اس کا وجود نہ ہو اور اسے دین کا کام سمجھ کر کیا جائے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جاتی ہے۔

۵۔ انبیاء اور اولیاء قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی اجازت سے گنہگاروں کی سفارش کریں گے، اس کو شفاعت کہتے ہیں، ان کی شفاعت سے وہ لوگ جنت میں جائیں گے، اللہ کی طرف سے نبیوں اور نیک بندوں کے لیے یہ صرف اعزاز کی بات ہوگی ورنہ حقیقت میں جنت میں بھیجنے والے اللہ تعالیٰ ہی ہوں گے۔

(۳) دعائیں

گھر سے نکلتے وقت کی دعا

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

ترجمہ: شروع اللہ کے نام سے، میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا جو تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک تنہا اللہ ہے

فضیلت : رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص گھر سے یہ دعا پڑھ کر نکلتا ہے اس کے لیے کہا جاتا ہے کہ تمہیں ہدایت نصیب ہوئی، اللہ تمھارے لیے کافی ہے اور ہر شر سے تم کو محفوظ رکھا گیا اور شیطان اس سے دور ہوتا ہے۔ (ابوداؤد)

(۴) فقہ

وضو کے احکام

بغیر وضو کے نماز ادا نہیں ہوتی، وضو کے بغیر قرآن شریف کو ہاتھ لگانا جائز نہیں ہے، جو ہمیشہ باوضو رہتا ہے وہ اجر وثواب کا مستحق ہوجاتا ہے اور آخرت میں اس کے درجات بہت بلند ہوتے ہیں۔

وضو کے فرائض ا۔ پورا چہرہ دھونا، چہرہ ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور پیشانی کے ابتدائی سرے سے ٹھوڑی تک۔

۲۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا

۳۔ سر کا مسح کرنا۔

۴۔ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کے صحیح ہونے کے شرائط

ا۔ پانی پاک ہو جس سے وضو یا غسل نہ کیا گیا ہو ۲۔ پانی ہر عضو سے بہہ جائے ۳۔ عضو پر ایسی کوئی چیز نہ ہو جو پانی میں زیادہ تغیر پیدا کرے ۴۔ اعضاءِ وضو پر پانی لگنے میں کوئی چیز حائل نہ ہو ۵۔ دائم الحدث (جس کا وضو ریاحی امراض کی وجہ سے بار بار ٹوٹتا ہو) کے لیے نماز کا وقت شروع ہوچکا ہو۔

(۵) سیرت

وفاتِ نبوی ﷺ

بارہ ربیع الاول ۱۱ھ دوشنبہ کے دن ترسٹھ سال کی عمر میں آپ ﷺ کا انتقال ہوا، وفات کی خبر ملتے ہی مسجد نبوی میں کہرام مچ گیا، مدینہ طیبہ کے گلی کوچوں سے رونے کی آوازیں آرہی تھیں، ہر شخص بے قابو تھا، حضرت ابوبکرؓ آپ کے کمرہ میں تشریف لائے اور چہرۂ انور سے چادر اٹھا کر رخ انور کی زیارت سے دل کا غم ہلکا کیا، پھر مسجد میں آکر لوگوں کو قرآن

شریف کی چند آیتیں سنا کر صبر و تحمل کی ہدایت کی جس سے لوگوں کو کچھ تسکین ہوئی، پھر حضرت فضل بن عباسؓ، حضرت علی مرتضیٰؓ، حضرت عباسؓ، حضرت اسامہؓ نے آپ ﷺ کو غسل دیا، صحابہ نے الگ الگ آپ کے کمرہ میں جا کر نماز جنازہ ادا کی، اور حضرت عائشہؓ کے حجرے میں جہاں آپ ﷺ نے وفات پائی تھی آپ ﷺ کی تدفین عمل میں آئی۔

(٦) درس حدیث

سچائی کی اہمیت

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم پر سچائی لازم ہے، اور سچائی نیکی کی طرف ہدایت کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

(٧) حفظ حدیث

مَنْ عَيَّرَ أَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ (ترمذی)

ترجمہ: جو کوئی اپنے بھائی کو اس کے گناہ پر عار دلاتا ہے وہ اس گناہ میں مبتلا ہونے سے پہلے نہیں مرتا۔

(٨) عملی سنت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ" دس بار بعد نماز فجر و مغرب قبل گفتگو پڑھے اس کے لیے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں، دس درجات بلند ہوتے ہیں، وہ اس دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے اور ہر ناپسندیدہ چیز سے اس کو بچایا جاتا ہے۔ (ترمذی)

(۹)اذکارِنماز

وتر کے بعد پڑھنے کی دعا:

سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ (تین مرتبہ پڑھے) پھر **اَللّٰهُمَّ اِنِّی أَعُوذُبِكَ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُبِكَ مِنْكَ لَاأُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ۔** (ابوداؤد، مسلم)

ترجمہ: پاک ہے بادشاہ بہت پاکیزگی والا، اے اللہ میں تیری رضا کی پناہ میں آتا ہوں تیری ناراضگی سے اور تیری عفو کی پناہ میں تیرے عذاب سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں خود تجھ سے، میں تیری تعریف پوری طرح کر ہی نہیں سکتا ہوں، تو اسی تعریف کے لائق ہے جو تو نے خود اپنی ذات کی تعریف کی ہے۔

گیارہواں دن

(۱)حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الفیل

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ: شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِأَصْحَابِ الْفِیْلِ:

کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا

اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ: کیا اللہ نے ان کی تدبیر کو مٹی میں ملا کر ان کے داؤ کو ناکام نہیں بنادیا

وَاَرْسَلَ عَلَیْھِمْ طَیْرًا اَبَابِیْلَ: اور اللہ نے ان پر پرندوں کے جھنڈ بھیجے

تَرْمِیْھِمْ بِحِجَارَۃٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ: پرندوں نے ان پر ایسے پتھروں کا پتھراؤ کیا جو پکی ہوئی مٹی سے بنے تھے

فَجَعَلَھُمْ کَعَصْفٍ مَّأْکُوْلٍ: پھر انھیں کھائے ہوئے بھوسے کی طرح پامال کر ڈالا۔

تفسیر: یمن میں ایک بادشاہ تھا، اس کا نام ابرہہ تھا، اس نے دیکھا کہ کعبہ شریف کی زیارت کو لوگ خوب جاتے ہیں، اس نے اپنے یہاں ایک عبادت گاہ کعبہ جیسی بنائی، خوب سجائی تاکہ مخلوق کے لیے کشش ہو لیکن یہاں زیارت کو کوئی نہیں آیا، ایک شخص نے یمن میں بنے اس نقلی کعبہ کی بے ادبی کر دی، اس پر وہاں کے بادشاہ کو غصہ آیا اور وہ ہاتھیوں کا بڑا لشکر لے کر مکہ پر حملہ کرنے اور کعبہ کو ڈھانے کے ارادہ سے آیا، اللہ نے اس کو مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ہی پرندوں کے ذریعے لشکر سمیت ہلاک کر دیا، اس طرح اللہ نے اپنے گھر کی حفاظت کی۔

(۲)عقائد

ایمان سے خارج اور اللہ کو ناراض کرنے والی باتیں

۱۔ اللہ اور اس کے رسول کی کسی بات پر شک کرنا، اس کو جھٹلانا، اس میں عیب نکالنا، اس کا مذاق اڑانا، ان سب باتوں سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

۲۔ گناہ کبیرہ یعنی بڑے گناہ کو جائز سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔

۳۔ کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور اس پر یقین کرنا کفر ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہو جانا یا ناامید ہو جانا گناہ کبیرہ ہے۔

۵۔ کسی مسلمان کو بغیر کسی شرعی عذر کے گالی دینا حرام ہے۔

۶۔ کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت ہو، جھوٹوں پر لعنت ہو۔

۷۔ اللہ کے علاوہ کسی کے نام پر ذبح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی اس کا گوشت کھانا جائز ہے۔

۸۔ جادو سیکھنا یا جادو کرنا گناہ کبیرہ ہے، اگر اس میں غیر اللہ کی عبادت کرنی پڑے تو شرک ہے۔

۹۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کھانا جائز ہے، کسی دیوی دیوتا کی قسم کھانا حرام ہے۔

۱۰۔ کسی صحابیٔ رسول پر کسی قسم کا اعتراض کرنا اور ان کو برا بھلا کہنا ہرگز جائز نہیں، ان کی تعظیم واجب ہے۔

۱۱۔ کسی ولی کے ساتھ عداوت رکھنا اور ان کو تکلیف پہنچانا گویا اللہ تعالیٰ کے ساتھ جنگ کرنا ہے۔

(۳) دعائیں

پانی پینے کے بعد پڑھنے کی دعا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْباً فُرَاتاً بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحاً أُجَاجاً بِذُنُوْبِنَا (طبرانی)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنی رحمت سے میٹھا پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو نمکین اور کھارا نہیں بنایا۔

(۴) فقہ

نواقض وضو

مندرجہ ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

۱۔ جب پیشاب پاخانہ کے راستہ سے کوئی چیز نکلے یا ہوا خارج ہو جائے

۲۔ جب بدن کے کسی حصہ سے خون یا پیپ نکل کر بہہ جائے

۳۔ جب منھ سے خون نکلے اور خون تھوک پر غالب آجائے یا اس کے برابر ہو

۴۔ سوجائے ۵۔ منھ بھر کے قے کرے ۶۔ جب بیہوش ہوجائے

۷۔ جب پاگل ہوجائے ۸۔ جب نشہ کی حالت میں پہنچ جائے ۹۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسے۔

بے وضو آدمی کے لیے نماز پڑھنا، سجدۂ تلاوت کرنا حرام ہے، اسی طرح قرآن مجید کو ہاتھ لگانا یا اٹھانا اور خانہ کعبہ کا طواف کرنا جائز نہیں ہے اور اگر غسل واجب ہو تو نماز کے لیے غسل کرنا بھی ضروری ہے۔

(۵) سیرت

ازواجِ مطہرات

آپ ﷺ کی گیارہ بیویاں تھیں: سب سے پہلی بیوی حضرت خدیجہؓ تھیں، ان کی وفات کے بعد حضرت سودہؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیٹی حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں، ان کے بعد اور بیویاں، جن کے نام یہ ہیں: حضرت زینب ام المساکینؓ، حضرت ام سلمہؓ، حضرت زینبؓ بنت جحش، حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیانؓ، حضرت حفصہ بنت حضرت عمر فاروقؓ، حضرت میمونہؓ، حضرت صفیہؓ، حضرت جویریہؓ، حضرت زینب ام المساکینؓ آپ ﷺ ہی کی حیات میں وفات پا گئی تھیں اور باقی سب بیویاں آپ ﷺ کے بعد زندہ رہیں، آپ ﷺ کی ایک بیوی ماریہ قبطیہؓ بھی تھیں، یہ بیوی مصر سے لونڈی بن کر آئی تھیں، یہ سب امت کی مائیں ہیں، ان کو ''امّ المؤمنین'' یا ''امّھات المؤمنین'' کہا جاتا ہے۔

(۶) درس حدیث

پیشاب میں احتیاط نہ کرنے کی سزا

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان دونوں قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور عذاب کسی بڑے عمل کی وجہ سے نہیں ہو رہا ہے، اس میں سے ایک قبر والا پیشاب سے پاکی حاصل کرنے میں احتیاط نہیں کرتا تھا، دوسرا شخص چغل خور تھا، لوگوں کی غیبت کیا کرتا تھا۔ (بخاری)

(۷) حفظ حدیث

لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِکُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ (بخاری)

ترجمہ: بہادر وہ نہیں ہے جو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے اوپر قابو رکھے۔

(۸) عملی سنت

بُرے خیالات سے بچنے کا علاج

رحمت عالم ﷺ نے آج دربارِ نبوت میں موجود حاضرین کو شیطان کے وسوسوں کو ختم کرنے کا ایک مجرب اور بہترین نسخہ بتایا، فرمایا:۔ شیطان تمھارے پاس آتا ہے اور دل میں بات ڈالتا ہے کہ بتاؤ:۔ اس کو کس نے بنایا؟ وہ کس نے پیدا کیا؟ یہاں تک کہ جب انسان ہر چیز کے متعلق یہ کہتا ہے کہ اللہ نے پیدا کیا تو پھر یہ سوال کرتا ہے، تمھارے رب کو آخر کس نے پیدا کیا؟ جب اس طرح کے خیالات آئیں تو تم اَعُوْذُ بِاللّٰہ پڑھو یعنی شیطان سے پناہ طلب کرو اور اس خیال کو دل سے نکال دو۔ (بخاری)

(۹) اذکارِ نماز

آیۃ الکرسی: اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَيُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِيْمُ.

ترجمہ: اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ زندہ ہے، ہمیشہ قائم رہنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آسکتی ہے اور نہ نیند، جو کچھ آسمانوں میں اور زمین میں ہے سب اسی کا ہے، کون ہے جو اس کے سامنے اس کی اجازت کے بغیر اس سے سفارش کر سکے اور جو کچھ مخلوقات کے سامنے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے وہ سب جانتا ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز پر قدرت حاصل نہیں کر سکتے ہاں جس قدر وہ چاہتا ہے، اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو گھیرے میں لے رکھا ہے اور اسے ان کی حفاظت ذرا بھی دشوار نہیں، اور وہ بڑا بلند و بالا اور بڑی عظمت والا ہے۔

فضیلت: جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا اس کے لیے اللہ کی طرف سے دخولِ جنت کا وعدہ ہے۔ (نسائی)

بارہواں دن

(ا) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الھمزۃ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
وَيۡلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ:	ہر عیب لگانے والے طعنہ دینے والے کے لیے ہلاکت ہے
الَّذِىۡ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ :	جو مال کو جمع کرتا ہے اور اسے گن گن کر رکھتا ہے
يَحۡسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخۡلَدَهٗ :	خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے پاس ہمیشہ رہے گا
كَلَّا لَيُنۡۢبَذَنَّ فِى الۡحُطَمَةِ :	ہرگز نہیں، وہ ضرور حطمہ میں پھینکا جائے گا جو اس کو روند ڈالے گا
وَمَاۤ اَدۡرٰكَ مَا الۡحُطَمَةُ :	اور آپ کو کیا معلوم کہ حطمہ کیا ہے
نَارُ اللّٰهِ الۡمُوۡقَدَةُ :	حطمہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے
الَّتِىۡ تَطَّلِعُ عَلَى الۡاَفۡـئِدَةِ :	جو دلوں پر چڑھ جائے گی
اِنَّهَا عَلَيۡهِمۡ مُّؤۡصَدَةٌ :	بے شک وہ ان پر چاروں طرف سے بند کر دی جائے گی
فِىۡ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةِ :	لمبے لمبے ستون میں۔

تفسیر

مکہ کا ایک مشرک ولید بن مغیرہ رسول اللہ ﷺ کے پیچھے آپ کی غیبت کرتا اور آپ ﷺ پر طنز کرتا، اس کے متعلق یہ سورت نازل ہوئی۔

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی تین گندی خصلتوں کو ذکر فرما کر ان کی سزا بیان کی ہے کہ ایسے شخص کو سخت آگ میں ڈالا جائے گا، یہ تینوں صفتیں ولید بن مغیرہ میں بھی موجود تھیں یعنی لوگوں کے پیچھے ان کی عیب جوئی کرنا، ان کے منہ ہی پر طعنہ دینا، مال جمع کرنے کے پیچھے ایسا پڑ جانا کہ حلال وحرام اور اپنے راحت اور اللہ کی بندگی کو بھول جائے۔

(۲) عقائد

اللہ تعالیٰ پر ایمان کے حقیقی معنی

اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اسلام قبول کرنے کے لیے پہلے زبان سے ایک جملہ کہنا پڑتا ہے جس کے دو جز ہیں: پہلے جز کے مطابق انسان اللہ کے سوا کسی بھی چیز سے ہونے کا انکار کرتا ہے اور دوسرے جز میں اللہ کو اس کی صفات وخصوصیات اور کمالات کے ساتھ مانتے ہوئے اللہ ہی سے ہر چیز کے ہونے کا اقرار کرتا ہے، ایمان کی بنیادی شرط یہ ہے کہ زبان سے کلمہ کے اقرار کے بعد دل سے اس بات کو مانے کہ اس کائنات میں ہر چیز اللہ ہی کی پیدا کردہ ہے، وہی اس کا تنہا خالق و مالک اور رب ہے اور اس کو چلا رہا ہے اور آئندہ بھی چلائے گا، اس کی کوئی اولاد نہیں اور نہ اس کی کوئی بیوی ہے، اس کو کسی نے جنا نہیں اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے، دنیا کی تمام چیزیں ومخلوقات صرف اسی کے حکم سے وجود میں آتی ہیں، سوائے اللہ کے ہر چیز کو زوال وفنا ہے، وہی اکیلا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا، ہر چیز اس کی محتاج ہے، وہ کسی کا محتاج نہیں، وہ سب سے بے نیاز ہے، اس دنیاوی زندگی میں اور اس کے بعد بھی عبادت کے لائق صرف اسی کی بلند وبرتر ذات ہے جو ہر عیب سے پاک ہے، وہ کسی کے مشابہ وہم شکل نہیں، اس کو نہ نیند آتی ہے اور نہ اونگھ، نہ اس کو تھکاوٹ ہوتی ہے اور نہ آرام کی ضرورت، تمام مخلوقات کو وہی رزق دیتا ہے، سب کی موت وحیات اسی کے قبضہ میں ہے، ہر ایک کی موت کے لیے اس نے جو وقت مقرر کر رکھا ہے اس میں ایک سیکنڈ کی بھی تقدیم وتاخیر نہیں ہوسکتی، بیماری اسی کے حکم سے آتی ہے اور شفا بھی وہی دیتا ہے، ہر چیز پر اس کی نظر ہے، وہ اپنی تمام مخلوقات کے دلوں کے بھید سے بھی واقف ہے، اس کائنات کے چلانے میں وہ تنہا ہے، تنہا چلا رہا ہے اور تنہا ہی آئندہ بھی چلائے گا، اس میں اس کے ساتھ کسی کی حتی کہ نبی یا فرشتہ وغیرہ کی بھی نہ کبھی شرکت رہی ہے اور نہ کبھی رہے گی، اسی طرح ہر خوبی کا وہ مالک ہے، اس کے خزانہ کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ ہر طرح کی خواہشات وآرزوؤں کی تکمیل کا اس میں سامان ہے۔

لا الہ الا اللہ کے اس مختصر ومعنی خیز وجامع کلمہ کی ادائیگی سے انسان اللہ کی ناراضگی اور ہمیشہ کی آگ سے بچ کر اس کی رضا اور ہمیشہ کی جنت کا مستحق اور مومن ومسلمان کہلاتا ہے۔

(۳) دعائیں

اپنی اولاد اور گھر والوں کی نیک نامی کے لیے

رَبَّنَاهَبْ لَنَامِنْ أَزْوَاجِنَاوَ ذُرِّيّٰتِنَاقُرَّةَ اَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَاماً .

ترجمہ: اے ہمارے رب ہمیں ہماری ازواج اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا

(۴) فقہ

نماز کا بیان

ہر مسلمان بالغ مرد عورت پر جب تک اس کے ہوش وحواس درست ہوں دن میں پانچ وقت کی نماز پڑھنا فرض ہے، نماز کسی بھی حال میں معاف نہیں۔

نماز کی شرطیں:

۱۔ طہارت: طہارت کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی، طہارت سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے والا باوضو ہو، اگر غسل کی ضرورت ہو تو غسل بھی کرے، نمازی کا بدن نجاست سے پاک ہو، نمازی کے کپڑے نجاست سے پاک ہوں اور جس جگہ نماز پڑھ رہا ہو وہ جگہ نجاست سے پاک ہو۔

۲۔ ستر عورۃ (ستر کو چھپانا): مرد کے لیے ناف سے گھٹنے تک کا حصہ ستر ہے اور عورت کے لیے چہرہ، ہتھیلی اور دونوں قدم کو چھوڑ کر پورا بدن، نماز کے شروع سے آخر تک پوری نماز میں ستر چھپانا لازم ہے۔

۳۔ قبلہ کی طرف رخ کرنا: قبلہ کی طرف رخ کرنے کی قدرت رکھنے کے باوجود دوسری طرف رخ کر کے نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوگی۔

۴۔ نماز کا وقت شروع ہونا، نماز کا وقت شروع ہونے سے پہلے نماز پڑھنے سے نماز صحیح نہیں ہوگی۔

۵۔ نماز کی نیت کا ہونا: نیت کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی۔

اگر نماز فرض ہو تو نیت میں اس کی تعیین بھی ضروری ہے مثلاً ظہر یا عصر کی نماز، اگر نماز نفل ہو تو اس کی تعیین ضروری نہیں ہے بلکہ مطلق نماز کی نیت کرنا کافی ہے۔

۶۔ تکبیر تحریمہ کہنا: اپنی نماز کو اللہ کے ذکر سے شروع کرنا ضروری ہے، یوں کہے: اللہ اکبر

(۵) سیرت

نبی کریم ﷺ کے متعدد نکاحوں کی حکمتیں (۱)

حضور ﷺ کی زندگی ایک کھلی کتاب کی مانند ہے اور قیامت تک کے لیے سرچشمہ ہدایت اور رہنما ہے آپ ﷺ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں گیارہ نکاح فرمائے اور آپ ﷺ کی ہر زوجہ تقویٰ، پرہیزگاری، پاکیزگی، طہارت، توکل اور استقامت میں اپنی مثال آپ تھیں۔

اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں آپ ﷺ کو چار سے زائد شادیوں کی اجازت دینا کسی نفسانی خواہش کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اس میں کئی دینی، دعوتی، اصلاحی اور تعلیمی مصلحتیں پوشیدہ تھیں اور حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے اپنی جوانی میں ایک چالیس سالہ بیوہ عورت سے شادی کی اور پورے پچیس سال ان کے ساتھ نہایت خوشگوار خانگی زندگی بسر کی، ان کے انتقال کے بعد سب سے پہلے جس خاتون کو شرف زوجیت بخشا وہ پچاس سالہ بیوہ حضرت سودہؓ تھیں۔

حضور ﷺ کی یہ شادیاں عام مسلمانوں کی شادیوں کی طرح نہ تھیں بلکہ ان کے پیچھے جو مصلحتیں پوشیدہ تھیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں، ان میں سے کچھ مندرجہ ذیل ہیں:۔

غلبہ دین: اللہ رب العزت کی جانب سے حضور نبی کریم ﷺ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ آپ ﷺ جاہلیت پر مبنی پرانے اور فرسودہ نظام کو ختم کر کے اسلامی نظامِ حیات کو قائم کرے اور دین کو غلبہ حاصل ہو، اس مقصد کے حصول کے لیے جہاں آپ ﷺ نے دعوت، تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے ذریعے کام کیا اسی طرح اس ذمہ داری کو مزید احسن طریقے سے انجام دینے کے لیے جاہلی نظام کے سرداروں اور علمبرداروں اور ان کے قبائل سے تعلقات کو بہتر بنانے اور ان سے رشتہ داری قائم کرنے کے لیے ان قبیلہ کی معزز مسلم خواتین سے نکاح کیا تا کہ سابقہ تعلقات کو بہتر کیا جا سکے اور عداوتوں اور رنجشوں کو ختم کیا جا سکے۔

(۶) درس حدیث

شوہر کے حقوق:

رسول اللہ سے سوال کیا گیا، کون سی عورت سب سے اچھی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہتر وہ عورت ہے کہ شوہر اس کو دیکھے تو خوش ہو، کوئی حکم دے تو اس کو وہ بجالائے، اور اس کی عدم موجودگی میں اپنی ذات یا شوہر کے مال میں ایسا تصرّف نہ کرے، جس کو شوہر ناپسند کرتا ہو۔ (نسائی)

بیوی پر شوہر کا حق یہ ہے کہ وہ شوہر کی اطاعت کرے، شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے، چنانچہ گناہ و معصیت کے کاموں کے علاوہ شوہر جس بات کا حکم کرے عورت پر اس کی اطاعت لازمی ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت نے اگر پانچ وقت کی نماز پڑھی، اور رمضان شریف کے روزے رکھے، اور اپنے کو بدکاری سے محفوظ رکھا اور اپنے شوہر کی اطاعت کی اور اس کا کہا مانا ایسی عورت کو اختیار ہے کہ وہ جنت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔

(۷) حفظ حدیث

اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ أَکْذَبُ الْحَدِیْث (بخاری)

ترجمہ: بدگمانی سے بچو کیوں کہ بدگمانی سب سے بڑا جھوٹ ہے۔

(۸) عملی سنت

سورۂ کافرون کی فضیلت

بعض اہم قرآنی سورتوں کے فضائل کا ذکر کرتے ہوئے آج رحمت عالم ﷺ نے فرمایا:۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات سے عاجز ہے کہ ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ لے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا:۔ کون ایک رات میں تہائی قرآن پڑھ سکتا ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ ھُوَاللّٰہ ایک تہائی قرآن کے برابر ہے۔ مزید فرمایا: قُلْ یٰاَیُّھَاالْکَافِرُوْن چوتھائی قرآن کے برابر ہے، اس میں شرک سے برأت ہے، رات کو سوتے وقت اسے پڑھا کرو۔ (مسلم، ترمذی)

(۹) اذکارِ نماز

ہر فرض نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا سنت ہے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ،رَبِّ أَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اَللّٰهُمَّ لَامَانِعَ لِمَاأَعْطَيْتَ وَلَامُعْطِيَ لِمَامَنَعْتَ وَلَايَنْفَعُ ذَاالْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ۔

ترجمہ: - اے اللہ تو ہی سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ہے، اے بزرگی اور عزت والے تو بڑی برکت والا ہے، اے میرے رب! اپنے ذکر اور شکر پر اور اپنی حسن عبادت پر میری مدد فرما، اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور کسی شان والے کو اُس کی شان تجھ سے فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ (مسلم، مسند احمد)

تیرھواں دن

(۱) حفظ قرآن

سورۃ العصر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ : شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

وَالْعَصْرِ ہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ : عصر کے وقت کی قسم، بے شک انسان گھاٹے میں ہے

اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ: مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے

وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ، وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ: اور حق پر قائم رہنے کی اور صبر کرنے کی آپس میں وصیت کرتے رہے۔

تفسیر اللہ تعالیٰ زمانہ کی قسم کھا کر فرمارہے ہیں کہ انسان بڑے ہی نقصان اور خسارہ میں ہے کہ اپنی عمر کو ضائع وبیکار کررہا ہے، صرف وہ لوگ نقصان سے بچے ہوئے ہیں جو ایمان قبول کر چکے اور نیک کاموں میں لگے رہے اور دین پر جمے رہنے کی اور نیک کاموں کی دوسروں کو دعوت دیتے رہے اور دعوت کے میدان میں آنے والی مصیبتوں پر خود صبر کرتے رہے اور دوسروں کو بھی صبر کرنے کی تلقین کرتے رہے۔

(۲) عقائد

اللہ کی صفات میں محدودیت نہیں

انسان اللہ کے علاوہ اس کی مخلوقات میں جس کو بھی اپنا خدا اور رب مانتا ہے ان سب کی خوبیاں اور صفات محدود ہیں چاہے ان کا تعلق جنات سے ہو یا فرشتوں سے یا پھر انسانوں سے، اللہ کے مالک حقیقی اور رب ہونے کا ایک عقلی ثبوت یہ بھی ہے کہ اس کی صفات وخوبیوں کا کوئی مخصوص دائرہ نہیں ہے اور نہ وہ محدود ہیں، اس کے متعلق قرآن میں جہاں جہاں ذکر آیا ہے اس کو لامحدود رکھا گیا ہے، مثلاً اللہ نے اپنے متعلق یہ نہیں فرمایا کہ ہم فلاں فلاں کام کرسکتے ہیں یا فلاں کام ہمارے بس میں ہے بلکہ فرمایا کہ ہم ہر چیز پر قادر ہیں، ہر چیز ہمارے بس اور اختیار ودائرہ میں ہے، ارشاد خداوندی ہے "اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ" (بقرہ ۱۰۹)

اللہ کہاں ہے اس کے متعلق یہ نہیں کہا گیا کہ مشرق ومغرب میں ہے یا شمال وجنوب میں بلکہ فرمایا کہ تم جہاں جا ہو جاؤ، جہاں کا چاہے رخ کرو، ہر جگہ تم اللہ کو پاؤ گے، ارشاد فرمایا "فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" (بقرہ ۱۱۵)، اسی طرح یہ نہیں بتایا گیا کہ اللہ نے فلاں فلاں چیز کو پیدا کیا، یا فلاں فلاں کو اس نے وجود بخشا بلکہ اس طرح کہا گیا کہ ہر چیز کا خالق تنہا اللہ ہی ہے اور ہر موجود چیز کو صرف اکیلے اسی نے وجود بخشا ہے چنانچہ بتایا گیا "اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْئٍ "۔(رعد ۱۶)

کس کس کی وہ پرورش کرتا ہے اور کس کس چیز کو وہ پروان چڑھاتا ہے اس کی تفصیلات میں جانے کے بجائے ان کا احاطہ کیا گیا اور بتایا گیا کہ وہ ہر چیز کی پرورش کرنے والا ہے، قرآن مجید میں ہے

"وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْئٍ"

(انعام ۱۶۴) یہ بتانے کے بجائے کہ اپنی فلاں فلاں مخلوقات کے رزق کا ہم نے انتظام کیا ہے اور فلاں فلاں مخلوق کی رزق کی ذمہ داری ہم نے لی ہے یہ بتایا کہ ہر جان دار کے رزق کا ذمہ ہم نے لیا ہے، ارشاد فرمایا:

"وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا" (ہود ۶)۔

جنت میں کیا کیا ملے گا اور کس کس طرح کی نعمتیں ہوں گی بطور مثال ان میں سے صرف چند چیزوں کا تذکرہ کرنے کے بعد اہل ایمان واسلام کو یہ خوش خبری دی گئی کہ جنت میں جانے کے بعد تمھارے جی میں جس کھانے کا خیال آئے یا تمھارے خیال میں کسی بھی نعمت کا صرف گزر بھی ہو، اگر چہ دنیا میں اس طرح کے کھانے پینے یا لطف اندوز ہونے کے وہ ذرائع وجود میں بھی نہ آئے ہوں لیکن تمھارے لیے تمھارے صرف تصور وتخیل ہی سے اللہ کے حکم سے بطور انعام واعزاز کھانے پینے کی یہ قسمیں وجود میں آئیں گی، ارشاد خداوندی ہے۔

"وَلَكُمْ فِيهَا مَاتَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَاتَدَّعُوْنَ، نُزُلاً مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ" (فصلت ۳۲)۔

(۳) دعائیں

کپڑا پہننے کی دعا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ (ابوداؤد)

(۴)فقہ

نماز کے ارکان: جن چیزوں کا نماز میں پڑھنا یا کرنا فرض ہے اس کو رکن کہتے ہیں، نماز کے ارکان پانچ ہیں، جو شخص ان میں سے کسی رکن کو جان بوجھ کر یا بھولے سے چھوڑ دے گا اس کی نماز نہیں ہوگی۔

۱۔کھڑے ہو کر نماز پڑھنا، اگر کوئی بلا عذر فرض یا واجب نماز بیٹھ کر یا لیٹ کر پڑھے تو اس کی نماز نہیں ہوگی۔

۲۔قرآن کی تلات کرنا: چاہے ایک آیت کی ہی تلاوت کیوں نہ ہو، تلاوت قرآن کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی، فرض نمازوں کی دو رکعتوں میں اور نفل و واجب نمازوں کی تمام رکعتوں میں تلاوتِ قرآن فرض ہے۔

۳۔ رکوع: بغیر رکوع کے نماز صحیح نہیں ہوتی، رکوع میں اتنا جھکنا فرض ہے کہ قیام کے مقابلے میں رکوع کے قریب ہو جائے۔

۴۔سجدہ: ہر رکعت میں دو سجدے کرنا ضروری ہے، سجدوں کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی، سجدے میں پیشانی کا تھوڑا حصہ، ایک ہاتھ اور ایک گھٹنا اور ایک پاؤں کی انگلیوں کا سرا زمین پر لگنا فرض ہے۔

۵۔تشہد پڑھنے کے بقدر تشہد اخیر میں بیٹھنا فرض ہے۔

(۵)سیرت

نبی کریم ﷺ کے متعدد نکاحوں کی حکمتیں (۲)

جب نبی کریم ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا تو حضرت ابو بکرؓ کے ساتھ تعلقات مزید مستحکم ہوئے، حضرت حفصہؓ سے نکاح نے حضرت عمر فاروقؓ کو آپ سے مزید قریب کر دیا، اسی طرح حضرت ام سلمہؓ کا تعلق اس خاندان سے تھا جس سے خالد بن ولید جیسے فوجی جرنیل تھے، حضرت ام حبیبہؓ جو ابو سفیان کی بیٹی تھی ان سے نکاح کے بعد ابو سفیان کبھی بھی آں حضور ﷺ کے مد مقابل نہیں آئے بلکہ مدینہ میں صلح کی کوشش کرتے رہے، حضرت سیدہ جویریہؓ قبیلہ بنی مصطلق کی سردار کی بیٹی تھی، یہ قبیلہ اسلام سے دشمنی رکھنے والا تھا لہٰذا نکاح کے بعد یہ لوگ دائرۂ اسلام میں داخل ہوئے

آپ ﷺ نے حضرت صفیہؓ جو یہودی سردار کی صاحبزادی تھی سے نکاح فرمایا، اس عمل نے یہودیوں کی طرف سے مخالفت اور مزاحمت کی بھڑکتی ہوئی آگ کو ٹھنڈا کر دیا، حضرت سیدہ میمونہؓ سے نکاح فرمایا تو نجد کا قبیلہ اور اس کا سربراہ اسلام کا حامی اور خیر خواہ بن گیا۔

(۶) درس حدیث

بیویوں کے حقوق:

حضرت معاویہ بن حیدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا، اللہ کے نبی ﷺ! ہم لوگوں کی بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم کھاؤ تو اس کو کھلاؤ، اور پہنو تو اس کو پہناؤ، چہرہ پر نہ مارو، اور اس کو ناشائستہ الفاظ نہ کہو۔ (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن مجید میں بیویوں کے ساتھ بھلے اور اچھے طریقے سے زندگی گزارنے کی ترغیب دی ہے وعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا۔ یعنی اور عورتوں کے ساتھ بھلے طریقے کے ساتھ معاشرت اختیار کرو اور اگر تم ان کو ناپسند کرو گے ممکن ہے ان کی کوئی بات تمھیں بُری لگے مگر اس میں اللہ تعالیٰ نے تمھارے لیے بڑا خیر رکھا ہو، اسی طرح ایک حدیث میں آپ ﷺ فرمایا: تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی گھر والی کے لیے بہتر ہو اور میں اپنی گھر والی کے لیے تم میں سب سے بہتر ہوں۔

(۷) حفظ حدیث

اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ (ابوداؤد)

ترجمہ: اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیوں کو بیان نہ کرو۔

(۸)عملی سنت

نظر بد کا لگنا برحق ہے

آج سرکار دو عالم ﷺ کی طبیعت کچھ ناساز تھی، اسی دوران حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور پوچھا:۔
اے محمد:۔ کیا آپ بیمار ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جی ہاں! اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ دعا پڑھ کر آپ ﷺ پر دم کیا:۔ **بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ، مِنْ شِرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ، بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ**

ترجمہ:۔ میں آپ پر دم کرتا ہوں اللہ کے نام سے ہر اس چیز سے جو آپ کو ستائے اور ہر جان دار کے شر سے اور ہر حاسد کی نظر بد سے، اللہ ہی آپ کو شفا دے گا، اسی کے نام سے میں آپ پر دم کرتا ہوں۔

آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:۔ نظر میں تاثیر ہوتی ہے یعنی نظر بد کا لگنا برحق ہے۔ (بخاری و مسلم)

(۹)اذکار نماز

دعائے قنوت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ، وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ، وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ، نَشْکُرُکَ وَلَا نَکْفُرُکَ، وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ، اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ، وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ، وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ، اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ)

چودھواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ التکاثر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمَ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اَلۡهٰكُمُ التَّكَاثُرُ :	تم کو مال کی لالچ نے غفلت میں ڈال دیا
حَتّٰى زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ:	یہاں تک کہ تم نے قبروں کو دیکھ لیا
كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ:	ایسے بے فکر مت رہو، بہت جلد تم کو معلوم ہونا ہے
ثُمَّ كَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ :	ہرگز تم کو ایسا نہیں ہونا چاہیے آئندہ تم جان لوگے
كَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡيَقِيۡنِ :	اگر تم کو لالچ کے انجام کا علم ہوتا اور علم پر یقین ہوتا
لَتَرَوُنَّ الۡجَحِيۡمَ :	(تو تمہارا یہ طریقہ نہ ہوتا) البتہ تم ضرور جہنم کو دیکھو گے
ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيۡنَ الۡيَقِيۡنِ :	پھر تم اپنی آنکھوں سے ایسا صاف صاف دیکھو گے کہ تم کو یقین آکر رہے گا
ثُمَّ لَتُسۡئَلُنَّ يَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِيۡمِ :	پھر اس دن تم سے نعمتوں کے متعلق پوچھا جائے گا۔

تفسیر

اس سورت میں غافل انسانوں کی حالت بیان کی گئی ہے کہ وہ دنیا کے مال و دولت پر فخر کرتے ہیں اور آخرت جو ان کا اصلی ٹھکانہ ہے اس سے غافل رہتے ہیں یہاں تک کہ ان کو موت آدبوچتی ہے اور ان کو قبرستان پہنچادیا جاتا ہے، پھر وہ اپنی آنکھوں کے سامنے جہنم کو دیکھیں گے، پھر قیامت کے دن ان سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی تمام نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا تو ان کا وہاں کیا حال ہوگا؟

(۲) عقائد

اللہ کے ذکر کے چار کلمات میں پورے اسلام کا خلاصہ

اللہ کو یاد کرنے کے لیے اپنے ماننے والوں کو اللہ کے رسول ﷺ نے جو چار مختصر کلمات سکھائے ہیں اگر اس پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں اللہ کی توحید وربوبیت اور پورے دین اسلام کا خلاصہ آ گیا ہے وہ کلمات ہیں:

سبحان اللہ، الحمدللہ، لاالہ الااللہ، اللہ اکبر

یہ کلمات ایسے مؤثر ہیں کہ اگر ایمان کے ساتھ کوئی اس کو صرف ایک بار اپنی زبان سے ادا کرتا ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے، اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور اللہ کے پاس اس کے درجات بلند ہوتے ہیں، سچے دل سے اس کا صرف ایک بار پڑھنا دنیا کی تمام نعمتوں پر بھاری ہے، ان کلمات کے معنی مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) سبحان اللہ (اللہ ہر عیب سے پاک ہے) اللہ کی نہ کوئی اولاد ہے نہ کوئی بیوی، کسی انسان یا کسی مخلوق کی اس کو اب تک نہ ضرورت پڑی ہے اور نہ آئندہ کبھی ضرورت پڑے گی، نہ اس کو کمزوری لاحق ہوتی ہے اور نہ ضعف، وہ ہر نقص وعیب سے پاک ومُبرّا ہے۔

(۲) الحمدللہ (تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے سزاوار ہیں) ہر خوبی کا تنہا اللہ ہی مالک ہے، انسان سے جو اچھے اور بھلے کام انجام پاتے ہیں وہ اس کی اجازت ومنشا ہی سے وجود میں آتے ہیں، ہر کام میں انسان اسی کا محتاج ہے، اس طرح ہر خوبی وبھلائی کا منبع وہی ہے اور اس پر اسی کی تعریف کی جانی چاہیے۔

(۳) لاالٰہ الااللہ (نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے) جب وہ ہر عیب سے پاک ہے اور ہر خوبی کا تنہا مالک ہے تو وہی عبادت کا بھی مستحق ہے۔

(۴) اللہ اکبر (اللہ ہی سب سے بڑا ہے) کائنات میں ہر چیز اس کی محتاج ہے، اس کے سامنے سب ہیچ ہیں، تنہا وہی بڑا، بزرگ اور برتر ہے ہر قسم کی بڑائی اسی کو سزاوار ہے

(۳) دعائیں

جب کوئی مصیبت پیش آئے تو یہ دعا پڑھے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ، اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِىْ فِىْ مُصِيْبَتِىْ وَأَخْلِفْ لِىْ خَيْراً مِنْهَا (مسلم)

ترجمہ: ہم اللہ ہی کے ہیں اور اسی کی طرف ہم کو لوٹنا ہے، اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت میں اجر عطا کردے اور میرے لیے اس سے بہتر بدلہ عطا فرما۔

(۴) فقہ

واجباتِ نماز:

ا۔فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت پڑھنا ۲۔فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے علاوہ تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورہ فاتحہ پڑھنا ۳۔فرض نمازوں کی پہلی دو رکعتوں میں اور واجب وسنت اور نفل نمازوں کی تمام رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ یا بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھنا ۴۔سورہ فاتحہ کو سورہ سے پہلے پڑھنا ۵۔قرأت اور رکوع میں اور سجدوں اور رکعتوں میں ترتیب قائم رکھنا ۶۔قومہ کرنا یعنی رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا رہنا ۷۔جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان میں سیدھا بیٹھ جانا ۸۔رکوع سجدہ وغیرہ کو اطمینان سے اچھی طرح کرنا ۹۔تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعتوں کے بعد تشہد کی مقدار میں بیٹھنا ۱۰۔دونوں قعدوں میں تشہد پڑھنا ۱۱۔امام کو نماز فجر، مغرب، عشاء، جمعہ، عیدین، تراویح اور رمضان شریف کی وتر میں آواز سے قرأت کرنا اور ظہر، عصر وغیرہ کی نمازوں میں آہستہ پڑھنا ۱۲۔لفظ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے ساتھ نماز سے علیحدہ ہونا ۱۳۔نماز وتر میں قنوت کے لیے تکبیر کہنا اور دعائے قنوت پڑھنا ۱۴۔عیدین کی نماز میں زائد تکبیریں کہنا۔

واجباتِ نماز میں سے کوئی چیز بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرلینے سے نماز درست ہوجائے گی اور بھولے سے چھوٹنے کے بعد سجدہ سہو نہ کیا جائے یا عمداً چھوڑ دے تو نماز کا دہرانا واجب ہے۔

(۵) سیرت

نبی کریم ﷺ کے متعدد نکاحوں کی حکمتیں (۳)

رسوم ورواج کی اصلاح: حضور ﷺ نے کچھ نکاح غیر فطری رسوم کو توڑنے کے لئے فرمائے مثلاً عرب میں منہ بولے بیٹے کو حقیقی بیٹا سمجھا جاتا تھا اور اس کی مطلقہ کے نکاح کو ناجائز سمجھا جاتا تھا، آپ ﷺ نے اس غلط تصور اور خیال کی اصلاح فرمانے کے لیے اپنے منہ بولے بیٹے حضرت زیدؓ کی مطلقہ حضرت زینبؓ بنت جحش سے نکاح کیا۔

تعلیم وتربیت: اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جو ذمہ داریاں اپنے نبی ﷺ کو سونپیں تھیں ان میں سے ایک امت کی تعلیم وتربیت کا انتظام کرنا بھی تھا، اس مقصد کے حصول کے لیے صرف مردوں کو تعلیم وتربیت کے نور سے منور کرنا کافی نہ تھا بلکہ خواتین کو بھی تعلیم کی طرف متوجہ کرنا ضروری تھا اور بہت سے مسائل ایسے تھے جن کو حل کرنے اور خواتین کو آگاہ کرنے کے لیے آپ ﷺ نے مختلف صلاحیتوں، مختلف قابلیتوں اور مختلف عمروں کی عورتوں سے نکاح کیے تاکہ براہِ راست ان کو تعلیم وتربیت کے زیور سے آراستہ کر کے اپنے اس عظیم کام میں مدد کے لیے تیار کریں۔

حضور ﷺ کی تمام ازواج میں صرف حضرت عائشہ صدیقہؓ ہی کنواری تھیں، باقی سب بیوہ اور مطلقہ تھیں، کیونکہ بیوہ اور مطلقہ عورتوں کا معاشرے میں کوئی مقام نہیں تھا لہٰذا آپ ﷺ نے اپنے عمل کے ذریعے مسلمانوں کو عورتوں، یتیموں اور بیوگان کے مقام کا تحفظ فراہم کرنے کا شعور عطا فرمایا، بہر حال تعدد ازدواج سے نبی کریم ﷺ کا مدعا ومقصد انبیائے سابقین کی سنت پر عمل کرنے کے علاوہ معاشرتی اور دینی ضروریات بھی تھیں۔

(۶) درس حدیث

غصہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے، پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے۔ (بخاری ومسلم)

(۷) حفظ حدیث

إِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَإِنَّ الْحَسَدَ يَأْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَأْكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ (ابوداؤد)

ترجمہ: حسد سے بچو کیوں کہ حسد نیکیوں کو اس طرح برباد کرتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو جلا کر برباد کر دیتی ہے۔

(۸) عملی سنت

ایسی دعا جس سے پریشانی دور ہوتی ہے

غزوۂ خندق کا دن ہے، سخت گھبراہٹ کا عالم ہے، کلیجے منہ کو آچکے ہیں، مجاہدین کی حالت ناقابلِ بیان ہو رہی ہے، بالآخر حضرت ابوسعید خدریؓ ہمت کرتے ہیں اور خدمت اقدس میں آکر صحابہ کرام کی پریشانیوں اور گھبراہٹ کی کیفیت بیان کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں:۔ اے اللہ کے رسول! اس موقع پر پڑھنے کے لیے کوئی دعا بتا دیجیے تاکہ ہمت بندھے اور پریشانی دور ہو، آپ ﷺ فرماتے ہیں ضرور، تم اللہ سے یوں دعا کرو:۔ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَآمِنْ رَوْعَاتِنَا

اے اللہ:۔ دشمن کے مقابلے میں ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما اور خوف سے امن عطا فرما۔

یہ سن کر صحابہ کرام نے اسی وقت اس دعا کا ورد شروع کر دیا، کچھ ہی دیر گزری تھی کہ قبولیتِ دعا کے آثار ظاہر ہوئے، ایک تیز ہوا چلی جس نے دشمنوں کے رخ پھیر دیے اور ان کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ (مسند احمد)

ایک انسان ہونے کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کو اپنے ساتھ رہنے والے لوگوں کی بشری ضروریات کا اندازہ ہوتا تھا، ان کے ان ہی روزمرہ کے مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے رحمت عالم ﷺ نے اپنے صحابہ کو ایک کارگر نسخہ ان کو بتایا جس پر عمل سے ان کے لیے ہر طرح کی مصیبت و آزمائش سے بچاؤ کا خداوند کریم کی طرف سے وعدہ تھا۔

ارشاد فرمایا: تم جب کسی کو بیماری، تکلیف یا آزمائش میں مبتلا دیکھو تو ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا. یعنی سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تم کو مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت ساری مخلوق پر فضیلت دی۔ (ترمذی)

ان مؤثر کلمات شکر کی تاثیر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔ ان کلمات کو پڑھنے کی برکت سے تمھیں زندگی بھر چاہے کچھ بھی ہو جائے اس مصیبت یا بیماری سے محفوظ رہو گے۔

(۹)اذکارِ نماز

قنوتِ نازلہ:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ،وَعَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ،وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ، وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ، وَقِنِیْ شَرَّ مَاقَضَیْتَ، فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ، وَاِنَّهٗ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ، تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ، فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَاقَضَیْتَ، أَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ ، وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارَکَ وَسَلَّم. (ابوداؤد)

پندرہواں دن

(ا) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ القارعۃ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمَ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اَلۡقَارِعَۃُ ہ مَا الۡقَارِعَۃُ :	کھڑکھڑا ڈالنے والا حادثہ، وہ کھڑکھڑا ڈالنے والا حادثہ کیا ہے
وَمَآ اَدۡرٰکَ مَاالۡقَارِعَۃُ :	اور تم کو کیا خبر کہ وہ کھڑکھڑا دینے والا حادثہ کیا ہوگا
یَوۡمَ یَکُوۡنُ النَّاسُ کَالۡفَرَاشِ الۡمَبۡثُوۡثِ:	جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہوں گے
وَتَکُوۡنُ الۡجِبَالُ کَالۡعِهۡنِ الۡمَنۡفُوۡشِ:	اور پہاڑ دھونی ہوئی رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے
فَاَمَّامَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُه	تو جس کے نیک اعمال ترازو میں بھاری ہوں گے
فَهُوَ فِیۡ عِیۡشَةٍ رَّاضِیَةٍ :	وہ عیش میں راضی اور خوش ہوگا
وَاَمَّا مَنۡ خَفَّتۡ مَوَازِیۡنُهٗ :	اور جس کے نامۂ اعمال ترازو میں کم ہوں گے
فَاُمُّهٗ هَاوِیَةٌ :	تو اس کا ٹھکانہ ہاویہ کا گڑھا ہوگا
وَمَآ اَدۡرٰکَ مَاهِیَهۡ ہ نَارٌ حَامِیَةٌ:	آپ کو کیا معلوم کہ وہ ہاویہ کیا چیز ہے، وہ بھڑکتی ہوئی تیز آگ کا لاوا ہے۔

تفسیر

اس سورت میں قیامت کا منظر کھینچا گیا ہے اور اس کی ہولناکی کی کچھ تفصیل بیان کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح پروانے حیران و پریشان اِدھر سے اُدھر اڑتے پھرتے ہیں اسی طرح انسان بھی قیامت کے دن مارے مارے پھریں گے، گنہ گاروں کا یہ حال ہوگا جن کے برے اعمال کی وجہ سے ان کے عمل کا ترازو ہلکا ہوگا لیکن وہ ایمان لانے والے جن کے اچھے اعمال کی وجہ سے ان کے عمل کا ترازو بھاری ہوگا ایسے لوگ اپنی قبروں سے مطمئن اٹھیں گے، ان کو کسی قسم کی گھبراہٹ نہیں ہوگی اور کسی چیز کا غم نہیں ہوگا۔

(۲) عقائد

فرشتوں پر ایمان

فرشتے اللہ کی ایک نورانی مخلوق ہے جو صرف اس کی عبادت کے لیے پیدا کی گئی ہے، انسانوں اور جنات کی طرح ان کی فطرت میں برائی اور گناہ کا کوئی مادہ ہی نہیں رکھا گیا ہے، وہ ایک لحظہ کے لیے بھی اللہ کی اطاعت سے انحراف نہیں کرتے، وہ دیگر مخلوقات کی طرح جسمانی وجود تو رکھتے ہیں لیکن انسانوں کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں، وہ کبھی انسانوں کی شکل بھی اختیار کرتے ہیں، ان کے ذمہ مختلف کام کیے گئے ہیں جس کو وہ حکم خداوندی سے انجام دیتے ہیں، کوئی انسانوں کی روح قبض کرنے پر مامور ہے، کوئی اللہ کا پیغام اس کے پیغمبروں تک پہنچانے پر جیسے حضرت جبرئیلؑ، کوئی بارش برسانے پر مقرر ہے جیسے حضرت میکائیلؑ، تو کوئی قیامت کے دن اللہ کے حکم سے سور پھونکے گا جیسے حضرت اسرافیلؑ کسی کو جہنم کا داروغہ بنایا گیا ہے تو کسی کو جنتیوں کے استقبال کے لیے رکھا گیا ہے، اسی طرح ہر انسان کے ساتھ اللہ نے دو فرشتے مقرر کیے ہیں جو ہمیشہ اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کے ہر اچھے و برے عمل کو لکھتے ہیں اور اس کی زبان سے جو لفظ بھی نکلتا ہے اس کو نوٹ کر لیتے ہیں ان کو کراماً کاتبین کہا جاتا ہے، یہی اعمال نامہ وہ میدانِ حشر میں اللہ کے سامنے پیش کریں گے، اس دنیا کے نظام کو چلانے میں ان فرشتوں کا اپنا کوئی اختیار نہیں ہے، وہ ہر طرح سے احکامِ خداوندی کے پابند ہیں، نہ یہ کسی کی جہنم سے چھٹکارے کے لیے سفارش کر سکتے ہیں نہ کسی کے لیے جنت میں داخلہ کی، نہ اپنی مرضی سے کہیں جا سکتے ہیں اور نہ اللہ کی اجازت کے بغیر کوئی کام کر سکتے ہیں۔

(۳) دعائیں

جہنم سے پناہ مانگنے کی دعا:

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَاماً، إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَراً وَّمُقَاماً۔

ترجمہ: اے ہمارے رب ہم سے عذاب دوزخ کو پھیر دے کہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے، بے شک وہ (جہنم) بہت برا ٹھکانہ اور بہت بری جگہ ہے۔

(۴)فقہ

مفسداتِ نماز(۱)

نماز کے دوران مندرجہ ذیل چیزوں میں سے کسی ایک چیز کو کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے:

۱۔ نماز کی کوئی شرط چھوٹ جائے۔

۲۔ نماز کا کوئی فرض یا رکن چھوٹ جائے۔

۳۔ نماز کے دوران بات کرے چاہے عمدًا بات کرے یا بھول کر۔

۴۔ کسی کو سلام کرے یا سلام کا جواب دے یا مصافحہ کرے، چاہے سلام عمداً، بھول کر یا غلطی سے کرے، اگر اشارہ سے سلام کا جواب دے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

۵۔ عمل کثیر کا مرتکب ہو، عمل کثیر یہ ہے کہ ایسا عمل کرے جس کو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ وہ نماز میں نہیں ہے۔

۶۔ قبلہ سے اپنا سینہ پھیر لے۔

۷۔ دورانِ نماز کچھ کھائے یا پیے، اگرچہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو۔

۸۔ دانت میں لگی ہوئی چیز نگل لے۔

۹۔ ضرورت کے بغیر کھنکھارے، آہ آہ کرے یا اُف اُف کہے۔

۱۰۔ تکلیف یا درد کی وجہ سے بلند آواز سے روئے، اگر رونا اللہ کے ڈر سے ہو یا جنت اور جہنم کے ذکر کی وجہ سے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

(۵)سیرت

اولادِ کرام: آپ ﷺ کی جتنی اولادیں ہیں سب حضرت خدیجہؓ سے ہیں، صرف حضرت ابراہیمؓ حضرت ماریہ قبطیہؓ سے پیدا ہوئے، حضرت خدیجہؓ سے تین صاحبزادے تھے:۔ حضرت قاسمؓ، حضرت طاہرؓ، حضرت طیبؓ، یہ سب بچپن میں وفات پا گئے تھے، صاحبزادیاں چار تھیں اور سب اپنی عمر کو پہنچیں، سب نے اسلام کا زمانہ دیکھا، سب سے بڑی صاحبزادی

حضرت زینبؓ تھیں، ان کا نکاح حضرت ابوالعاصؓ سے ہوا تھا، ان کی ایک بیٹی امامہ تھیں جو حضور ﷺ کو بہت محبوب تھیں، دوسری صاحبزادی حضرت رقیہؓ تھیں، ان کا نکاح حضرت عثمان غنیؓ سے ہوا تھا، تیسری صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ تھیں، حضرت رقیہؓ کے انتقال کے بعد یہ حضرت عثمانؓ کے نکاح میں آئیں، چوتھی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ تھیں، حضور ﷺ فرماتے تھے: ''فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے، جس نے اس کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی''، ان کی شادی حضرت علی مرتضیٰؓ سے ہوئی تھی، ان کے دو صاحبزادے تھے: حضرت حسن اور حضرت حسینؓ یہ دونوں حضور ﷺ کو بہت محبوب تھے۔

(٦) درس حدیث

نظر کی حفاظت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بدنظری (نامحرم کو دیکھنا) شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے جو اس کو اللہ تعالیٰ کے ڈر کی وجہ سے چھوڑ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسا ایمان عطا کرتا ہے جس کی حلاوت وہ دل میں محسوس کرتا ہے۔ (مستدرک حاکم)

(٧) حفظ حدیث

لَایُؤْمِنُ أَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِأَخِیْهِ مَایُحِبُّ لِنَفْسِهٖ (بخاری)

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مؤمن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہ چیز پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

(٨) عملی سنت

قرض کی ادائیگی کا مجرب نسخہ

ایک مرتبہ ایک برگزیدہ صحابی حضرت ابوامامہ کو اللہ کے رسول ﷺ نے ایک دفعہ نماز کے بعد خلاف معمول مسجد میں مغموم حالت میں دیکھا تو آپ نے ان سے اس کی وجہ دریافت کی، انھوں نے ادباً عرض کیا: یارسول اللہ:۔ پریشانیاں

لاحق ہیں اور قرضوں کا بوجھ ہے جس میں میں گھلتا جارہا ہوں، آپ نے یہ سن کر فرمایا کہ اے ابوامامہ:۔ کیا میں تمھیں ایسا نسخہ نہ بتاؤں اور ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ اس کو پڑھنے سے غم بھی زائل ہو جائے اور قرض بھی ادا ہو جائے؟ ابوامامہؓ نے عرض کیا: ضرور یارسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم صبح شام یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَأَعُوْذُبِکَ مِنَ الْعَجْزِوَالْکَسَلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ وَقَھْرِالرِّجَالِ.

اے اللہ میں آپ سے پناہ مانگتا ہوں فکروغم سے، عاجزی وسستی سے، بزدلی وبخل سے، قرضوں کی کثرت اورلوگوں کے ظلم سے۔

چند ہی دن گزرے تھے کہ ابوامامہؓ نے اس معجزانہ دعا کو پابندی سے پڑھنے کا اثر دیکھا اور اللہ کے رسول ﷺ سے آکر عرض کیا کہ حضور:۔ میرا غم بھی دور ہوا اور قرض بھی ادا ہوا۔ (ابوداؤد)

سولہواں دن

(ا) حفظ قرآن ترجمہ قرآن

سورۃ العادیات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
وَالۡعٰدِيٰتِ ضَبۡحًا :	ان گھوڑوں کی قسم جو ہانپتے ہوئے دوڑتے ہیں
فَالۡمُوۡرِيٰتِ قَدۡحًا:	پھر پتھر پر ٹاپ مار کر چنگاری جھاڑتے ہیں
فَالۡمُغِيۡرٰتِ صُبۡحًا ہ فَاَثَرۡنَ بِهٖ نَقۡعًا:	پھر صبح کے وقت چھاپہ مارتے ہیں، پھر اس موقع پر دھول اڑاتے ہیں
فَوَسَطۡنَ بِهٖ جَمۡعًا :	پھر اسی وقت دشمنوں کی فوج میں جا گھستے ہیں
اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَـكَنُوۡدٌ :	بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے
وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيۡدٌ :	اور بے شک انسان اس حقیقت پر خود گواہ ہے
وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ:	اور بے شک وہ مال کی محبت میں بڑا سخت ہے
اَفَلَا يَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَمَافِى الۡقُبُوۡرِ:	کیا وہ نہیں جانتا کہ ایک دن قبروں کے مردے باہر نکال لیے جائیں گے
وَحُصِّلَ مَافِى الصُّدُوۡرِ :	اور جو دلوں میں ہے وہ سب ظاہر کیا جائے گا
اِنَّ رَبَّهُمۡ بِهِمۡ يَوۡمَئِذٍ لَّخَبِيۡرٌ:	بے شک ان کا رب ان سے اس دن اچھی طرح خبر رکھنے والا ہے۔

تفسیر

اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے جنگی گھوڑوں کے کچھ خاص حالات وصفات کا ذکر فرما کر اوران کی قسم کھا کر یہ ارشاد فرمایا ہے کہ انسان بڑا ناشکرا ہے، جب کہ جنگی گھوڑے اپنے مالک کے ایسے وفادار ہوتے ہیں کہ مالک کی فرماں برداری کے لیے اپنی جان کی پروا کیے بغیر گھمسان کی لڑائی میں گھس جاتے ہیں لیکن ایک انسان ایسا ہے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے بے انتہا احسانات اور نعمتوں کے باوجود وہ اپنے خالق و مالک کا حد درجہ نافرمان اور ناشکرا ہے، اس کو گھوڑوں کی وفاداری سے عبرت اور نصیحت حاصل کرنا چاہیے۔

(۲) عقائد

فرشتوں پر ایمان کو اسلام کے لیے شرط رکھنے کی وجہ

انسان کے لیے اللہ پر ایمان لانے اور انسان کے مسلمان ہونے کے لیے ان فرشتوں کو مذکورہ بالا صفات کے ساتھ ماننے پر اس لیے مشروط رکھا گیا ہے کہ ان فرشتوں کے متعلق بعض قوموں کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ نعوذ باللہ خدا کی بیٹیاں ہیں، بعض لوگ ان کو خدا کہتے ہیں اور بعض لوگوں کا خیال ہے کہ وہ اس دنیا میں خود سے تصرف کا اختیار رکھتے ہیں، بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اللہ کے اتنے محبوب ہیں کہ ان کی سفارشات و درخواستوں کو ہر حال میں اللہ پورا کرنے کا نعوذ باللہ پابند ہے، گویا ان فرشتوں کو اللہ کی مخلوق ماننے اور اس کا اقرار کرنے سے شرک کی اس قسم کی نفی ہو جاتی ہے جس میں ان کو خدا کے اختیارات میں شریک مانا جاتا ہے یا اس کا امکان رہتا ہے۔

(۳) دعائیں

کسی جلسہ یا مجلس کے اختتام پر پڑھنے کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ أَشْھَدُ أَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُکَ وَأَتُوْبُ اِلَیْکَ (یہ دعا مجلس کے دوران ہونے والے گناہوں کے لیے کفارہ بن جاتی ہے)۔ (ترمذی، طبرانی)

(۴) فقہ

مفسداتِ نماز (۲)

۱۱۔ نماز کے دوران ستر کھل جائے، البتہ اگر فوراً اس کو کسی طرح سے ڈھانک لے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

۱۲۔ نمازی کے بدن یا کپڑے یا نماز کی جگہ پر نجاست لگی رہے۔ ۱۳۔ نماز کے دوران پاگل ہو جائے۔

۱۴۔ نمازی پر بے ہوشی طاری ہو جائے۔ ۱۵۔ فجر کی نماز میں سورج طلوع ہو جائے۔

۱۶۔ عیدین کی نماز میں زوال کا وقت شروع ہو جائے۔ ۱۷۔ جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت شروع ہو جائے۔

۱۸۔ کوئی تیمم سے نماز پڑھ رہا ہو اور اس کو دوران نماز پانی مل جائے یا پانی استعمال کرنے کی اس میں قدرت پیدا

ہو جائے۔ ۱۹۔ قرآن شریف دیکھ کر پڑھے۔ ۲۰۔ نماز میں قہقہہ لگائے۔

۲۱۔ مقتدی کوئی رکن امام سے اس طرح پہلے کر لے کہ اس رکن کی ادائیگی میں امام کے ساتھ شریک نہ رہے، مثلاً مقتدی امام سے پہلے رکوع کرے اور امام کے رکوع میں جانے سے پہلے رکوع سے اٹھ جائے اور وہ رکوع امام کے ساتھ دوبارہ نہ کرے۔

۲۲۔ نماز کے دوران جنبی ہو جائے یعنی غسل واجب ہو جائے چاہے عورت کو دیکھنے یا کسی دوسری وجہ سے ہو یا احتلام ہو جانے سے۔

(۵) سیرت

آپ ﷺ کے اخلاق وعادات

آپ ﷺ جو سارے عالم کی ہدایت کے لیے بھیجے گئے، جن کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو راہِ راست پر لانا اور دنیا و آخرت کی فلاح و بہبودی کی تعلیم دینا تھا، بھلا ان کے اخلاق وعادات کا کیا پوچھنا؟ ان کی تعریف خود خدائے تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمائی ہے، فرماتا ہے:۔ إِنَّكَ لَعَلىٰ خُلُقٍ عَظِيْم (بے شک تم حسن اخلاق کے اعلیٰ درجہ پر ہو) غور کرنے کی بات ہے جہاں قتل وغارت گری وحشت و بربریت کی حد نہ ہو، جہاں بیٹی انتہائی بے رحمی کے ساتھ زندہ دفن کردی جاتی ہو، جہاں شراب و جوا گھٹی میں پڑا ہو، جہاں کے لوگ ظلم وستم کے بانی ہوں، جن کا پیشہ محض لوٹ و مار ہو، جہاں بھائی بھائی کے خون کا پیاسا ہو، وہاں ایک یتیم اُمّی جس کا کوئی زور نہیں، کوئی طاقت نہیں، کوئی دبدبہ نہیں، محض اپنے اخلاقِ کریمانہ سے ایسے لوگوں کو اپنا ہمنوا بنالے، یہ اخلاقِ کریمانہ کا بین ثبوت ہے یا نہیں؟ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب محمد ﷺ کو اپنی طرف سے علم عطا فرمایا، حضور پُر نور سرور کائنات ﷺ خندہ رو، خوش خلق، کریم النفس، سلیم الطبع، کشادہ جبیں، متواضع، رحم دل اور بہت فیاض تھے، عقل و فہم، ذہانت و ذکاوت، حکمت و فراست میں بے مثال تھے اور نہایت شیریں کلام، انتہائی فصیح البیان، حلیم و بردبار، سنجیدہ اور متین، بے بسوں کے حامی، بے کسوں کے مددگار، اپنے پرائے سب کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے تھے، آپ ﷺ کے تواضع، حلم و بردباری اور سخاوت و شجاعت کے سیکڑوں واقعات ہیں جو اس چھوٹی سی کتاب میں سما نہیں سکتے، اگلے اسباق میں ان میں سے بعض صفات کا تذکرہ کیا جائے گا۔

(۶) درس حدیث

قطع رحمی

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر پیر اور جمعرات کو بندے کے اعمال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کیے جاتے ہیں اور ہر اس بندے کو معاف کیا جاتا ہے جو کسی کو خدا شریک نہ ٹھہراتا ہو، سوائے اس آدمی کے جس کے درمیان اور اس کے مسلمان بھائی کے درمیان عداوت ہو اور کہا جاتا ہے: ان دونوں کو مہلت دو یہاں تک کہ وہ صلح کرلیں۔ (مسلم)

نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔

قطع رحمی اللہ تعالیٰ کے نزدیک اتنا سخت گناہ ہے کہ اس گناہ کی گندگی کے ساتھ کوئی جنت میں نہ جاسکے گا البتہ اس کو سزادے کر پاک کیا جائے یا کسی وجہ سے اس کو معاف کردیا جائے تو جنت میں جاسکے گا۔

(۷) حفظ حدیث

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْراً أَوْ لِيَسْكُتْ (بخاری)

ترجمہ: جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ بھلی بات کہے یا خاموش رہے۔

(۸) عملی سنت

والدین کے احسانات

ماں کا بے پناہ پیار اور ممتا کا لاڈ دنیا میں اربوں روپیوں کی دولت سے خریدا نہیں جاسکتا، اللہ نے ہر چیز کا بدل رکھا ہے سوائے ماں باپ کے، ان کا ناتواں و بوڑھا وجود بھی لاکھوں لوگوں کے لیے سکونِ قلب کا سامان ہوتا ہے، ان کے پیار بھرے جملے سالوں سے چلے آرہے تناؤ کو ختم کردیتے ہیں، ان کی محبت بھری ایک مسکراہٹ مدتوں کی ذہنی الجھنوں کا ازالہ کردیتی ہے، یہی حال کچھ والد کا بھی ہے، بالفرض باپ اور بیٹا دونوں بھوک سے پریشان ہوں اور اس وقت ان کو صرف ایک روٹی کا چھوٹا ٹکڑا میسر آجائے تو شفیق باپ یہ ٹکڑا اپنے بچہ کو کھلا کر اس کی جان بچائے گا اور خود بھوک سے اپنی جان دینا گوارا کرے گا، غرض یہ کہ ماں باپ کی شکل میں ان دونوں نعمتوں کا اس فانی دنیا میں کوئی بدل نہیں ہوسکتا، ہمارے لیے

انھوں نے کیا کیا تکلیفیں برداشت کیں، اس کی ایک جھلک سنئے، دنیا کی ہر بیماری ایسی ہے کہ اس سے صحت یاب ہونا ممکن اور آسان ہے اسی لیے کسی مرض کو مرض الموت نہیں کہا جاتا، اسی پس منظر میں ہماری شریعت میں کسی بھی بیماری میں کی جانے والی وصیت کا اعتبار ہے اور مرنے کے بعد اس پر عمل کرنا وارثوں کے لیے ضروری ہے لیکن اسی کے ساتھ فقہ کی کتابوں میں یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ کسی بھی عورت کے لیے ولادت کے موقع پر اٹھنے والے دردِ زہ کا شمار مرض الموت میں ہوتا ہے اس لیے کہ اس وقت کی اس کی اس تکلیف کا دنیا کی کسی تکلیف سے مقابلہ نہیں کیا جا سکتا، اسی لیے دردزہ کے موقع پر کی جانے والی وصیت کا اعتبار نہیں، ہم میں سے ہر ایک کی ماں نے ہمارے لیے بھی اس مرض الموت دردزہ کا سامنا کیا ہے اور ہمارے خاطر دنیا کی اس دردناک اذیت کا مقابلہ کیا ہے، اسی طرح ہم میں سے ہر ایک کے والد نے ہماری روزی روٹی اور دکھ سکھ کے لیے دنیا جہاں کے مسائل کا سامنا کیا ہے لیکن اس کے مقابلہ میں ہم نے ان کے ان احسانات کا کیا بدلہ دیا ہے، یہ ایک سوالیہ نشان ہے؟ کیا آج تک ہم نے ان کا نام لے کر خدا سے ان کے حق میں سوال کیا ہے؟ ان کی بھلائی و مغفرت کی اللہ سے دعا کی ہے، ان کی بخشش کے لیے اللہ کے سامنے ہاتھ پھیلائے ہیں، ساری زندگی ہم اگر ان دونوں کی خدمت میں گزارتے تو بھی ان کے کسی ادنی احسان کی برابری نہیں ہو سکتی تھی، قرآن مجید میں ان سے متعلق ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ عمر کے آخری مرحلہ میں ان سے سرزد ہونے والی کم عقلی کی باتوں اور نازنخروں پر بھی اُف تک نہ کریں، حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ جب تک والدین زندہ رہیں ان کی برابر خدمت کرتے رہیں اور جب ان کا انتقال ہو جائے تو ان کے لیے مغفرت کی دعا کریں، اس سلسلہ میں اللہ نے ان کے حق میں مانگنے کا طریقہ بھی ہمیں سکھایا ہے کہ تم ان کے لیے مجھ سے اس طرح مانگو:

''رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْراً''

یعنی اے میرے رب! جس طرح ان دونوں نے میرے بچپنے میں میری تربیت کی ہے اسی طرح تو ان پر رحم فرما۔

یہ دعا ایسی جامع و موثر ہے کہ ان کے حق میں ان کی زندگی میں بھی کی جائے اور مرنے کے بعد بھی، اگر ہمارا معمول اپنے ان شفیق والدین کے لیے اللہ سے مانگنے کا اب تک نہیں تھا تو آیئے آج سے ہم اس قرآنی دعا کو اپنی مناجات و دعاؤں کا لازمی جز بنائیں، اگر وہ زندہ ہیں تو ان کے لیے درازیٔ عمر و خاتمہ بالخیر کی دعا، اگر وفات پا چکے ہیں تو مغفرت و بخشش کی دعا۔

سترہواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الزلزال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا:	جب زمین بڑے زور کے زلزلے سے ہلا دی جائے گی
وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا:	اور زمین اپنے اندر کے سارے بوجھ باہر نکال پھینکے گی
وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَالَهَا:	اور انسان کہے گا اس کو کیا ہو گیا
يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا:	اس دن وہ اپنی خبریں بیان کرے گی
بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا:	اس لئے کہ تمہارا رب زمین کو بیان کرنے کا حکم دے گا

يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا، لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ:

اس دن لوگ الگ الگ ٹولیوں میں پھیل پڑے ہوں گے تا کہ اپنے اپنے اعمال کا نتیجہ خود دیکھ لیں

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ:	پھر جس نے ذرہ برابر بھی نیک عمل کیا ہے وہ اس کو دیکھ لے گا
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ:	اور جس نے ذرہ برابر برا کام کیا ہوگا وہ اس کو دیکھ لے گا۔

(۲) عقائد

اللہ کی کتابوں پر ایمان

انسان یہ عقیدہ رکھے کہ پچھلے زمانہ میں مختلف اوقات میں مختلف قوموں کی طرف اللہ تعالی نے اپنے بندوں کی رہنمائی وہدایت کے لیے اپنے مقرب بندوں کو پیغمبر بنا کر بھیجا تھا، ان میں سے بعض نبیوں پر اپنی کتابیں بھی نازل فرمائی تھی جس طرح حضرت محمد ﷺ پر قرآن مجید اتارا گیا تھا، اسی طرح بنی اسرائیل کے انبیاء میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تورات، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل اور حضرت داؤد علیہ السلام کو زبور نامی آسمانی کتابیں عطا کی گئی تھیں، اسی طرح

حضرت ابراہیم علیہ السلام کومختلف صحیفے کتابچوں کی شکل میں دیے گئے تھے، ان سب میں ہدایت کی باتیں تھیں، ان سب کتابوں کے متعلق صرف اتنا ایمان لانا ضروری ہے کہ وہ اللہ ہی کی کتابیں تھیں اور انسانوں کی رہنمائی کے لیے نازل کی گئیں تھیں اور اپنے نبیوں کی موجودگی تک اپنی اصلی حالت میں رہیں، یہودیوں وعیسائیوں کی موجودہ تورات وانجیل سے متعلق یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ یہ اصلی تورات وانجیل نہیں ہیں، اس میں بعد میں آنے والے ان مذاہب کے ماننے والوں نے شرک وکفر کی باتیں شامل کی ہیں، یہ موجودہ حالت میں اللہ کی کتابیں اس لیے نہیں ہیں کہ اس میں غیر اللہ کی عبادت اور ان کے معبود ہونے کا ذکر ہے اور اللہ اپنے علاوہ کسی کی عبادت کا حکم دے ہی نہیں سکتا، یہ خلاف عقل وخلاف فطرت باتیں اللہ کی طرف منسوب نہیں کی جاسکتیں، اسی کا نتیجہ ہے کہ انجیل وتورات کے موجودہ الگ الگ نسخوں میں فرق وتضاد نمایاں طور پر پایا جاتا ہے۔

(۳) دعائیں

کسی مریض کی عیادت کرے تو یہ دعا پڑھے:

أَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ أَنْتَ الشَّافِيُ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ کَ شِفَاءً لَايُغَادِرُ سُقْماً.

نیز سات مرتبہ یہ دعا بھی پڑھے: **أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ أَنْ يَّشْفِيَکَ.** (مسلم، ابوداود)

(جو شخص اس مریض کے پاس جو مرض الموت میں نہ ہو یہ دعا سات بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے شفا عطا فرماتے ہیں)

(۴) فقہ

مکروہاتِ نماز:

نماز میں یہ چیزیں مکروہ ہیں یعنی اس کے کرنے سے نماز کا ثواب کم ہوجاتا ہے:

۱۔ بلا ضرورت منھ ادھر ادھر پھیرنا ۲۔ آسمان کی طرف دیکھنا ۳۔ کپڑے یا بال کو سمیٹنا ۴۔ کھانا موجود ہو اور کھانے میں دل لگا ہو تو اس وقت نماز پڑھنا۔ ۵۔ بلا عذر ایک پاؤں پر جسم کا وزن ڈال کر کھڑا ہونا ۶۔ ٹیک لگا کر نماز پڑھنا ۷۔ رکوع میں سر بہت زیادہ جھکانا ۸۔ قبر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا ۹۔ پیشاب یا پاخانہ روک کر نماز پڑھنا ۱۰۔ راستہ، غسل خانہ، قبرستان میں یا نجاست کے قریب نماز پڑھنا۔

(۵) سیرت

ا۔ بہادری

آپ ﷺ باوجود فقر وفاقہ کی زندگی گزارنے کے ایسے طاقتور اور بہادر تھے کہ جنگوں میں جب کہ بڑے بڑے بہادر ہمت ہار جاتے تھے اور گھبرا جاتے تھے، آپ ﷺ انتہائی مستقل مزاجی کے ساتھ دشمن کے مقابلہ پر جمے رہتے تھے، کبھی خوف وہراس کی ہوا آپ کو نہیں لگی، کبھی چہرۂ مبارک پر بل نہیں آیا۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسین وجمیل، سب سے زیادہ سخی وفیاض اور سب سے زیادہ شجاع وبہادر تھے، ایک رات اہل مدینہ خوف زدہ ہوگئے اور جب ایک گرج دار آواز آئی تو لوگوں نے آواز کی وجہ جاننے کے لیے اُدھر کا رخ کیا، راستے میں رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لاتے ہوئے ملے، آپ ﷺ آواز سن کر سب سے پہلے وہاں تشریف لے گئے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ ڈرو نہیں، ڈرو نہیں! آپ ﷺ اس وقت ابوطلحہؓ کے گھوڑے پر سوار تھے، آپ ﷺ نے گھوڑے کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا: میں نے اس کو سمندر کی طرح رواں اور تیز رفتار پایا۔

(۶) درس حدیث

ناشکری کا انجام

آج سورج گرہن تھا، آپ ﷺ نے جماعت کے ساتھ سورج گرہن کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد بعض صحابہ نے آپ ﷺ سے دریافت فرمایا:۔ اے اللہ کے رسول! دورانِ نماز ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ کسی چیز کو لینے آگے بڑھے پھر پیچھے ہٹ گئے، کیا بات تھی؟

آپ ﷺ نے فرمایا:۔ مجھے دورانِ نماز جنت دکھائی گئی، میں نے اس میں سے ایک خوشہ لینا چاہا، اگر میں اس کو لیتا تو تم اس میں سے قیامت تک کھاتے رہتے، لیکن اسی دوران جہنم بھی دکھائی گئی تو میں پیچھے ہٹ گیا، وہ جہنم اتنی خوفناک تھی کہ میں نے اس سے زیادہ بھیانک منظر نہیں دیکھا، میں نے جہنم میں زیادہ تر خواتین کو دیکھا۔

یہ سن کر صحابہؓ نے سوال کیا:۔ اس کی کیا وجہ تھی؟

آپ ﷺ نے فرمایا:۔ کفر کی وجہ سے۔

صحابہؓ نے پوچھا:۔ کیا اللہ کے ساتھ کفر کی وجہ سے؟

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔ نہیں، کفران نعمت یعنی ناشکری کی وجہ سے، عورتیں اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں اوران کی احسان فراموشی کرتی ہیں، اگر تم ان کے ساتھ زندگی بھر بھی احسان کرتے رہو اور وہ کبھی ایک بار بھی ان کی مرضی کے خلاف تم سے کوئی کام دیکھے تو کہیں گی کہ کبھی آپ نے ہمارے ساتھ بھلائی کا معاملہ ہی نہیں کیا۔ (بخاری)

(۷) حفظ حدیث

اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّھَا الْحَالِقَۃُ

ترجمہ: آپس کے جھگڑے سے بچو کیونکہ وہ (دین کو) مونڈھ دینے والے ہیں (ترمذی)

(۸) عملی سنت

سورۂ کہف کی تلاوت کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ کہف کو اس طرح پڑھا جس طرح کہ وہ نازل کی گئی ہے تو یہ سورت اپنے پڑھنے والے کے لیے قیامت کے دن اس کے رہنے کی جگہ سے لے کر مکہ مکرمہ تک نور بن جائے گی، اور جس نے اس سورت کی آخری دس آیات کی تلاوت کی پھر دجال نکل آیا تو دجال اس پر قابو نہ پاسکے گا۔

آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جس نے سورۂ کہف کی شروع کی دس آیات یاد کرلیں وہ دجال کے فتنے سے محفوظ ہوگیا اور ایک روایت میں سورۂ کہف کی آخری دس آیتوں کو یاد کرنے کا ذکر ہے، نیز جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھ لے وہ اگلے جمعہ تک ہر فتنے سے محفوظ رہے گا اور اگر اس دوران دجال نکل آئے تو یہ اس کے فتنے سے بھی محفوظ رہے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے اگلے جمعہ تک ایک نور روشن کردے گا اور اس کے اگلے جمعہ تک ہونے والے گناہوں کو معاف کردے گا۔ (طبرانی)

اٹھارہواں دن

(۱) حفظ قرآن

سورۃ البینۃ (۱)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے

لَمۡ یَکُنِ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ اَہۡلِ الۡکِتٰبِ وَالۡمُشۡرِکِیۡنَ مُنۡفَکِّیۡنَ حَتّٰی تَاۡتِیَہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ۝

اہل کتاب میں سے کافر اور مشرک لوگ اپنی حرکت سے باز آنے والے نہیں تھے یہاں تک کہ ان کے پاس کھلی دلیل آجائے

رَسُوۡلٌ مِّنَ اللّٰہِ یَتۡلُوۡا صُحُفًا مُّطَہَّرَۃً ۝ فِیۡہَا کُتُبٌ قَیِّمَۃٌ ۝

ایک رسول اللہ کی طرف سے آئے جو پاک صحیفے پڑھ کر سنائے جس میں درست مضامین لکھے ہوئے ہوں

وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَتۡہُمُ الۡبَیِّنَۃُ ۝

اور کتاب پا کر بھی جنھوں نے اختلاف کیا وہ صاف دلیل آنے کے بعد بھی آپس کی پھوٹ سے نہیں رکے

وَمَاۤ اُمِرُوۡۤا اِلَّا لِیَعۡبُدُوا اللّٰہَ مُخۡلِصِیۡنَ لَہُ الدِّیۡنَ حُنَفَآءَ،

جب کہ انھیں صرف یہی حکم دیا گیا تھا کہ ایک اللہ کی یکسو ہو کر عبادت کریں اور اپنا دین اسی کے لیے خالص کرلیں

وَیُقِیۡمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوا الزَّکٰوۃَ وَذٰلِکَ دِیۡنُ الۡقَیِّمَۃِ ۝

اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں اور یہ مضبوط لوگوں کی راہ ہے۔

(۲) عقائد

قرآن مجید پر ایمان

آسمانی کتابوں میں صرف قرآن مجید کے متعلق یہ ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ کی نازل کردہ کتابوں میں صرف یہی قرآن ہی اب تک اپنی اصلی حالت پر باقی ہے اور موجودہ پورا قرآن ہی اللہ کا نازل کردہ اور لفظ بلفظ اور ہو بہو ہے چونکہ خصوصی طور پر اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ نے لیا ہے اس لیے یہ قیامت تک ہر طرح کے ردوبدل اور اضافہ و کمی بیشی

سے محفوظ رہے گا، یہ اللہ کا کلام ہے جس کو محمد ﷺ پر آج سے چودہ سو سال پہلے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعے جو سب سے افضل فرشتے ہیں اللہ نے عربی زبان میں ۲۳ سال کے وقفہ میں نازل کیا تھا، اس میں اللہ کی نافرمان پچھلی قوموں کے عبرتناک واقعات بھی ہیں اور مستقبل میں قیامت و آخرت میں پیش آنے والی چیزوں کی پیشین گوئیاں بھی، اللہ کی طرف لے جانے والے سیدھے راستے کی تفصیلات بھی اور شیطان وابلیس کے جہنم والے راستے سے بچنے کے طریقے بھی، توحید ورسالت کے معقول دلائل بھی اور شرک وکفر کی قباحتیں ومضرتیں بھی، قیامت تک انسانوں کو پیش آنے والے مسائل کا حل بھی اور ایک انسان کے لیے کامیاب زندگی گزارنے کا طریقہ بھی۔

یہ کتاب پچھلی آسمانی کتابوں کی طرح کسی قوم یا نسل یا وقت کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ قیامت تک آنے والی انسانیت کے لیے ہے، اس قرآن کی تلاوت پر اس کے ماننے والوں اور مان کر چلنے والوں کے لیے مرنے کے بعد بڑے اجر وثواب کا وعدہ ہے، اس کے ایک ایک حرف کے پڑھنے پر دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔

تمام عربوں کو اپنی عربی دانی میں شہرت کے باوجود اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ اس قدر فصیح وبلیغ اور جامع ومؤثر کلام پیش کرنا قیامت تک آنے والے کسی انسان یا جن کے لیے ممکن نہیں، دنیا میں لاتعداد ایسے واقعات ہوئے کہ اس کا مطالعہ کرتے ہی لوگوں نے اپنے اسلام کا اعلان کیا اور شرک سے توبہ کی۔

(۳) دعائیں

جب کسی کو نظر بد لگے

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّ شَرِّ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ ۔ (بخاری)

(۴) فقہ

نماز کے اوقات

اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، وہ نمازیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ صبح کی نماز، اس میں دو رکعتیں فرض ہیں، اس کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر سورج کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔

۲۔ ظہر کی نماز، اس میں چار رکعتیں فرض ہیں، اس کا وقت زوالِ شمس (سورج کے ڈھلنے) سے شروع ہوکر سایۂ اصلی (ٹھیک دوپہر کے وقت ہر چیز کا جتنا سایہ ہو اس کو سایۂ اصلی کہتے ہیں) کو چھوڑ کر ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جانے تک رہتا ہے۔

۳۔ عصر کی نماز، اس میں چار رکعتیں فرض ہیں، اس کا وقت ظہر کے وقت کے ختم ہونے کے بعد سے شروع ہوکر سورج کے غروب ہونے تک رہتا ہے۔

۴۔ مغرب کی نماز، اس میں تین رکعتیں فرض ہیں، اس کا وقت سورج کے غروب ہونے کے بعد سے شروع ہوکر شفق کی سرخی غائب ہونے تک رہتا ہے۔

۵۔ عشاء کی نماز، اس میں چار رکعتیں فرض ہیں، اس کا وقت شفق کی سرخی غائب ہونے کے بعد سے شروع ہوکر صبح صادق تک رہتا ہے۔

وتر کی نماز واجب ہے اور اس کا وقت عشاء کا وقت ہی ہے لیکن یہ نمازِ عشاء کی نماز کی ادائیگی کے بعد ہی پڑھی جائے گی۔

(۵) سیرت

۲۔ بلند ہمتی اور ارادہ کی مضبوطی

آپ ﷺ ارادہ کے ایسے مضبوط اور خیالات کے ایسے پختہ تھے کہ تیس سال کی مدت میں طرح طرح کی مصیبتوں اور قسم قسم کی مشکلات کا سامنا ہوا، لیکن قدم مبارک اور پائے ہمت کو ذرا لغزش نہ ہوئی، حق وصداقت کی جو آواز آپ نے اٹھائی تو اس کو بلند کر کے اور ساری دنیا سے منوا کے دم لیا، آپ ﷺ نے اپنے شفیق چچا ابو طالب سے فرمایا تھا کہ "چچا جان: ۔قریش اگر میرے ایک ہاتھ پر سورج اور دوسرے ہاتھ پر چاند رکھ دیں تب بھی میں اپنے ارادے سے باز نہ آؤں گا، خواہ اس میں میری جان ہی جاتی رہے" پھر قوم نے کیسا کیسا لالچ دیا، ڈرایا دھمکایا، سمجھایا بجھایا مگر آپ ﷺ کے پائے ثبات کو جنبش نہ ہوئی۔

(۶) درس حدیث

عورتوں نے بالوں میں جوڑ لگایا تو ہلاک ہوئیں

ایک انصاری خاتون دربارِ نبوت میں حاضر ہوئیں اور اپنی بچی کے متعلق ایک اہم مسئلہ دریافت کیا:۔
میری بچی کی شادی ہوگئی ہے لیکن اس کے سر کے بال چیچک کی بیماری کی وجہ سے گر گئے ہیں، اب اس کا شوہر اسے تنگ کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ وہ اپنے بالوں میں دوسروں کے بالوں کا جوڑ لگائے، کیا میں ایسا کر سکتی ہوں؟

اس پر آپ ﷺ نے اس خاتون سے فرمایا:۔ ایسا بالکل نہ کرو، اس لیے کہ اس طرح اپنے بالوں پر دوسرے کے بالوں کی جوڑ لگانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے، بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے بالوں میں جوڑ لگانا شروع کیا۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:۔ جو عورتیں ہاتھوں کو گوندتی ہیں، چہرے یا آبرو کے بال نکالتی ہیں یا حسن کے لیے دانتوں کو کشادہ کرتی ہیں وہ اللہ کی بنائی ہوئی تخلیق میں تبدیلی کرتی ہیں، ایسی عورتوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ (بخاری)

(۷) حفظ حدیث

مَنْ یُّحْرَمِ الرِّفْقَ یُحْرَمِ الْخَیْرَ کُلَّهٗ

ترجمہ:۔ جو نرمی سے محروم کر دیا گیا وہ سارے خیر سے محروم کر دیا گیا۔ (مسلم)

(۸) عملی سنت

تہجد کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! سلام کو عام کرو، غریبوں کو کھانا کھلاؤ، رات کو نماز پڑھا کرو جب لوگ سو رہے ہوں تم سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ تعالٰی کے مہینے محرم کے روزے ہیں اور فرض نماز کے بعد افضل ترین نماز تہجد کی نماز ہے۔ (مسلم)

انیسواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ البینۃ (۲)

اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ فِیْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا، اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّالْبَرِیَّةِ ۝

بے شک اہل کتاب اور مشرکین میں سے جو منکر ہوئے وہ سب کے سب دوزخ کی آگ میں ہوں گے، اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ۝

بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے یہ لوگ مخلوقات میں سب سے اچھے ہیں

جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا

ان کا بدلہ ان کے رب کے یہاں ہمیشہ رہنے کی جنتیں ہیں، ان کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهٗ

اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے یہ ہر اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔

(۲) عقائد

پیغمبروں پر ایمان

ایمان کی چوتھی شرط یہ ہے کہ انسان اس بات کو مانے کہ پچھلی قومیں جب جب بھی راہِ راست سے ہٹیں، ان کو سیدھی راہ دکھانے اور شرک وکفر کی آلودگیوں سے نکالنے اور خدا کی توحید ومعرفت تک دوبارہ لانے اور مقصد زندگی بتانے کے لیے اللہ نے ہر قوم میں ہر جگہ اور ہر زمانے میں ان ہی میں سے ایسے لوگوں کو بھیجا جو ان کی اس سلسلہ میں رہنمائی کر سکیں یعنی جس طرح انسانی ضروریات کی تکمیل کے لیے ہوا، پانی اور غذا کا اللہ کی طرف سے انتظام ہوا، اسی طرح ان کی اخلاقی وروحانی اور دینی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لیے نبیوں اور رسولوں کو بھیجا گیا تاکہ وہ اپنی لائی ہوئی باتوں پر

خودعمل کرکے دکھاسکیں، اللہ کی طرف سے اس سلسلہ میں ان کی خاص تربیت وتعلیم ہوتی تھی جس کے بعد وہ اپنے پورے معاشرہ میں عقیدہ اوراخلاق وکردار کے اعتبار سے وہ سب سے اونچے مقام پر فائز ہوتے تھے، اخلاقی ودینی اعتبار سے ان کے دشمن کی طرف سے بھی ان پر انگلی نہیں اٹھائی جاسکتی تھی، ان سب کی تعلیمات بنیادی طور پر ایک ہی تھیں، وہ توحید کی دعوت دیتے تھے اوراپنی قوم سے کہتے تھے کہ تم سب ایک اللہ ہی کی عبادت کرو جس کے علاوہ تمھارا کوئی معبود نہیں، انسانوں کے لیے ان کی اس خالص ہمدردی کے پس پردہ ان کا کوئی ذاتی مفاد نہیں ہوتا تھا اور نہ ان کی کوئی دنیاوی غرض رہتی تھی، اللہ کی طرف سے ان کو جو ہدایات ملتی تھیں اس کو وحی کہا جاتا تھا، اس لیے رسولوں کی ان باتوں پر عمل کرنا اللہ کی باتوں پر عمل کرنا تھا اوران کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی تھی، بعض نبی تو وہ ہیں جن کے متعلق ہمیں قرآن میں تفصیلات ملتی ہیں اوراکثر وہ ہیں جن کا تذکرہ نام بنام قرآن میں موجود نہیں ہے، ان کی تعداد ایک لاکھ چوبیس ہزار بتائی جاتی ہے، اس اجمال کے ساتھ ان پر ایمان لانا کافی ہے کہ وہ سب سچے تھے اوراپنے وقت کے اللہ کے سب سے برگزیدہ بندے اور پیغمبر ونبی تھے۔

(۴) دعائیں

جب کوئی چیز گم ہوجائے: اَللّٰھُمَّ رَآدَّالضَّآلَّۃِ وَھَادِیَ الضَّآلَّۃِ اَنْتَ تَھْدِیْ مِنَ الضَّلَالَۃِ اُرْدُدْ عَلَیَّ ضَآلَّتِیْ بِقُدْرَتِکَ وَسُلْطَانِکَ فَاِنَّھَامِنْ عَطَآئِکَ وَفَضْلِکَ اِنَّالِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. (طبرانی)

(۵) فقہ

وہ اوقات جن میں نماز پڑھنا جائز نہیں:

مندرجہ ذیل اوقات میں کسی بھی طرح کی نماز پڑھنا جائز نہیں ہے چاہے نماز فرض ہو یا واجب:

۱۔ سورج کے طلوع ہونے کے وقت سے سورج کے بلند ہونے تک ۲۔ سورج بالکل سر پر آجانے سے ڈھلنے تک

۳۔ سورج میں پیلا پن آجانے کے وقت سے غروب ہونے تک، البتہ سورج میں پیلا پن آنے کے بعد اسی دن کی عصر کی نماز پڑھنا جائز ہے، تاکہ وہ نماز قضا نہ ہو، اگر ان اوقات میں کوئی جنازہ آئے تو کراہت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھنا جائز ہے۔

وہ اوقات جن میں نفل نمازیں پڑھنا مکروہ ہے:

۱۔طلوع فجر کے بعد فجر کی سنت دو رکعتوں سے زیادہ پڑھنا ۲۔فجر کی نماز کے بعد سے سورج بلند ہونے تک۔
۳۔عصر کی نماز کے بعد سے سورج غروب ہونے تک ۴۔ جمعہ کے دن جب خطیب خطبہ دینے کے لیے نکلے تو اس وقت سے جمعہ کی نماز ہونے تک ۵۔عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں ۶۔فرض نماز کا وقت ختم ہونے کے قریب ہو اور اس بات کا اندیشہ ہو کہ اگر نفل نماز پڑھے گا تو فرض نماز فوت ہو جائے گی۔

(۶)سیرت

۳۔سخاوت

آپ ﷺ کی سخاوت اور جود و کرم کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سائل کو محروم نہیں کیا، جس نے جو مانگا فوراً اعطا فرمایا، خود تکلیف برداشت کی، خود فقر و فاقہ سے زندگی گزاری مگر مانگنے والوں کو خالی ہاتھ واپس نہیں کیا، خود نہ دے سکے تو صحابہ سے دلوایا، جب مال غنیمت آتا تھا تو اپنے دست مبارک سے بھر بھر کر لوگوں میں تقسیم فرما دیتے تھے اور پھر اگر بچ جاتا تھا تو جب تک اس کو تقسیم نہ کر لیتے آپ ﷺ کو چین نہ ملتا تھا۔

(۷)درس حدیث

مفلس کون ہے

دربارِ نبوت میں موجود حاضرین سے آج سرکار دو عالم ﷺ نے ایک سوال کیا، پوچھا:۔ بتایئے:۔آپ کے نزدیک مفلس کون ہے؟ سب نے کہا:۔ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس درہم اور مال نہ ہو۔
آپ ﷺ نے فرمایا:۔ میری امت کا مفلس وہ ہوگا جو قیامت کے روز میدانِ حشر میں اس حالت میں آئے گا کہ کسی کو گالی دی تھی، کسی پر بہتان تراشی کی تھی، کسی کا مال ناحق کھایا تھا، کسی کا خون کیا تھا اور کسی پر ظلم کیا تھا، ان سب مظلوموں کو اس کی نیکیوں میں سے بدلہ دیا جائے گا اور اگر اس سے پہلے ہی اس کی نیکیاں ختم ہو جائیں گی تو ان کے گناہ اس کے سر لادے جائیں گے، پھر اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔(مسلم)

ارشاد فرمایا:۔ روزِ قیامت تمام اہل حقوق کو ان کے حقوق ادا کر دیے جائیں گے یہاں تک کہ اگر کسی سینگ والی بکری نے بے سینگ بکری پر ظلم کیا ہے تو اس سے بھی بدلہ لیا جائے گا۔(ترمذی)

(۸) حفظ حدیث

اَلْغِنَاءُ يُنْبِتُ النِّفَاقَ فِيْ قَلْبِهٖ

ترجمہ: گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ (ابوداؤد)

(۹) عملی سنت

وتر کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے قرآن والو! وتر کی نماز پڑھو کیوں کہ اللہ وتر (تن تنہا اکیلا) ہے اور وتر کو (وتر کی نماز کو) پسند کرتا ہے۔ (ترمذی)

نبی کریم ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ایک نماز کے ذریعے تمھاری مدد کی ہے اور وہ تمھارے لیے سرخ اونٹوں سے زیادہ بہتر ہے، وہ وتر کی نماز ہے۔ (ابوداؤد)

بیسواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ القدر

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ :	بے شک ہم نے اس قرآن کو شب قدر میں نازل فرمایا ہے
وَمَاۤ اَدۡرٰٮكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ :	اور آپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیا ہے
لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ :	شب قدر ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے
تَنَزَّلُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ فِيۡهَا:	اس رات میں فرشتے اور روح الامین اترتے ہیں
بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ مِّنۡ كُلِّ اَمۡرٍ :	اپنے رب سے ہر کام کا حکم لے کر
سَلٰمٌ، هِىَ حَتّٰى مَطۡلَعِ الۡفَجۡرِ :	اس رات میں فجر کے طلوع ہونے تک سلامتی ہے۔

تفسیر: رمضان کی راتوں میں ایک رات شب قدر ہے، یہ بڑی ہی بابرکت اور خیر والی رات ہے، اسی رات میں قرآن مجید نازل ہوا، اس رات فرشتے آسمان سے دنیا میں اترتے ہیں، اس رات میں کوئی نیکی کرنا ایسا ہے جیسے ہزار مہینے تک نیکی کرنا بلکہ اس سے بھی زائد، یہی باتیں اس سورۃ میں بیان کی گئی ہیں۔

(۲) عقائد

پیغمبروں کی ضرورت

یوں تو ایک اللہ کو پہچاننے اور اس پر ایمان لانے کے لیے خود انسان کا اپنا وجود اور اللہ کی پیدا کردہ مختلف چیزوں پر اس کا غور کرنا ہی کافی تھا لیکن اللہ نے غیر معمولی احسان کیا کہ اس نے ان کی رہنمائی کے لیے مزید اپنی طرف سے رسول و نبی بھی بھیجے، اللہ کو پہچاننا تو انسان کیلئے عقل سے ممکن تھا لیکن اسی عقل کے ذریعہ اللہ کے احکامات کی تفصیلات کو جاننا اور حلال وحرام کے درمیان فرق کرنا اسکے لیے آسان نہیں تھا، اسی سلسلہ میں اس کی

رہبری کے لیے اللہ کی طرف سے نبیوں کا سلسلہ جاری ہوا، اس سلسلہ میں صرف عقل انسانی کو معیار بنا کر انسان کو آزاد چھوڑ دینا مبنی بر انصاف نہیں تھا، اگر نبیوں کو بھیجے بغیر نیکی اور بدی پر اس کے مرنے کے بعد مؤاخذہ ہوتا تو یہ اللہ کی رحمت اور عدل کے مطابق نہیں ہوتا، اسی لئے انسان کے لیے جسمانی و مادی ضروریات کی تکمیل کے بعد اس کی روحانی و اخلاقی اور دینی ضرورتوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے کسی رہبر و رہنما کی ضرورت ناگزیر تھی، انسان کی اسی ضرورت کو اللہ نے رسول و نبی بھیج کر پورا کیا۔

(۳) دعائیں

سید الاستغفار:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَاإِلٰهَ الَّاأَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَاصَنَعْتُ اَبُوْٓءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْلِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ۔

ترجمہ: یا اللہ، تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے مجھے پیدا کیا، میں تیرا بندہ ہوں، اپنے امکان بھر جو تجھ سے وعدہ اور عہد کر چکا ہوں اس پر قائم ہوں، میں تیری پناہ مانگتا ہوں اپنے شر سے جو مجھ سے سرزد ہوا، اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں جو مجھ پر ہیں، اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں، میری مغفرت فرما، تیرے سوا کون ہے جو گناہ معاف کرے۔

فضیلت: جو کوئی صبح و شام سید الاستغفار کو پڑھے اور اس سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ (ترمذی)

(۴) فقہ

اذان و اقامت

مردوں کے لیے فرض نمازوں کے لیے اذان و اقامت کہنا سنت مؤکدہ ہے، جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہو یا تنہا، چاہے نماز ادا کر رہا ہو یا قضا۔

اذان اور اقامت کے کلمات یہ ہیں:۔

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

فجر کی اذان میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے بعد مؤذن اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) دو مرتبہ کہے گا۔

اقامت بھی اذان کی طرح ہی ہے، اس میں فرق صرف اتنا ہے کہ حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ قد قامت الصلاۃ کہا جائے گا، اذان رک رک کر کہے گا اور اقامت جلدی کہے گا۔

باوضو قبلہ رو ہو کر اذان دینا سنت ہے، اسی طرح پاگل، عورت اور فاسق شخص کا اذان دینا مکروہ ہے۔

اذان کا جواب

اذان سننے والے کے لیے سنت ہے کہ وہ اپنے تمام کاموں کو چھوڑ کر اذان کا جواب دے، اذان کے جواب میں سننے والا وہی کلمات دہرائے جو مؤذن کہتا ہے البتہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ اور حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کہے، فجر کی اذان میں اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ (نماز نیند سے بہتر ہے) کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ (تم نے سچ کہا اور حق بات کہی) کہے۔

۱۰۔ اذان کے بعد مؤذن اور سننے والے دونوں کو اذان کے بعد کی دعا پڑھنا سنت ہے جو یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ، آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ، اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ. (بخاری، بیہقی)

(۵) سیرت

۴۔ شفقت ومحبت

آپ ﷺ انتہائی رحم دل، بہت ہی مہربان اور شفیق تھے، کسی کی ذراسی تکلیف گوارا نہ فرماتے تھے، یتیموں سے انتہائی محبت کرتے تھے، اسلام سے پہلے عورتوں اور غلاموں پر بڑی سختی ہوتی تھی، آپ ﷺ نے ان بے کسوں پر رحم فرمایا اور لوگوں کو بھی ان کے ساتھ حسن سلوک اور رحم دلی کی تعلیم دی اور پھر یہ انسان ہی پر موقوف نہ تھا بلکہ جانوروں پر بھی رحم فرماتے تھے، لوگوں کو اس کی تاکید فرماتے تھے کہ بے زبانوں پر رحم کرو، دیکھو! ان کے معاملہ میں اپنے پروردگار سے ڈرو، ان پر ظلم نہ کرو، اگر تم ان پر رحم کروگے تو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔

حضرت عبداللہؓ بن مسعود بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ آپ ﷺ ایک ضرورت کے لیے وہاں سے تھوڑی دیر کے لیے تشریف لے گئے، اس درمیان ہم نے ایک چھوٹی چڑیا دیکھی اس کے ساتھ دو بچے تھے ہم نے دونوں بچے لے لیے، وہ یہ دیکھ کر اپنے پروں کو پھڑ پھڑانے لگی، آپ ﷺ تشریف لائے اور پوچھا کہ کس نے اس کے بچے چھین کر اس کو تکلیف پہنچائی ہے، پھر آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے بچے واپس کردو۔

(۶) درس حدیث

ناحق حق دلانے پر آگ کا ٹکڑا ہے

آج ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کے گھر رحمت عالم ﷺ تشریف فرما تھے، کسی مسئلہ میں آپ ﷺ سے فیصلہ کرانے کے لیے دو آدمی آئے، آپ ﷺ نے ان کے مسئلہ کو سن کر ایک فریق کے حق میں فیصلہ کردیا لیکن فریق مخالف اس کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہوا اور وہ حجرہ سے باہر نکل کر دروازے کے پاس جھگڑا کرنے لگا جس کی آواز کمرہ میں آپ ﷺ کو سنائی دی، یہ سن کر آپ کمرہ سے باہر تشریف لائے اور ان دونوں کو مخاطب کرکے فرمایا:۔ میں تو انسان ہوں، میرے پاس مقدمات آتے ہیں، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ فریقین میں سے کوئی چرب زبان ہوتا ہے، تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ سچا ہے تو میں اس کے حق میں فیصلہ کردیتا ہوں اگر میں ظاہر پر بھروسہ کرتے ہوئے کسی کو ناحق حق دلاؤں تو وہ سن لے کہ وہ اس کے لیے

آگ کا ٹکڑا ہے، اب اس کو اختیار ہے کہ چاہے تو اس کو لے یا اس کو چھوڑ دے۔ (بخاری)

آپ ﷺ فرمایا:۔ جو شخص جھوٹی قسم کھا کر کسی کا مال لے لے تو وہ اس حالت میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ اس پر اللہ تعالیٰ خفا ہوں گے، اسی وعید کے متعلق یہ آیت بھی اتری:

اِنَّ الَّذِیْنَ یَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِاللّٰهِ وَاَیْمَانِهِمْ ثَمَناً قَلِیْلاً اُوْلٰئِکَ لاَخَلاَقَ لَهُمْ فِی الْآخِرَةِ وَلاَیُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلاَیَنْظُرُ اِلَیْهِمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلاَ یُزَکِّیْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

ترجمہ: جو لوگ دنیا کی خاطر جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ ان سے قیامت کے دن گفتگو فرمائیں گے، نہ ان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں گے اور نہ ان کو پاک کریں گے، ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

(۷) حفظ حدیث

اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَاحَاکَ فِیْ نَفْسِکَ وَکَرِهْتَ أَنْ یَّطَّلِعَ عَلَیْهِ النَّاسُ (مسلم)

ترجمہ: بھلائی اچھے اخلاق کا نام ہے اور برائی وہ ہے جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم اس کو ناپسند کرو کہ لوگ اس سے واقف ہوں۔

(۸) عملی سنت

مصیبت زدہ کے لیے تسلی

حضرت عبداللہؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مصیبت زدہ کو تسلی دیتا ہے تو اس کو مصیبت زدہ کی طرح ثواب ملتا ہے اسی طرح آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مومن اپنے کسی مومن بھائی کی مصیبت میں اسے صبر و سکون کی تلقین کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے عزت کا لباس پہنائیں گے۔ (ابن ماجہ)

اکیسواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورہ علق (۱)

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الَّذِىۡ خَلَقَ:	اپنے رب کا نام لے کر پڑھو جس نے سب کو پیدا کیا
خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ :	انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا
اِقۡرَاۡ وَرَبُّكَ الۡاَكۡرَمُ :	پڑھتے رہو اور آپ کا رب ہی سب سے بڑھ کر کرم کرنے والا ہے
الَّذِىۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ :	جس نے قلم سے علم سکھایا
عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ يَعۡلَمۡ :	انسان کو ایسا علم سکھایا جو انسان نہ جانتا تھا
كَلَّاۤ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لَيَطۡغٰٓى :	ہاں دیکھو اب انسان شرارت پر اتر آئے گا
اَنۡ رَّاٰهُ اسۡتَغۡنٰى :	اس لیے کہ اس نے اپنے آپ کو غنی سمجھ لیا ہے
اِنَّ اِلٰى رَبِّكَ الرُّجۡعٰى ؕ	بے شک آپ کے رب کی طرف سب کو لوٹنا ہے

(۲) عقائد

حضرت محمد ﷺ پر ایمان

حضرت محمد ﷺ اللہ کے سب سے آخری نبی ورسول تھے، ۵۷۰ء میں آپ کی ولادت ہوئی، چالیس سال میں آپ کو نبوت عطا کی گئی جس کے بعد ۲۳ سال تک مسلسل آپ نے اپنا دعوتی فریضہ انجام دیا اور ۶۳ سال کی عمر میں اس دنیا سے انتقال کر گئے، نبوت سے پہلے آپ نے ایسی پاکیزہ زندگی گذاری کہ آپ کے دشمن بھی آپ کے اخلاق اور شرافت وصداقت کے گواہ تھے، آپ کے آنے سے پہلے پوری دنیا جہالت وگمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیرے میں تھی، آپ کے ذریعہ اسلام وایمان کے نور کو اللہ نے پوری دنیا میں پھیلایا۔

آپ ﷺ کی نبوت پوری انسانیت کے لیے اور قیامت تک کے لیے تھی، آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہیں آئے گا، آج دنیا میں کوئی ملک یا علاقہ ایسا نہیں ہے جہاں آپ کی لائی ہوئی اسلامی تعلیمات نہ پہنچیں ہوں، آپ کے ماننے والے اس وقت دنیا میں ڈیڑھ ارب کے قریب ہیں، بقیہ ساڑھے چار ارب انسانوں تک اب آپ کا لایا ہوا دین اور پیغام پہنچانا مسلمانوں کا ہی کام ہے۔

جب آپ کے متعلق ہمیں یہ معلوم ہوگیا کہ وہ اللہ کے برگزیدہ نبی تھے، جھوٹ نہیں بولتے تھے، اللہ کی طرف غلط باتوں کو منسوب نہیں کرتے تھے، اپنے ذاتی مفاد، شہرت یا عزت کے لیے کوئی کام نہیں کرتے تھے، آپ کی پوری زندگی اللہ کے لیے وقف تھی تو آپ کی تمام باتوں پر یقین کرنا اور بے چوں وچرا اس پر ایمان لانا اور آپ کی لائی ہوئی تمام اسلامی تعلیمات پر عمل کرنا ہم سب کا فرض ہے، اسی لیے آپ کی اطاعت کو اللہ نے اپنی اطاعت اور آپ کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا ہے، پچھلے نبیوں کی طرح صرف آپ کو ماننا یا آپ پر ایمان لانا کافی نہیں ہے بلکہ مسلمان ہونے کے لیے آپ کے بتائے ہوئے طریقہ پر چلنا بھی ضروری ہے۔

آپ کی بعثت عربوں میں ہوئی، اس لیے کہ عرب کا یہ علاقہ اس وقت پوری آباد دنیا کا جغرافیائی اعتبار سے وسطی علاقہ تھا، اس کے اوپر یورپ، دائیں ایشیا اور بائیں افریقہ تھا، اس وقت کی دنیا کی بڑی حکومتیں روم وایران بھی اس کے قریب تھیں، دوسری وجہ یہ تھی کہ عرب میں آباد یہ قوم دنیا کی سب سے اجڈ، جاہل اور وحشی قوم تھی، ان کے اسلام میں داخل ہونے سے دیگر قوموں کا اسلام میں داخل ہونا آسان تھا۔

(۳) دعائیں

دنیا وآخرت کی بھلائی کے لیے جامع دعائیں

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے اللہ! مجھے دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور عذاب قبر سے بچا۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً، اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

اے اللہ! تو ہمیں ہدایت کے بعد ضلالت وگمراہی میں مبتلا نہ فرما اور ہمیں اپنی رحمت سے نواز دے یعنی خاتمہ بالخیر فرما، تو ہی سب کچھ دینے والا ہے۔

(۴)فقہ

سنت نمازیں

فرض کے علاوہ اللہ کے تقرب کے لیے جو نمازیں حضور اکرم ﷺ پڑھا کرتے تھے وہ نمازیں سنت ہیں حضور اکرم ﷺ ان میں سے بعض نمازیں پابندی کے ساتھ پڑھتے تھے ان کو سنت مؤکدہ کہتے ہیں اور بعض نمازیں کبھی چھوڑ بھی دیتے تھے، ان نمازوں کو سنت غیر مؤکدہ کہتے ہیں۔

سنت مؤکدہ نمازیں:

۱۔ فجر کی نماز سے پہلے دو رکعت
۲۔ ظہر و جمعہ سے پہلے چار رکعت
۳۔ ظہر کی نماز کے بعد دو رکعت
۴۔ مغرب کی نماز کے بعد دو رکعت
۵۔ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت
۶۔ جمعہ کی نماز کے بعد چار رکعت۔

سنت غیر مؤکدہ نمازیں:

۱۔ ظہر کے بعد دو رکعت
۲۔ عصر سے پہلے چار رکعت
۳۔ مغرب کے بعد چھ رکعت
۴۔ عشاء سے پہلے چار رکعت
۵۔ عشاء کے بعد دو رکعت

(۵)سیرت

۵۔ حلم و بردباری

آپ جس قدر حلیم و بردبار تھے اس کی نظیر نہیں مل سکتی، دشمنوں نے آپ ﷺ کو طرح طرح کی تکلیفیں پہنچائیں، پائے مبارک زخمی ہوئے، دندانِ مبارک شہید ہوئے، خود کی کڑیاں چہرۂ مبارک میں گھس گئیں، اس کے علاوہ کتنی ہی گستاخیاں آپ ﷺ کی شان میں ہوئیں مگر آپ ﷺ نے جس خندہ پیشانی سے یہ سب برداشت کیا، یہ آپ ﷺ ہی کا کام تھا اور یہی نہیں بلکہ آپ ﷺ نے تکلیف دینے والوں کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور کبھی بدسلوکیوں کا بدلہ نہیں لیا۔

انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چل رہا تھا، آپ ﷺ اس وقت نجران کی چادر زیب تن کیے تھے جس کے کنارے موٹے تھے، راستہ میں ایک اعرابی آپ ﷺ کو ملا اور آپ ﷺ کی چادر مبارک پکڑ کر زور سے کھینچی، میں نے نظر اٹھائی تو دیکھا کہ آپ ﷺ کی گردن پر اس کھینچنے کی وجہ سے نشان پڑ گئے تھے، پھر اس اعرابی نے کہا، یا محمد! اللہ کا جو مال آپ کے پاس ہے وہ مجھے دینے کا حکم دیجئے، آپ نے اس کی طرف مڑ کر دیکھا اور ہنسے، پھر ہدایت کی کہ اس کو مال دیا جائے، ہاں البتہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی بات کسی میں پاتے تو پھر آپ ﷺ سے زیادہ کسی کو غصہ نہیں آتا تھا۔ (بخاری)

(۷) درس حدیث

سود کی حرمت

رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سودی معاملات لکھنے والے اور سودی معاملات میں گواہی دینے والے پر لعنت کی ہے۔ (مسلم)

آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ آدمی جان بوجھ کر سود کا ایک درہم کھاتا ہے تو وہ اللہ کے نزدیک ۳۶ مرتبہ زنا کرنے سے زیادہ ناپسندیدہ ہے۔ (مسند احمد)

قرض پر منفعت حاصل کرنے کو سود کہتے ہیں، قرآن و احادیث مبارکہ میں اس کی سخت مذمت بیان کی گئی ہے، سود لینے اور سودی کاروبار کرنے والے کو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کرنے والا قرار دیا ہے۔

(۷) حفظ حدیث

اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ (ترمذی)

سچ بولنے والا امانت دار تاجر (قیامت کے دن) نبیوں، نیکوکاروں اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کے ساتھ ہوگا۔

(۸) عملی سنت

سلام کی عادت

آج مجلس نبوی میں تین اشخاص حاضر ہوئے اور تینوں نے الگ الگ طرح سے سلام کیا۔

پہلا شخص حاضر ہوا تو اس نے صرف اتنا کہا:۔ السلام علیکم، آپ ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا اور وہ بیٹھ گیا۔

آپ ﷺ نے فرمایا:۔ اس کے لیے دس نیکیاں۔

کچھ دیر بعد ایک اور شخص حاضر مجلس ہوا اور یوں کہا:۔ السلام علیکم ورحمة اللّٰہ۔ آپ ﷺ نے اس کا جواب دیا تو وہ بھی بیٹھ گیا۔

آپ ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا:۔ اس کو بیس نیکیاں (اس لیے کہ اس نے رحمة اللّٰہ کا اضافہ کیا تھا)۔

تھوڑی دیر بعد ایک تیسرا شخص حاضر خدمت ہوا، اس نے یوں سلام کیا:۔ السلام علیکم ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ، آپ ﷺ نے اس کا بھی جواب دیا، جب وہ مجلس میں بیٹھ گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:۔ اس کو تیس نیکیاں (اس نے وبرکاتہ کا بھی اضافہ کیا تھا)۔

اللہ رب العزت کا حکم ہے کہ جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس کو اس سے بہتر الفاظ میں جواب دو یعنی وہ السلام علیکم کہے تو تم وعلیکم السلام ورحمة اللّٰہ کہو، اگر وہ السلام علیکم ورحمة اللّٰہ کہے تو تم وعلیکم السلام ورحمة اللّٰہ وبرکاتہ کہو، ورنہ وہی الفاظ دہراؤ جو اس شخص نے کہے ہیں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

بائیسواں دن

(ا) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورہ علق (۲)

اَرَاَیۡتَ الَّذِیۡ یَنۡھٰی عَبۡدًا اِذَا صَلّٰی :

کیا تم نے اس کو دیکھا جو منع کرتا ہے میرے بندے کو جب کہ وہ نماز پڑھتا ہے۔

اَرَیۡتَ اِنۡ کَانَ عَلَی الۡھُدٰۤی :	ذرا دیکھو کہ ہدایت پا کر کوئی نماز ادا کرے
اَوۡ اَمَرَ بِالتَّقۡوٰی :	اور خوف خدا کی تاکید کرے تو ایسے کو کوئی کیوں منع کرے
اَرَاَیۡتَ اِنۡ کَذَّبَ وَتَوَلّٰی :	بھلا دیکھو تو اگر جھوٹ پر کمر باندھی اور منہ پھیر لیا
اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی :	تو کیا اسے علم نہیں کہ اللہ اسے برابر دیکھ رہا ہے
کَلَّا لَئِنۡ لَّمۡ یَنۡتَہِ :	یہ ہرگز ہماری پکڑ سے بچ نہیں سکتا اگر وہ اپنی حرکت سے باز نہ آیا
لَنَسۡفَعًا م بِالنَّاصِیَۃِ :	تو ہم اس کی پیشانی پکڑ کر گھسیٹیں گے
نَاصِیَۃٍ کَاذِبَۃٍ خَاطِئَۃٍ :	ایسی جھوٹی اور خطا کار پیشانی کی یہی سزا ہے
فَلۡیَدۡعُ نَادِیَہٗ :	پس وہ بھی مقابلے کے لیے اپنی مجلس والوں کو بلا لے
سَنَدۡعُ الزَّبَانِیَۃَ :	ہم بھی جہنم کے افسروں کو بلائے لیتے ہیں

کَلَّا لَا تُطِعۡہُ وَاسۡجُدۡ وَاقۡتَرِبۡ: آپ ہرگز اس کے کہنے میں نہ آئیں، سجدے کیے جاؤ اور ہمارا قرب حاصل کرتے رہو۔

تفسیر: اس سورہ کی ابتدائی پانچ آیتیں قرآن کی سب سے پہلی آیتیں ہیں، آپ غار حراء میں خدائے وحدہ لاشریک کی عبادت کر رہے تھے کہ اچانک حضرت جبرئیلؑ وحی لے کر آئے اور کہا ''اقرأ'' (پڑھئے) آپ نے فرمایا: میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، حضرت جبرئیلؑ نے آپ کو زور سے دبایا پھر پڑھنے کے لیے کہا آپ ہر بار وہی جواب دیتے رہے کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں، تیسری مرتبہ حضرت جبرئیلؑ نے زور سے دبا کر کہا کہ **اقرأ باسم ربک الذی خلق** پس اپنے رب کے نام سے پڑھئے جس نے پیدا کیا۔

(۲) عقائد

حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ہونے پر ایمان

اسلام کی ایک شرط یہ بھی ہے کہ مسلمان حضرت محمد ﷺ کے آخری نبی ورسول ہونے پر ایمان لائے اور اس بات کا اقرار کرے کہ تمام نبیوں کی نبوت مخصوص قوموں کے لیے محدود وقت تک تھی سوائے آپ کی نبوت ورسالت کے جو پوری انسانیت کے لیے اور قیامت تک کے لیے تھی، آپ کے بعد پھر کوئی نبی نہیں آئے گا، آپ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا، اسی لیے آپ کو خاتم النبیین کہا جاتا ہے، آپ کے بعد آپ کی امت کے لوگوں اور آپ کو ماننے والوں کے ذمہ ہی یہ کام کیا گیا کہ وہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلانے کا فریضہ انجام دیں، آپ کی آمد کے بعد پچھلے تمام آسمانی مذاہب منسوخ ہو گئے اور سب کو آپ ہی کی اطاعت کرنے اور آپ پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا، پچھلے زمانہ میں ایک نبی کے بعد دوسرے نبی کی ضرورت اس لیے ہوتی تھی کہ وہ کسی مخصوص قوم کی طرف مبعوث ہوتے تھے، دوسری وجہ یہ تھی کہ ان کے انتقال کے بعد ان کے ماننے والے ان کی تعلیمات میں شرکیہ وکفریہ باتوں کی آمیزش کرتے تھے لیکن آپ کو ایسی تعلیمات دی گئیں جو قیامت تک آنے والی انسانیت کے لیے کافی ہیں، اس میں زندگی میں پیش آنے والے تمام ممکنہ مسائل کا حل موجود ہے، آپ پر نازل کی ہوئی کتاب قرآن کی حفاظت کا اور اس کو پچھلی کتابوں کے برخلاف ہر طرح کی ترمیم وتحریف سے محفوظ رکھنے کا خاص وعدہ اللہ نے فرمایا ہے۔

(۳) دعائیں

اللہ کی نعمتوں کا شکرانہ

رَبِّ أَوْزِعْنِیْ أَنْ أَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ أَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحاً تَرْضَاهُ وَأَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِکَ فِیْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ.

ترجمہ: اے میرے رب، مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا، اور یہ کہ میں نیک عمل کروں جو تو پسند کرے، اور تو مجھے اپنے رحم وکرم سے اپنے نیک بندوں میں داخل کردے۔

(۴) فقہ

دیگر سنت نمازیں

۱۔تحیۃ المسجد: مسجد میں داخل ہونے والے کے لیے بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مندوب ہے، اس نماز کو "تحیۃ المسجد" کہا جاتا ہے، اگر بیٹھنے کے بعد بھی بغیر تاخیر کے نماز پڑھے تو کوئی حرج نہیں ہے۔
اگر مسجد میں داخل ہونے کے فوراً بعد فرض نماز یا کوئی دوسری نماز پڑھے اور تحیۃ المسجد کی نیت نہ کرے تو تحیۃ المسجد کا ثواب مل جائے گا۔

۲۔تحیۃ الوضو: وضو کے بعد اعضائے وضو کے سوکھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے، اس نماز کو تحیۃ الوضوء کہتے ہیں۔

۳۔صلوۃ الضحیٰ: چاشت یعنی دن چڑھتے وقت چار رکعت سے بارہ رکعت تک پڑھنا مستحب ہے، اس نماز کو صلوۃ الضحیٰ یا چاشت کی نماز کہتے ہیں۔

(۵) سیرت

۶۔محنت و جفاکشی

آپ ﷺ سستی و کاہلی کو بہت ناپسند فرماتے تھے، بچپن میں اپنی دائی حلیمہؓ کے بہت کام کر دیا کرتے تھے، ان کی بکریاں چراتے تھے، پھر جب آپ ﷺ جوان ہوئے تو تجارت کو اپنا پیشہ بنایا اور اپنی قوت بازو سے کما کر کھایا اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دی کہ اپنے ہاتھ سے کما کر کھاؤ۔

۷۔شرم وحیا

آپ کی شرم کا یہ حال تھا کہ ہمیشہ نیچی نگاہ رکھتے تھے، کنواری لڑکیوں میں اتنی غیرت نہ ہوگی جتنی ہمارے نبی ﷺ میں تھی، کبھی آپ ﷺ زور سے کھلکھلا کر نہیں ہنسے، کبھی آپ ﷺ کو بچپن میں بھی کسی نے برہنہ نہیں دیکھا۔

(۷) درسِ حدیث

بلّی کو بھوکا رکھنے پر اللہ تعالیٰ کی خفگی

اللہ تعالیٰ کی رحیم وکریم ذات ایک طرف بندوں کی مغفرت کے لیے بہانوں کی تلاش میں رہتی ہے اور زندگی بھر کے پاپیوں کے چھوٹے چھوٹے، اللہ کو خوش کرنے والے عمل پر بخشش کے فیصلے ہوتے ہیں تو دوسری طرف جب اس کی مخلوقات کے ساتھ چاہے وہ بے زبان ہی کیوں نہ ہوں کوئی ناروا سلوک کرتا ہے تو اس پر اس کو کتنا غصہ آتا ہے اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے، اس کی سزا عام طور پر اس کو دنیا ہی میں مل جاتی ہے، اس سلسلہ کے دو واقعات رحمت عالم ﷺ نے آج اپنے صحابہ کو سنائے:۔

آج سورج گرہن لگ گیا تھا، آپ ﷺ نے مسجد نبوی میں صحابہ کرام کو جمع کر کے سورج گرہن کی نماز پڑھائی، نماز کے بعد خطبہ دیا، فرمایا:۔ مجھے بہت قریب سے جنت اور دوزخ کا مشاہدہ کرایا گیا، میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جس کو ایک بلّی سامنے اور پیچھے سے نوچ رہی تھی، میں نے پوچھا ایسا کیوں ہو رہا ہے؟ مجھ سے کہا گیا:۔ اس نے اس کو باندھ کر بھوکا رکھا تھا، خود سے اس کو زمین کے کیڑے مکوڑے کھانے بھی نہیں دیتی تھی یہاں تک کہ وہ بلّی مر گئی۔ (نسائی)

بے پناہ رحمت الٰہی پر دلالت کرنے والا آپ ﷺ نے پچھلی قوموں میں سے ایک شخص کا واقعہ سنایا:۔

ایک دن وہ راستہ سے جا رہا تھا، اس نے کانٹے دار ڈالی دیکھی، اس نے اس کو اٹھایا اور کنارے کر دیا، اللہ تعالیٰ اس کے اس عمل سے اتنے خوش ہوئے کہ اس کی مغفرت فرما دی۔ (بخاری)

(۷) حفظِ حدیث

مَنْ لَّمْ يَسْأَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ

ترجمہ: جو اللہ سے نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے۔ (ترمذی)

(۸)عملی سنت

توبہ واستغفار کی پابندی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کوارشادفرماتے ہوئے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ خدا کی قسم میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اوردن میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ استغفار کرتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جوشخص پابندی سے استغفار کرتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی سے نکالتا ہے، اور ہر غم کو دور کرتا ہے، اور روزی ایسی جگہ سے دیتا ہے جہاں سے اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔((بخاری وابوداؤد)

تیئیسواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ التین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ٥ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ :	انجیر اور زیتون کی قسم ہے اور طور سینین کی
وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ :	اور اس امن والے شہر کی قسم
لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ :	بے شک ہم نے انسان کو بہت ہی خوبصورت سانچے میں ڈھال کر بنایا ہے
ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سَافِلِيْنَ :	پھر ہم نے اسے نیچے گرا کر بہت ہی خستہ حالت میں ڈال دیا
اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ :	مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کیے
فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ :	تو ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ :	پھر اس بیان کے بعد تم کو انصاف کے دن کے معاملے میں کون جھٹلا سکتا ہے؟
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ :	کیا اللہ سب فیصلہ کرنے والوں سے اچھا فیصلہ کرنے والا نہیں؟

(۲) عقائد

ختم نبوت کے عقیدہ کا فائدہ

ختم نبوت یعنی حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی ماننے اور آپ کی نبوت و رسالت کو پوری انسانیت کے لیے قیامت تک ماننے کا یہی وہ اسلامی عقیدہ ہے جس کی بنا پر بعض انسانوں کے اس عقیدہ کی خرابی واضح ہو جاتی ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب میں عبادت کے طریقے اگرچہ الگ الگ ہیں لیکن سب کا مقصود ایک ہے اور یہ سب طریقے اللہ ہی تک پہنچاتے ہیں، اسلام اس ختم نبوت کے عقیدہ پر ایمان لانے کی شرط کے ساتھ اس مذکورہ عقیدہ کی نفی کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ مقصود کا صرف ایک ہونا کافی نہیں بلکہ اس مقصود تک پہنچنے کا طریقہ بھی ایک ہونا چاہیے اور وہ صرف اسلام

ہی کا طریقہ اور حضرت محمد ﷺ کا لایا ہوا دین ہے، اس کے علاوہ تمام آسمانی مذاہب منسوخ ہیں، اسلام کے علاوہ موجودہ کسی بھی مذہب کو ماننے سے انسان اللہ کو اس کی حقیقی صفات کے ساتھ پہچان نہیں سکتا ہے۔

(۳) دعائیں

قبرستان میں داخل ہوتے وقت پڑھنے کی دعا:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ ،نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. (مسلم)

(۴) فقہ

۴۔ صلاۃ الاستخارۃ:

کسی اہم معاملہ میں اللہ تعالیٰ سے رہبری حاصل کرنے اور خیر طلب کرنے کے لیے استخارہ کی نیت سے دو رکعت نماز پڑھنا سنت ہے، اس کو صلاۃ الاستخارہ کہتے ہیں، اس نماز کے بعد اللہ کی طرف متوجہ ہو کر استخارہ کی مسنون دعا پڑھے پھر جس طرف دل کا میلان ہو وہ کام کرے، اگر ایک مرتبہ پڑھنے پر انشراح نہ ہو تو بار بار پڑھے۔

۵۔ صلوۃ الحاجۃ:

جب کسی کو کوئی ضرورت پیش آئے تو اچھی طرح وضو کر کے صلوۃ الحاجۃ کی نیت سے دو رکعت نفل نماز پڑھے پھر سلام کے بعد اللہ کی خوب حمد وثنا بیان کرے اور درود پڑھ کر صلوۃ الحاجۃ کی دعا پڑھے، اس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر اپنی ضرورت مانگے، ان شاء اللہ اس کی حاجت پوری ہوگی، خواہ کسی مصلحت سے کچھ دیر ہی ہو جائے۔

(۵) سیرت

۸۔ برابری کا برتاؤ

امیر وغریب، چھوٹا بڑا، غلام وآقا سب آپ ﷺ کے نزدیک یکساں تھے، کسی کو کسی پر فوقیت نہ دیتے تھے، صحابہ کرامؓ

کے ساتھ ہر کام میں برابر شریک رہتے تھے، مسجد نبوی کی تعمیر اور خندق کی کھدائی میں سب کے ساتھ برابر کام کیا اور مسلمانوں کو برابر اس کی تاکید فرماتے تھے کہ دیکھو! مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، کسی کو کسی پر بڑائی نہیں سوائے نیکی کے۔

(۷) درس حدیث

لنگی لٹکانے کی وجہ سے یہ سزا ملی تھی!

سرکار دو عالم ﷺ نے آج مجلس میں اپنے جانثاروں کو پچھلی اقوام میں سے ایک شخص کا عبرت انگیز واقعہ سنایا، فرمایا:۔
پچھلے زمانے کا ایک شخص اس وقت سے آج تک برابر زمین میں دھنستا جا رہا ہے، اس کو ٹخنے سے نیچے تکبر کی وجہ سے لنگی لٹکانے کی وجہ سے یہ سزا ملی تھی، وہ شخص قیامت تک اسی طرح زمین میں دھنستا ہی رہے گا۔
آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جتنا حصہ ٹخنے سے نیچے لٹکا رہے گا اتنا حصہ جہنم میں جائے گا اور جو شخص گھمنڈ سے اپنی لنگی یا پاجامہ ٹخنے سے نیچے لٹکائے گا اس کی طرف اللہ تعالیٰ قیامت کے روز نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گے۔ (بخاری)

(۷) حفظ حدیث

اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَ جَنَّةُ الْکَافِرِ :

ترجمہ: دنیا مؤمن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے (مسلم)

(۸) عملی سنت

سورہ ملک کی تلاوت کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورت تیس آیات کی ایسی ہے کہ وہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک اس کی مغفرت کردی جائے وہ سورہ 'تبارک الذی" ہے۔ (ترمذی)
رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک " تبارک الذی بیدہ الملک" نہ پڑھ لیتے۔
نبی ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ سورہ عذاب سے روکنے والی ہے اور قبر کے عذاب سے نجات دلانے والی ہے۔
(ترمذی)

چوبیسواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورہ الم نشرح

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ :	کیا ہم نے آپ کے لیے آپ کا سینہ نہیں کھول دیا
وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ :	اور کیا آپ سے وہ بوجھ نہیں اتار دیا
اَلَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ :	جس نے آپ کی پیٹھ جھکا دی تھی
وَرَفَعْنَالَكَ ذِكْرَكَ :	ہم نے آپ کا تذکرہ بلند کر دیا
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا :	یقیناً ہر دشواری کے ساتھ آسانی ہے
اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا :	یقیناً ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے
فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ:	پس جب آپ فارغ ہوں تو عبادت میں مشغول ہو جاؤ
وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ :	اور اپنے رب کی طرف متوجہ ہو جاؤ

تفسیر: نبی کریم ﷺ کا سینہ دو مرتبہ چاک کیا گیا: ایک مرتبہ بچپن میں اور دوسری مرتبہ معراج کے موقع پر اور اس میں علوم ومعارف کے سمندر اتار دیے گئے اور نبوت کی ضروری چیزوں اور رسالت کے فرائض کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھ دیا گیا تاکہ دشمنوں کی عداوت اور مخالفتوں سے آپ نہ گھبرائیں، اس کے نتیجہ میں آپ کا مقام بہت بلند کیا گیا۔

(۲) عقائد

آخرت کے دن پر ایمان

دنیا میں کئی طرح کی اقوام ومذاہب ہیں جن کا عقیدہ مرنے کے بعد کی زندگی سے متعلق الگ الگ ہے، بعض قوموں کا ماننا ہے کہ یہ دنیا کی زندگی ہی کل زندگی ہے، مرنے سے ہمیشہ کے لیے انسان ختم ہو جاتا ہے، مسلمانوں کا اس

سلسلہ میں جو عقیدہ ہے اور جو ایمان کی بنیادی شرط بھی ہے وہ نہایت صاف اور معقول ہے جس کے مطابق سوائے اللہ کی ذات کے ہر چیز کو اس دنیا میں زوال وفنا ہے جس کو موت کہا جاتا ہے اور ایک دن اس پوری دنیا کو بھی ختم ہونا ہے جس کو قیامت کہا جاتا ہے، اس کے بعد انسان وجنات کو اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر اپنا حساب کتاب دینا ہے، ہر انسان کے ساتھ اس کے ہر عمل کی ریکارڈنگ دو فرشتوں یعنی کراماً کاتبین کے ذریعہ ہو رہی ہے جس کی پیشی کے بعد اس کے لیے اللہ کی طرف سے جنت یا جہنم کا فیصلہ ہونا ہے جہاں پہنچنے کے بعد پھر کسی کو موت نہیں آنے والی ہے۔

اگر ہم ذرا سنجیدگی سے غور کریں تو آخرت کا یہ دن ہر انسان کے لیے عقلاً بھی مطلوب ہے اس لیے کہ اس دنیا میں انسان اچھے برے دونوں طرح کے کام کرتا ہے اور یہ بات روز دیکھنے میں آتی ہے کہ اس کی نہ اچھائیوں کا اس کو یہاں پورا بدلہ ملتا ہے اور نہ اس کی برائیوں پر ٹھیک سے پکڑ ہوتی ہے۔

مرنے کے بعد آخرت میں اللہ کے دربار میں حاضر ہو کر اپنے اعمال کی پیشی اور حساب کتاب ومؤاخذہ کا ڈر ہی وہ عقیدہ ہے جس کی وجہ سے انسان دنیا میں بری باتوں، ظلم وتشدد اور غلط کاموں سے رکتا ہے اور اچھے اعمال اور بھلے کاموں کی اس کو ترغیب ملتی ہے۔

(۳) دعائیں

حسد، کینہ وغیرہ سے دل کو پاک رکھنے کے لیے قرآنی دعا:

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ آمَنُوْا، رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ.

ترجمہ: اے ہمارے رب، ہمیں اور ہمارے اُن بھائیوں کو جو ایمان میں ہم سے پہلے گزرے بخش دے، اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے ساتھ کدورت نہ ہونے دے، اے ہمارے رب، تو بڑا شفیق ومہربان ہے۔

(۴)فقہ

مریض کی نماز

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْساً اِلَّا وُسْعَھَا" اللہ تعالیٰ ہر نفس کو اس کی طاقت بھر ہی مکلف کرتا ہے، نبی کریم ﷺ نے حضرت عمرانؓ بن حصین سے فرمایا: "کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتے تو بیٹھ کر نماز پڑھو، اگر بیٹھ کر نماز نہیں پڑھ سکتے تو لیٹ کر اشارہ سے نماز پڑھو"۔

نماز اہم ترین عبادت ہے، اس لیے جب تک انسان کے ہوش وحواس بحال ہیں کسی بھی حالت میں معاف نہیں، البتہ بیماری یا سفر کی حالت میں نماز میں رخصت ہے، چناں چہ بیماری کی حالت میں بھی نماز چھوڑنا جائز نہیں ہے، ہاں اگر بیمار نماز کے ارکان مکمل طور پر ادا نہ کر سکتا ہو تو جتنا کر سکتا ہو کرے۔

کسی بیمار کو سخت تکلیف یا درد کی وجہ سے کھڑا ہونا دشوار ہو یا کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں کوئی بیماری لاحق ہونے یا بیماری کے بڑھنے یا تاخیر سے شفایاب ہونے کا خطرہ ہو تو بیٹھ کر نماز پڑھے گا، اگر رکوع اور سجدہ کرنے سے عاجز ہو تو اشاروں سے رکوع اور سجدے کرے گا، اشاروں سے رکوع اور سجدہ کرنے والا سجدہ کے لیے رکوع کے مقابلہ میں زیادہ جھکے گا، اگر بیٹھ کر نماز نہ پڑھ سکتا ہو تو لیٹ کر نماز پڑھے گا۔

اسی طرح نمازوں کو ان کے اوقات میں ادا کرنا واجب ہے، کسی عذر کے بغیر نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کرنا جائز نہیں ہے۔

اگر کوئی کسی عذر کی بنا پر نماز کو وقت سے مؤخر کرے تو عذر کے ختم ہوتے ہی اس کی قضا کرنا ضروری ہے۔

فرض نماز کی قضا فرض ہے، واجب نماز کی قضا واجب ہے۔

(۵)سیرت

۹۔عفو و کرم

عفو و کرم میں آپ ﷺ اپنا جواب نہ رکھتے تھے، طائف والوں کے ظلم و ستم، مکہ والوں کی ایذا رسانی سے سننے والوں

کے دل دہل جائیں گے مگر آپ ﷺ نے ان سے کبھی انتقام نہ لیا، آپ ﷺ کے محبوب چچا حضرت حمزہؓ کو بے دردی سے قتل کرنا، پھر ان کے جگر کو نکال کر اور چبا کر اپنے دل کی آگ بجھانا، آپ ﷺ کو شہید کرنے کے لیے حملہ کرنا، یہ باتیں ایسی نہیں ہیں کہ انسان ان کو بھول جائے لیکن آپ ﷺ کی شان رحمت دیکھو کہ فتح مکہ کے بعد وہی تمام مجرم آپ ﷺ کے سامنے لائے گئے تو آپ ﷺ نے بغیر کسی باز پرس کے سب کو معاف کر دیا، کیا کوئی ایسی مثال پیش کر سکتا ہے؟

خیبر کی ایک یہودی عورت زینب بنت حارث نے آپ کی خدمت میں ایک بھنی ہوئی بکری پیش کی جس میں اس نے زہر ملا دیا تھا، آپ اور آپ کے صحابہ کرامؓ اس میں سے کھانے لگے اتنے میں آپ ﷺ نے سب کو ہاتھ روکنے کے لیے ارشاد فرمایا اور کہا کہ یہ گوشت زہریلا ہے، پھر آپ ﷺ نے اس عورت کو بلا کر پوچھا تو اس نے یہ عذر کیا کہ میں آپ کے دعویٰ نبوت کی تصدیق کرنا چاہتی تھی کیوں کہ پیغمبر کو زہر سے کچھ نقصان نہیں ہو سکتا، آپ نے اس عورت کو معاف کر دیا حالانکہ آپ ﷺ کی طبیعت اس زہر کے اثر سے ناساز رہنے لگی، اس کے باوجود انتقام میں آپ نے اس عورت سے باز پرس نہیں فرمائی۔

(۶) درس حدیث

اللہ کرے تم دائیں ہاتھ سے کبھی نہ کھا سکو

رحمت عالم ﷺ کی زبانِ مبارک سے نکلنے والے حکم کی تعمیل نہ کرنے کا برا انجام دنیا ہی میں لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا، آج اس کا ایک ہلکا سا نمونہ بھی سامنے آیا۔

آپ ﷺ کے ساتھ ایک شخص بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔

اس نے کہا: نہیں، میں دائیں ہاتھ سے کھا نہیں سکتا، حالانکہ وہ کھا سکتا تھا لیکن تکبّراً اس نے یہ بات کہی تھی۔

آپ ﷺ نے اس سے یہ سن کر فرمایا: اللہ کرے تم دائیں ہاتھ سے کبھی نہ کھا سکو، آپ ﷺ کا یہ فرمانا تھا کہ اسی وقت اس کا ہاتھ شل ہو گیا اور وہ شخص مرتے دم تک اپنا دایاں ہاتھ منہ تک نہ لے جا سکا۔ (مسلم)

(۷) حفظ حدیث

اَلدَّالُ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ

ترجمہ: اچھے کاموں کی طرف رہنمائی کرنے والا اس کو کرنے والے کی طرح ہے۔ (ترمذی)

(۸) عملی سنت

سورۂ واقعہ کی تلاوت کی فضیلت

حضرت عبداللہ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جس شخص نے ہر رات سورۂ واقعہ پڑھی اس پر فقر وفاقہ نہیں آئے گا۔ (بیہقی)

(۹) غلط فہمیوں کا ازالہ

عورت کا دائرۂ عمل

اسلام میں عورت کو گھر کی ملکہ بنایا گیا ہے، مال کمانے کی ذمے داری اس کے شوہر پر ہے اور اس مال سے گھر کا انتظام کرنا عورت کا کام ہے۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: ''عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمے دار ہے، اور وہی اپنی ذمے داری کے دائرہ میں اپنے عمل کے لیے جواب دہ ہے''۔ (بخاری)

عورت کو ایسے تمام فرائض سے سبکدوش کیا گیا ہے جو گھر سے باہری امور سے تعلق رکھتے ہیں، اس کی چند مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ اس پر جمعہ کی نماز فرض نہیں ہے۔

۲۔ اس پر جہاد فرض نہیں، البتہ وقتِ ضرورت وہ مجاہدین کی خدمت کے لیے جاسکتی ہے۔

۳۔ عورت کو جنازوں میں شریک ہونا نہیں ہے، بلکہ اس سے روکا گیا ہے۔

۴۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا بھی اس کے لیے ضروری نہیں ہے، نبی کریم ﷺ نے عورت کے لیے گھر کے سب سے اندرونی کمرے میں نماز پڑھنے کو پسند فرمایا ہے۔

۵۔ محرم کے بغیر سفر کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔

پچیسواں دن

(ا) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورہ ضحیٰ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ:	شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم والا ہے
وَالضُّحٰى وَالَّيۡلِ اِذَا سَجٰى :	دن کی روشنی کی قسم اور رات کی جب وہ چھا جائے
مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى :	آپ کے رب نے آپ کو نہیں چھوڑا اور آپ سے ناراض نہیں ہوا
وَلَلۡاٰخِرَةُ خَيۡرٌ لَّكَ مِنَ الۡاُوۡلٰى :	اور البتہ آخرت تو آپ کے لیے دنیا سے بہت بہتر ہے
وَلَسَوۡفَ يُعۡطِيۡكَ رَبُّكَ فَتَرۡضٰى :	آپ کا رب آپ کو اتنا عطا فرمائے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے
اَلَمۡ يَجِدۡكَ يَتِيۡمًا فَاٰوٰى:	کیا اس نے آپ کو یتیم نہیں پایا تھا، پھر جگہ دی
وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى :	اور آپ کو اس نے پایا کہ آپ ہماری راہ کی تلاش میں کھو گئے تھے تب اس نے آپ کو اپنی راہ بتادی
وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغۡنٰى:	اور اس نے آپ کو تنگ دست پایا پھر غنی کر دیا
فَاَمَّا الۡيَتِيۡمَ فَلَا تَقۡهَرۡ :	بس جو یتیم ہے اس پر دباؤ مت ڈالو
وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ:	اور سوال کرنے والے کو مت جھڑکو
وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ :	اور جو بھی آپ کے رب کی نعمت ہے اسے بیان کرو۔

تفسیر

صحیح روایتوں میں ہے کہ حضرت جبرئیل بہت دنوں تک نبی کریم ﷺ کے پاس نہیں آئے یعنی قرآن کی وحی آنا بند ہوگئی، اس وقت مشرکین کہنے لگے کہ محمد کو ان کے رب نے چھوڑ دیا ہے، اس کے جواب میں یہ آیتیں نازل ہوئیں اور آپ کو تسلی دی گئی کہ آپ کے رب نے آپ کو چھوڑا نہیں ہے اور نہ آپ سے وہ ناراض ہوا ہے۔

(۲) عقائد

عقیدۂ آخرت کا فائدہ

اس عقیدہ کا فائدہ یہ ہے کہ انسان اللہ کو اس کی پوری طاقت وقوت کے ساتھ ماننے کے ساتھ اجر وثواب کی امید میں جنت کے حصول کے لیے اس دنیا میں نیک کام کرنے اور عذاب وعقاب کے خوف سے جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے برے کاموں سے رکنے پر مجبور ہوتا ہے، اگر یہ عقیدہ نہ ہو تو مشرکین وکفار کفر وشرک سے کیوں کر توبہ کریں گے اس لیے کہ ان کے اپنے تصورات وخیالات کے مطابق جب ان کو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہی نہیں ہونا ہے تو وہ کیوں شرک نہ کر کے اللہ پر ایمان لائیں گے اور دنیاوی آزمائشوں میں مبتلا ہوں گے اس لیے کہ اس پر ان کو کچھ ملنا ہی نہیں ہے، وہ دنیاوی عیش وعشرت اور موج مزہ کی زندگی کیوں ترک کریں گے، اس لیے کہ اس پر ان کے عقیدہ کے مطابق ان کی پکڑ ہی نہیں ہونی ہے اس لیے کہ وہ روز اس بات کا مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اس دنیا میں مشرک ومؤمن اور کافر ومسلم زندگی گزارنے میں برابر ہیں اور ان کے لیے دنیاوی آسائشوں کے حصول میں اللہ پر ایمان لانے نہ لانے کی وجہ سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا ہے، اسی طرح اگر وہ اللہ پر صرف ایمان لائیں اور آخرت میں دوبارہ زندہ ہو کر حساب وکتاب اور اس پر سزا وجزا کے ملنے کا ان کو یقین نہ ہو تو وہ اللہ کے حکموں پر چلنے کو ضروری نہیں سمجھیں گے اس لیے کہ ان کے گمان کے مطابق اس کا فائدہ ان کو کہیں ملنا ہی نہیں ہے جب تک نیک عمل پر کچھ ملنے کا تصور نہیں ہوگا اور وہ یہ یقین رکھیں گے کہ دنیا میں ان کے اچھے برے اعمال ضائع ہوں گے، وہ بھلائی کا کوئی کام نہیں کریں گے، اسی طرح جب تک برے اعمال پر پکڑ کا خوف نہیں ہوگا تو وہ اس سے نہیں بچیں گے۔

(۳) دعائیں

دعا کی قبولیت کے لیے صفت احد وصمد کا حوالہ

آج رحمت عالم ﷺ کا گزر ایسے شخص پر سے ہوا جو اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ کی بنیادی اور اہم ترین صفت احد وصمد کا حوالہ دے کر کچھ اس طرح دست بدعا تھا: اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ بِاَنِّی اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا

اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِی لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ كُفُوًا اَحَد

اے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس بات کی گواہی دیتے ہوئے کہ آپ ہی اللہ ہیں آپ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، آپ اکیلے ہیں، بے نیاز ہیں، نہ آپ نے کسی کو جنا ہے اور نہ آپ کو کسی نے جنا ہے اور نہ آپ کے برابر کوئی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کلمات حمد اس کی زبان سے سن کر آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: تم نے اللہ تعالیٰ سے اس کے اس نام کے واسطے سے دعا کی ہے کہ اس واسطہ سے طلب کی جانے والی ہر مراد کو پورا کیا جاتا ہے اور ہر دعا کو قبول کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

(۴) فقہ

جماعت کی فضیلت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ'' نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ (البقرہ ۴۳)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جماعت کی نماز تنہا نماز پڑھنے کے مقابلہ میں ستائیس گنا زیادہ ثواب رکھتی ہے''۔

آپ ﷺ نے اپنی پوری زندگی میں جماعت کی پابندی کی، یہاں تک کہ مرض الموت میں بھی جماعت نہیں چھوڑی، اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی ہمیشہ جماعت کا اہتمام کرتے تھے، صرف ایسا منافق جماعت میں شامل نہیں ہوتا تھا جس کا نفاق مشہور تھا، معذور شخص بھی دو آدمیوں کے سہارے جماعت میں شامل ہوتا تھا۔

جماعت کے احکام و مسائل

☆ پانچ وقت کی فرض نمازوں میں مردوں کے لیے جماعت سنت مؤکدہ ہے، کسی عذر شرعی کے بغیر جماعت چھوڑنا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص کسی عذر شرعی کے بغیر جماعت چھوڑنے کا عادی ہو تو وہ گنہ گار ہوگا۔

☆ جمعہ اور عیدین کی نماز کے لیے جماعت شرط ہے، اس کے بغیر یہ نمازیں ادا نہیں ہوتیں۔

☆ تراویح اور اور سورج گرہن کی نماز میں جماعت مستحب ہے۔

☆ رمضان میں وتر کی نماز کے لیے بھی جماعت مستحب ہے۔

☆ اگر عورت، بچہ، پاگل، معذور اور غلام جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں تو ان کی نماز ادا ہو جائے گی اور ان کو ثواب بھی ملے گا لیکن ان کے لیے جماعت سنت نہیں ہے۔

(۵) سیرت

۱۰۔ عجز وانکساری

آپ ﷺ سردار دو جہاں تھے لیکن آپ ﷺ کی عاجزی وانکساری کا یہ حال تھا کہ صحابہ کرامؓ کے مجمع میں کبھی کوئی ایسی چیز پسند نہیں فرمائی جس سے آپ ﷺ کی بڑائی معلوم ہو، اگر کوئی آپ کے احترام میں کھڑا ہو جاتا تھا تو آپ منع فرماتے، آپ ﷺ معمولی معمولی کام بھی اپنے دست مبارک سے خود کر لیتے تھے، کسی کو تکلیف نہ دیتے تھے، ایسی حالت میں جب کہ لوگ سر کے بل آپ ﷺ کے کام کو دوڑتے تھے، پسینہ کی جگہ خون گرانے کو تیار تھے، جان و دل سے خدمت کرنے کو موجود تھے مگر آپ ﷺ نے کسی سے اپنا کام لینا گوارا نہ فرمایا، پھٹے کپڑے، ٹوٹی جوتی آپ ﷺ خود سی لیتے تھے، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں دس برس آپ ﷺ کی خدمت میں رہا مگر آپ ﷺ نے کبھی مجھے نہیں ڈانٹا، کبھی یہ نہ فرمایا کہ یہ کام تم نے کیوں نہ کیا اور یہ کام کیوں کیا؟

(۶) درس حدیث

وضو میں ایڑیاں سوکھی رہ جانے کا وبال

مکہ مکرمہ سے رحمت عالم ﷺ مدینہ منورہ واپس ہو رہے تھے، ساتھ میں صحابہ کرامؓ کا ایک قافلہ تھا جس میں عبداللہؓ بن سمرہ بھی تھے، راستہ ہی میں عصر کی نماز کا وقت ہو گیا، کچھ لوگ جو قافلہ میں شامل تھے پہلے سے وہاں پہنچ کر پڑاؤ ڈال کر وضو سے بھی فارغ ہو چکے تھے، کچھ دیر کے بعد آپ ﷺ بھی وہاں پہنچ گئے تو دیکھا کہ ان کا وضو تو مکمل ہو گیا ہے لیکن پیر کی ایڑیاں سوکھی ہوئی ہیں، اس پر پانی نہیں لگا ہے، یہ دیکھ کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: وضو میں جو ایڑیاں سوکھی رہ جائیں، ان کے لیے خرابی ہے، اس سوکھے حصہ کو جہنم کی آگ چھوئے گی۔

ایک شخص کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ وضو میں اس کے پیر کا صرف ناخن برابر حصہ سوکھا رہ گیا ہے تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا۔ جاؤ! اچھی طرح وضو کر کے آؤ، آپ کا یہ ارشاد سن کر وہ شخص گیا اور دوبارہ وضو کر کے لوٹا اور پھر نماز پڑھی مزید ارشاد فرمایا: جو شخص اچھی طرح وضو کرے، اس کے جسم کے تمام گناہ جھڑ جاتے ہیں یہاں تک کہ ناخنوں کے نیچے سے بھی گناہ نکل جاتے ہیں۔ (مسلم)

(۷) حفظ حدیث

لَايَشْكُرُاللهَ مَن لَّايَشْكُرُالنَّاسَ

ترجمہ: جولوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر بجا نہیں لاتا۔ (ابوداؤد)

(۸) عملی سنت

سورۂ سجدہ کی تلاوت کی فضیلت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اس وقت تک نہیں سوتے تھے جب تک سورہ **الم سجدہ** اور **تبارك الذی بیده الملك** نہ پڑھ لیتے۔ (ترمذی)

(۹) غلط فہمیوں کا ازالہ

۱۔ وراثت میں عورت کو مرد کے مقابلے میں آدھا حصہ کیوں؟

وراثت میں عورت کو مرد کے مقابلے میں آدھا حصہ ہر وقت نہیں ملتا ہے، بلکہ بعض مرتبہ مرد کے برابر بھی ملتا ہے جیسا کہ اخیافی بھائی بہن کی وراثت میں ہے، جس کا تذکرہ قرآنی آیات میں بھی ہے، دوسری مثال یہ ہے کہ میت کے ماں باپ ہوں اور میت کی اولاد ہوں تو باپ کو بھی چھٹا حصہ ملتا ہے اور ماں کو بھی چھٹا حصہ ملتا ہے، اس قانون کے ساتھ اسلامی شریعت کے دوسرے قوانین بھی سامنے رہیں تو اعتراضات کی گنجائش ختم ہو جائے گی، مثلاً یہ کہ عورت پر از روئے قانونِ شریعت اکثر حالات میں کوئی خرچ حتی کہ اس کا اپنا خرچ بھی لازم نہیں ہوتا، کیوں کہ شادی سے پہلے والد یا بھائی یا دوسرے اولیاء پر، شادی کے بعد شوہر پر، شوہر سے علیحدگی کے بعد بھی (اگر وہ طلاق کے ذریعے ہوئی ہے تو) تو کچھ عرصہ (عدت کے دوران) شوہر ہی پر رہتا ہے، اور متاعِ طلاق کے نام سے مزید کچھ فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

اگر طلاق دینے والے شوہر سے مطلقہ عورت کے بچے ہیں تو جب تک بچے دودھ پینے یا پرورش و نگرانی کے لیے

ماں کے محتاج رہیں گے اس وقت تک نہ صرف ان بچوں کا بلکہ انھیں دودھ پلانے اور ان کی نگرانی کی غرض سے پابند رہنے والی اس مطلقہ کا پورا خرچ بھی اس پر رہے گا''۔

اس کے علاوہ ایک بڑی رقم عورت کو مہر میں بھی دی جاتی ہے، عورت پر کسی بھی طرح کا خرچ نہیں ہے، جب کہ مرد پر عورت کے سبھی اخراجات ہیں، اس طرح عورت کا پورا کا پورا مال محفوظ رہتا ہے اور مرد اپنے پاس موجود سب مال خرچ کرتا ہے۔ (عورت کے حقوق، مولانا برہان الدین صاحب سنبھلی)

چھبیسواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ اللیل (۱)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:	اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
وَالَّیْلِ اِذَا یَغْشٰی ،وَالنَّھَارِ اِذَا تَجَلّٰی:	رات کی قسم جب وہ چھا جاتی ہے اور دن کی جب وہ روشن ہوتا ہے
وَمَا خَلَقَ الذَّکَرَ وَالْاُنْثٰٓی:	اور اس کی جو اس نے نر اور مادہ پیدا کیے،
اِنَّ سَعْیَکُمْ لَشَتّٰی :	یقیناً تمھاری کوششیں الگ الگ ہیں
فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی:	رہا وہ جس نے (اللہ کے راستہ میں کچھ) دیا اور پرہیزگاری اختیار کی
وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی :	اور بھلی بات کو سچ مانا
فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی:	تو ہم آہستہ آہستہ اس کو آسانی کی طرف لے چلیں گے
وَاَمَّا مَنْ م بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی :	اور جس نے بخل کیا اور بے پروا رہا
وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی:	اور اس نے بھلی بات نہ مانی
فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی:	تو ہم اس کو آہستہ آہستہ سختی کی طرف لے چلیں گے
وَمَا یُغْنِیْ عَنْہُ مَالُہٗٓ اِذَا تَرَدّٰی:	اور اس کا مال اس کے ذرا بھی کام نہ آئے گا، جب وہ گڑھے میں گرے گا

(۲) عقائد

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کا ثبوت

دنیا میں بڑی تعداد میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے عقیدہ پر ایمان نہیں رکھتے اور وہ اس بات کو محال سمجھتے ہیں، ان کی عقل اس بات کو تسلیم نہیں کرتی کہ جب انسان پوری طرح مٹی میں مل جائے گا یا راکھ بن جائے گا، اس کا گوشت سڑگل جائے گا اور اس کی ہڈیاں ریزہ ریزہ ہوجائیں گی تو اس کو دوبارہ پہلی شکل میں لانا

کیسے ممکن ہوگا؟ جب کہ یہی لوگ اس بات کو مانتے ہیں کہ پہلی دفعہ انسانوں کو تنہا اللہ ہی نے پیدا کیا، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انسان مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کو محال اور ناممکن کیوں سمجھتا ہے؟ انسان کے اس ناقابل فہم نظریہ کا سب سے معقول اور عام فہم جواب اللہ تعالیٰ خود دیتا ہے، وہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے کہ اس پوری دنیا کو کسی نمونہ کے بغیر وجود بخشنے والے خدا کے لیے اس کو کچھ مدت کے لیے ختم کر کے دوبارہ پیدا کرنا کیوں کر مشکل ہے، حالانکہ تمھاری عقل کے مطابق دوبارہ پیدا کرنے کے مقابلہ میں پہلی دفعہ پیدا کرنا مشکل اور دشوار ہے، دوبارہ پیدا کرنا تو اس سے بھی آسان ہے، اے محمد ﷺ! آپ ان سے کہہ دیجئے کہ جس نے پہلی دفعہ پیدا کیا وہی دوبارہ پیدا کرے گا، ان سے پوچھئے کہ بنجر زمین پر کون سبزہ اگاتا ہے، بے آب وگیاہ میدان کو لہلہاتے کھیت میں کون تبدیل کرتا ہے؟ ان سے کہئے کہ اسی طرح مردہ انسانوں کو بھی اللہ ہی زندہ کرنے والا ہے۔

انسان جب خود اس بات کو تسلیم کر رہا ہے کہ انسانی جسم کے ذرات ہماری نظروں سے اوجھل ہونے کے باوجود مٹی یا راکھ کی صورت میں کہیں نہ کہیں موجود ہیں تو اس بات کو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ ان ذرات کو جوڑنا اور دوبارہ اس شکل میں لانا تو اللہ کے لیے بہت آسان وسہل ہے اس لیے کہ اس نے جب کسی ذرہ یا نمونہ کے بغیر پہلی دفعہ اس کو وجود بخشا تھا وہ کام بھی اس کے لیے دشوار نہیں تھا حالانکہ انسان کو دوبارہ زندہ کرنے کے لیے اللہ کو ان ذرات کی بھی ضرورت وحاجت نہیں، کیا یہ کم عقلی کی بات نہیں ہے کہ انسان دوبارہ پیدا کرنے کے اس چھوٹے امکان کا انکار کرے جب کہ وہ خود اس طرح کے اس سے بڑے امکان یعنی پہلی دفعہ پیدا کرنے کا اقرار کر چکا ہے، جو لوگ پہلے امکان کو مان چکے ہیں ان کے لیے کسی طرح اس دوسرے امکان کے انکار کی گنجائش نہیں ہے۔

(۳) دعائیں

بے چینی کے ازالہ کے لیے مجرب الہامی نسخہ

آج رحمت عالم ﷺ کی طبیعت میں کچھ بے چینی تھی اور آپ بے قراری محسوس کر رہے تھے، اس کیفیت کے ازالہ کے لیے بے ساختہ آپ کی زبانِ مبارک سے کچھ الہامی کلمات جاری ہوئے جس سے آپ نے طبیعت میں ہلکا پن محسوس کیا اور بے قراری میں کمی بھی، وہ کلمات جن کے پڑھنے سے آپ نے طبیعت میں افاقہ محسوس کیا کچھ یوں تھے:۔

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَظِيْمُ الْعَلِيْمُ ، لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ، لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ .

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عظمت والا اور بردبار ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو عرش عظیم کا مالک ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو آسمان و زمین اور عرش کریم کا بھی رب ہے۔ (ابوداؤد)

(۴) فقہ

جماعت ساقط ہونے کے اعذار

مندرجہ ذیل اعذار میں سے کوئی عذر پایا جائے تو جماعت ساقط ہوجاتی ہے یعنی معاف ہے:

۱۔ موسلادھار بارش ہو رہی ہو۔ ۲۔ سخت سردی ہو اور مسجد جانے میں بیمار ہونے یا بیماری بڑھنے کا خوف ہو۔
۳۔ راستہ میں بہت کیچڑ ہو۔ ۴۔ سخت تاریکی ہو۔ ۵۔ رات میں سخت ہوا چل رہی ہو۔
۶۔ بیمار، اندھا یا بہت بوڑھا ہو۔ ۷۔ کسی بیمار کا تیماردار ہو اور اس بیمار کا کام وہی کرتا ہو۔
۸۔ پیشاب یا پاخانہ لگا ہوا ہو۔ ۹۔ قید میں ہو۔ ۱۰۔ کھانا حاضر ہو اور وہ بھوکا ہو اور کھانے میں دل لگا ہوا ہو۔
۱۱۔ جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں مال کے ضائع ہونے کا خوف ہو۔
۱۲۔ جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں سواری مثلاً ٹرین یا ہوائی جہاز وغیرہ چھوٹنے کا خطرہ ہو۔

(۵) سیرت

۱۱۔ دنیا سے بے رغبتی

آپ ﷺ کے کھانے پینے میں کوئی تکلف نہ ہوتا تھا، موٹا جھوٹا کپڑا پہنتے تھے اور جو میسر آتا تھا وہ نوش فرمالیتے تھے زمین، چٹائی، چمڑا جو بھی مل جاتا تھا اس پر بے تکلف بیٹھ جاتے تھے، موٹے بالوں کے کمبل کا بستر تھا، اس پر آپ ﷺ سوتے تھے، کبھی ٹاٹ، کبھی چمڑے کے بستر پر ہی آرام فرمالیتے تھے۔

ایک مرتبہ حضرت عمرؓ حاضر خدمت ہوئے، دیکھا کہ ایک بوریے پر حضور ﷺ لیٹے ہوئے ہیں اور سر مبارک کے

نیچے چمڑے کی چھال کا تکیہ ہے اور بوریے کے نشانات جسم اطہر پر پڑے ہیں، بس حضرت عمرؓ یہ منظر دیکھ کر رو دیے آپ ﷺ نے فرمایا:۔ عمرؓ روتے کیوں ہو؟ حضرت عمرؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیسے نہ روؤں؟ بوریے کے نشانات جسم اطہر پر پڑے ہیں اور گھر کی کل کائنات یہ ہے جو میں دیکھ رہا ہوں، یا رسول اللہ! کافر تو عیش کریں اور آپ اللہ کے رسول ہو کر تکلیف اٹھائیں، آپ ﷺ نے فرمایا: عمر تم اب تک سمجھے نہیں کہ آخرت کا گھر دنیا کے گھر سے بہتر ہے اور وہ ہمیشہ کی جگہ ہے، آپ ﷺ کی غذا نہایت معمولی ہوتی تھی، جَو کی روٹی وہ بھی نمک یا سرکہ سے یا جو چیز مل گئی اس سے نوش فرماتے تھے، کبھی ایک پیالہ دودھ ہی استعمال فرماتے، کبھی صرف ایک دو کھجوریں نوش فرما کر پورا دن گزار لیتے، یہ تھی ہمارے سرکارِ دوجہاں ﷺ کی زندگی جس پر لاکھوں زندگیاں قربان۔

(۶) درس حدیث

والدین کے انتقال کے بعد ان سے حسن سلوک کی صورتیں

آج بنی سلمہ کے ایک صاحب جن کی والدہ اور والد دونوں کا انتقال ہو چکا تھا، دربارِ نبوت میں حاضر ہوئے اور رحمت عالم ﷺ سے ایک سوال پوچھا۔

اللہ کے رسول ﷺ! کیا میرے لیے اپنے والدین کے انتقال کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت ممکن ہے؟ آپ نے جواباً ارشاد فرمایا:۔ جی ہاں، ان کے لیے دعائیں کرنا، ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرنا، ان کی وصیت کو پورا کرنا، ان کے رشتہ داروں سے صلہ رحمی کا معاملہ کرنا اور ان کے دوستوں کا اکرام کرنا۔

آپ ﷺ نے مزید ارشاد فرمایا:۔ ''وہ آدمی ذلیل ہو'' تین دفعہ یہی جملہ دہرایا، مجلس میں موجود صحابہ کرام نے پوچھا:۔ کون ہے وہ اے اللہ کے رسول؟ آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت میں نہیں گیا۔ (ابوداؤد، مسلم)

(۷) حفظ حدیث

اِنَّ مِنْ خِیَارِکُمْ اَحْسَنَکُمْ اَخْلَاقًا:

ترجمہ: تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں (بخاری)

(۸) عملی سنت

عصر سے پہلے چار رکعت نماز کی فضیلت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو عصر سے پہلے چار رکعت (سنت) نماز پڑھے۔

(ترمذی)

(۹) غلط فہمیوں کا ازالہ

طلاق مشروع کرنے کی حکمت

شادی کی اصل یہ ہے کہ میاں بیوی کے درمیان ازدواجی زندگی جاری وساری رہے، اللہ تبارک وتعالیٰ نے شادی کے جاری رہنے اور اس کے باقی رہنے کی ضمانت کے لیے اس کے بہت سے احکام اور آداب مشروع کیے ہیں، البتہ میاں بیوی یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف سے ان آداب اور احکام کی رعایت نہیں رکھی جاتی ہے مثلاً شوہر بہترین انتخاب پر توجہ نہ دے یا میاں بیوی یا ان دونوں میں سے کوئی ان معاشرتی آداب کی پابندی نہ کرے جو دینِ حنیف اسلام نے ان دونوں کے حق میں مقرر کیے ہیں، جس کے نتیجہ میں ان دونوں کے درمیان نفرت پیدا ہو جاتی ہے پھر اس نفرت میں اضافہ ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ اصلاح کی کوئی صورت اور گنجائش باقی نہیں بچتی ہے اور میاں بیوی کے درمیان مفاہمت اور ساتھ میں رہنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہتا ہے، اسی وجہ سے ان حالات کے لیے احتیاطی تدبیر اختیار کرنا ضروری تھا، جس کو ان جیسی حالتوں اور صورتوں میں روبعمل لایا جائے، تاکہ شادی کا بندھن ایسے انداز میں کھول دیا جائے کہ میاں بیوی میں سے کسی کے حقوق پامال نہ ہوں، یہ اسی صورت میں کیا جاتا ہے جب معاشرت اور ساتھ میں رہنے کے تمام اسباب ختم ہو جاتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: "وَإِن يَتَفَرَّقَا يُغْنِ اللَّهُ كُلًّا مِّن سَعَتِهِ وَكَانَ اللَّهُ وَاسِعًا عَلِيمًا" یعنی اگر وہ دونوں جدا ہو جائیں گے تو اللہ ان دونوں کو اپنی وسعت سے بے نیاز کر دے گا اور اللہ بڑی وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ (نساء)

ستائیسواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ اللیل (۲)

اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى :	یقیناً راستہ بتادینا ہمارے ہی ذمہ ہے
وَاِنَّ لَنَا لَلْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰى :	اور یقیناً آخرت اور دنیا کے مالک ہم ہی ہیں
فَاَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى :	بس میں نے تمھیں اس آگ سے خبردار کر دیا جو بھڑک رہی ہے
لَا يَصْلٰهَا اِلَّا الْاَشْقَى :	اس میں وہ بدبخت ترین انسان ہی گرے گا
الَّذِىْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى :	جس نے جھٹلایا اور منہ موڑا
وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى:	اور وہ پورا پرہیزگار اس سے محفوظ رہے گا
الَّذِىْ يُؤْتِىْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى :	جو اپنا مال پاک ہوجانے کے لیے دیتا ہے
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى :	اور اس پر کسی کا احسان نہیں جس کا بدلہ (اس کو) دینا ہو
اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى :	سوائے اپنے رب اعلیٰ کی رضامندی کے
وَلَسَوْفَ يَرْضٰى:	اور وہ جلد ہی خوش ہوجائے گا

(۲) عقائد

قیامت پر ایمان

عقیدۂ آخرت کے وسیع تصور میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان اس بات پر یقین کرے کہ اس دوسری وہمیشہ کی زندگی سے پہلے اس دنیا کے پورے نظام کو اللہ کے حکم سے ختم ہونا ہے جس کو قیامت کہتے ہیں، مسلمان کے ایمان کا یہ بنیادی جز ہے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ سوائے اللہ کی تنہا ذات کے جو ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہنے والی ہے ہر چیز اور ہر مخلوق کو زوال ہے اور یہ کہ یہ دنیا عارضی ہے جو انسانوں کے لیے بنائی گئی ہے اور انسان اللہ کی عبادت کے لیے پیدا کیا گیا ہے، اس دنیا

میں اس کو اس لیے بھیجا گیا ہے کہ اس کو آزمائے کہ ان میں کون اللہ کی نعمتوں پر شکر ادا کرتے ہوئے مرتے دم تک راہِ راست پر قائم رہ کر زندگی گزارتا ہے اور کون شیطان اور اپنے نفس کے بہکاوے میں آ کر غلط راہ پر چلتے ہوئے برے انجام کا سزاوار ہوتا ہے، اللہ کی معرفت اور پہچان کے لیے خود انسان کی عقل اور اللہ کی نشانیوں میں اس کا غور وفکر کافی تھا لیکن اس نے مزید احسان فرمایا اور ان کی رہنمائی کے لیے ہر زمانہ میں اپنے رسول وپیغمبر بھیجے، جس دن خود انسانوں پر بھی یہ بات واضح ہوجائے گی کہ اب مزید کسی انسان کے ہدایت قبول کرنے کے امکانات نہیں ہیں اس دن اس دنیا کے نظام کو ختم کرنے کا اللہ کی طرف سے فیصلہ ہوگا یعنی جس طرح انسان کے انفرادی مرنے کا نام موت ہے، اسی طرح اس دنیا کے مقررہ مدت کے ختم ہونے اور اس کے نظام کے درہم برہم ہونے کا نام قیامت ہے، مشرکین عرب اس قیامت کی تفصیلات سن کر اس پر یقین نہیں کرتے تھے بلکہ اس کا مذاق اڑاتے تھے اور بار بار یہ پوچھتے تھے کہ اے محمد! آپ کی بتائی ہوئی یہ قیامت آخر کب آئے گی؟ اللہ قرآن میں اس کا صرف اتنا جواب دیتا ہے کہ آپ ان سے کہہ دیجئے کہ بہت جلد آنے والی ہے۔

(۳) دعائیں

ہر طرح کی بیماری سے بچاؤ کا کارگر نسخہ

رحمت عالم ﷺ کے جانثار رفقاء بھی عام انسانوں کی طرح بشر تھے، ان کو بھی پریشانیاں لاحق ہوتیں اور آزمائشوں اور بیماریوں سے بھی گزرنا پڑتا اور وہ وقتاً فوقتاً سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر اس کا علاج وحل بھی دریافت کرتے، خود آپ ﷺ کو بھی ایک بشر ہونے کی حیثیت سے بشری ضروریات کا اندازہ تھا، ان کے ان ہی روزمرہ کے مسائل کو سامنے رکھتے ہوئے رحمت عالم ﷺ نے آج ایک کارگر نسخہ ان کو بتایا جس پر عمل سے ان کے لیے ہر طرح کی مصیبت وآزمائش سے بچاؤ کا خداوند کریم کی طرف سے وعدہ تھا۔

ارشاد فرمایا:۔ تم جب کسی کو بیماری، تکلیف یا آزمائش میں مبتلا دیکھو تو ان کلمات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرو:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَفَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا

''سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے مجھے اس حال سے بچایا جس میں تم کو مبتلا کیا اور مجھے اپنی بہت ساری مخلوق پر فضیلت دی''

ان موثر کلمات شکر کی تاثیر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔ ان کلمات کو پڑھنے کی برکت سے تمھیں زندگی بھر چاہے کچھ بھی ہو جائے اس مصیبت یا بیماری سے محفوظ رہو گے۔(ترمذی)

(۴)فقہ

جنازے کے احکام

سکرات: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس کا آخری کلمہ لا الہ الا اللہ ہوگا وہ جنت میں داخل ہوگا''۔

جس شخص پر موت کی نشانیاں ظاہر ہو چکی ہوں اس کو داہنے پہلو لٹا کر قبلہ رو کرنا اور اس کو کلمہ طیبہ کی تلقین کرنا سنت ہے اور اس کے انتقال پر دوسروں کو موت کی خبر دینا اور تجہیز و تکفین میں جلدی کرنا مستحب ہے۔

مسلمان میت کے سلسلہ میں چار کام فرض کفایہ ہیں :ا۔غسل دینا ۲۔کفن پہنانا ۳۔ جنازہ کی نماز پڑھنا ۴۔دفن کرنا، فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر ایک دو آدمی بھی کرلیں تو سب کی طرف سے ادا ہو جائے گا، ورنہ سب گنہ گار ہوں گے۔

(۱)غسل: غسل کا مختصر طریقہ یہ ہے کہ پہلے میت کو وضو کرائیں، نیم گرم پانی پورے بدن پر ڈال دیں، پھر سادہ پانی سے اور اخیر میں کچھ کافور ملایا ہوا پانی پورے بدن پر ڈال دیں۔

(۲)کفن: مرد کے لیے کفن میں تین کپڑے سنت ہیں، چادر، ازار، کرتا، عورتوں کے لیے مزید سینہ بند اور اوڑھنی جملہ پانچ کپڑے سنت ہیں۔

(۵)سیرت

۱۲۔مہمان نوازی

فقر و فاقہ کے باوجود بھی آپ ﷺ کے یہاں اکثر مہمان آتے تھے اور جو کچھ گھر میں موجود ہوتا تھا وہ ان کو کھلا دیتے تھے، پھر مسلمان، مشرک اور کافر سب ہی آپ ﷺ کے مہمان ہوتے تھے اور آپ ﷺ سب کی خاطر تواضع کرتے تھے، ان کی خدمت کرتے تھے، ان کو ہر طرح کا آرام پہنچاتے تھے، کبھی ایسا ہوتا تھا کہ گھر میں کوئی چیز کھانے کی

ہوتی اور کوئی مہمان آ جاتا تو آپ ﷺ سب اس کو کھلا دیتے اور آپ ﷺ کے گھر میں کچھ کھانے کو نہ ہوتا تو آپ ﷺ اس کو کسی صحابیؓ کا مہمان بنا دیتے تھے۔

(۶) درس حدیث

تین ایسے عمل جن سے گناہ مٹتے ہیں

میدانِ حشر میں اہل ایمان کے لیے رحمت عالم ﷺ کے دست مبارک سے ملنے والے جامِ کوثر کے متعلق جب خوش خبری آپ کے رفقاء کے کانوں میں پڑی تو ایک دن دربارِ نبوت میں موجود بعض صحابہ کرامؓ نے عرض کیا:۔ اے اللہ کے رسول ﷺ ! ہمیں آپ حوض کوثر پر کیسے پہچانیں گے؟

آپ ﷺ نے فرمایا:۔ وضو اچھی طرح کرنے والے کے اعضاء چہرے اور ہاتھ پیر قیامت کے دن چمکیں گے اور اسی سے میں اپنی امت کو پہچانوں گا اور یہ صرف اسی امت کی امتیازی شان ہوگی۔

ایک دن اپنے جانثاروں کو مخاطب کرتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا:۔ میں تمھیں تین ایسے عمل بتاتا ہوں جن سے گناہ مٹتے ہیں اور نیکیاں بڑھتی ہیں، اول اچھی طرح وضو کرنا تکلیف اور بیماری میں بھی، دوم مسجد تک جانے میں زیادہ قدم کا ہونا یعنی مسجد میں پیدل جانا، سوم ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا۔ (مسلم)

(۷) حفظ حدیث

لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ لَایَاْمَنُ جَارُہٗ بَوَائِقَہٗ :

ترجمہ: وہ شخص جنت میں نہیں جائے گا جس کے شر سے پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (مسلم)

(۸) عملی سنت

مریض کی عیادت

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا: جو مسلمان کسی مسلمان کی صبح کو عیادت کرتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، اور جو شام کو عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر

ہزار فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں اور اسے جنت میں ایک باغ مل جاتا ہے۔(ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بیمار کی عیادت کے لیے یا اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لیے جاتا ہے تو ایک فرشتہ پکار کر کہتا ہے اتم برکت والے ہو، تمھارا چلنا بابرکت ہے اور تم نے جنت میں ٹھکانہ بنالیا۔(ترمذی)

(۹) غلط فہمیوں کا ازالہ

اسلام میں طلاق دینے کا حق صرف مرد کو کیوں؟

اسلام میں طلاق دینے کا حق صرف مرد کو ہے، اس کی کئی حکمتیں ہیں، منجملہ ان کے یہ کہ مرد عورت کے مقابلے میں فطرتاً زیادہ حقیقت پسند، ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کر کے اقدام کرنے والا، طبعاً تدبر اور حلم کا ثبوت دینے والا اور قوت فیصلہ بھی نسبتاً زیادہ رکھنے والا ہے، اس کے برخلاف ہر شخص اس بات سے واقف ہے کہ عورت فطری طور پر ذکی الحس اور جذباتی رہتی ہے، وہ معمولی معمولی باتوں سے جلد متاثر اور مشتعل ہو جاتی ہے، طبیعت کے خلاف ذرا سی ناگواری کو برداشت نہیں کر سکتی ہے، اس صورت میں وہ یک دم طیش میں آ کر آخری قدم اٹھا لینے کا مزاج رکھتی ہے، ان ہی وجوہ کی بنا پر اس کو طلاق کا اختیار نہیں دیا گیا، ورنہ شادی کا رشتہ کھلواڑ بن جاتا، جس کی مثال ہمیں مغربی اور یورپی ملکوں میں ملتی ہے کہ وہاں عورت کو طلاق دینے کی محدود آزادی دی گئی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ساٹھ فیصد سے زائد شادیاں طلاق اور جدائی کے نظر ہو جاتی ہیں۔

البتہ اسلام میں عورت کو خلع کا حق دیا گیا ہے، خلع کی صورت یہ ہے کہ عورت خود تو مرد کو طلاق نہیں دے سکتی، البتہ شرعی عدالت میں شوہر سے اس شرط پر طلاق دلوانے کا مطالبہ کر سکتی ہے کہ وہ شوہر کو اپنی طرف سے کچھ مال دے گی، عدالت میں عورت کی طرف سے خلع کی مرافعت کی صورت میں قاضی شوہر سے طلاق دینے کا مطالبہ کرے گا، بعض صورتوں میں قاضی نکاح فسخ بھی کر سکتا ہے۔

اٹھائیسواں دن

(ا) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الشمس

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ:	اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
وَالشَّمۡسِ وَضُحٰهَا:	قسم ہے سورج کی اور اس کی چمک کی
وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا:	اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے پیچھے آتا ہے
وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا:	اور دن کی جب وہ اس کو روشن کر دیتا ہے
وَالَّيۡلِ اِذَا يَغۡشٰهَا:	اور رات کی جب وہ اس پر چھا جاتی ہے
وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا:	اور آسمان کی اور جیسا اس نے اس کو بنایا
وَالۡاَرۡضِ وَمَا طَحٰهَا:	اور زمین کی اور جیسا اس نے اس کو پھیلایا
وَنَفۡسٍ وَّمَا سَوّٰاهَا:	اور نفس کی اور جیسا اس نے اس کو ٹھیک کیا
فَاَلۡهَمَهَا فُجُوۡرَهَا وَتَقۡوٰهَا:	بس اس کو اس کے گناہ اور اس کا تقویٰ بتا دیا
قَدۡ اَفۡلَحَ مَنۡ زَكّٰهَا:	وہ کامیاب ہو گیا جس نے اس کو سنوار لیا
وَقَدۡ خَابَ مَنۡ دَسّٰهَا:	اور وہ ناکام ہوا جس نے اسے خاک میں ملا دیا

كَذَّبَتۡ ثَمُوۡدُ بِطَغۡوٰهَآ، اِذِ انۡۢبَعَثَ اَشۡقٰهَا: ثمود نے اپنی سرکشی سے جھٹلایا، جب ان کا بد بخت ترین شخص اٹھا

فَقَالَ لَهُمۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ:	تو اللہ کے رسول نے ان سے کہا
نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقۡيٰهَا:	خبردار! اللہ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری (کا خیال رکھنا)
فَكَذَّبُوۡهُ فَعَقَرُوۡهَا:	تو انھوں نے ان کو جھٹلا دیا پھر انھوں نے اس کو مار ڈالا

فَدَمۡدَمَ عَلَيۡهِمۡ رَبُّهُمۡ بِذَنۡۢبِهِمۡ فَسَوّٰهَا:

بس ان کے گناہ کی پاداش میں ان کے رب نے (عذاب) ان پر انڈیل دیا تو ان کو برابر کر کے رکھ دیا

وَلَا يَخَافُ عُقۡبٰهَا:	اور اس کو اس کے انجام کی کیا پرواہ

(۲) عقائد

قیامت کیا ہے؟

یہ قیامت کب آئے گی کسی کو پتہ نہیں سوائے اللہ کے، البتہ اس کا آنا یقینی ہے، قرآن میں اللہ نے بار باراس کاذکر کیا ہے کہ اے انسانو! قیامت بہت قریب ہے البتہ اس کے نشانات وعلامات بتادی گئی ہیں جس کی تفصیلات حضرت محمد ﷺ کی احادیث میں موجود ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ یہ جمعہ کا دن ہوگا، اس زمانہ میں جب اس کا وقوع قریب ہوگا سال مہینوں کی طرح اور مہینے ہفتوں کی طرح تیزی سے گزریں گے، حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے اور پوری دنیامیں اسلام غالب آئے گا وغیرہ وغیرہ، قیامت کا یہ وقوع اچانک اور پلک جھپکتے میں ہوگا، اس کا طریقہ یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اپنے ایک مقرب فرشتے کو جن کا نام اسرافیل ہے صور پھونکنے کا حکم دیں گے، وہ صور پھونکیں گے جس کی گھبراہٹ اور دہشت سے ہی پوری دنیا یک لخت ختم ہوجائے گی، بشمول حیوانات وجنات تمام انسان مرجائیں گے، سب بکھرے تنکوں کی طرح بے ہوش ہوجائیں گے، سورج وچاند کا پورا نظام درہم برہم ہوجائے گا، سب آپس میں ٹکرا جائیں گے اور ٹوٹ ٹوٹ کر گریں گے، اس دن سورج معمول کے خلاف مشرق کے بجائے مغرب سے نکلے گا، آسمان پھٹ جائے گا، زمین میں زلزلہ آجائے گا اور وہ ہموار چٹیل میدان ہوجائے گی، اس پر کوئی ٹیلہ تک دور دور تک نہیں ہوگا، زمین اپنے اندر کے مردوں اور خزانوں کو باہر پھینک دے گی، پہاڑ روئی کی طرح ہواؤں میں ریزہ ریزہ ہوکر اڑیں گے اور سمندر کا پانی ابل پڑے گا۔

(۳) دعائیں

سواری پر سوار ہونے کی دعا: بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَاکُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ.

ترجمہ:۔ شروع اللہ کے نام سے، میں نے اللہ ہی پر بھروسہ کیا، تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک تنہا اللہ ہے، وہ ذات پاک ہے جس نے ہمارے لیے اس سواری کو مسخر کیا اور ہم اس کو قابو میں کرنے والے نہیں تھے اور ہم سب اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

(۴) فقہ

(۳) نمازِ جنازہ:

نمازِ جنازہ میں دو چیزیں فرض ہیں: (۱) قیام یعنی کھڑے ہو کر نمازِ جنازہ پڑھنا (۲) چار مرتبہ الله اکبر کہنا

نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر امام اس کے سینہ کے سامنے کھڑا ہو اور نمازِ جنازہ کی نیت کرتے ہوئے تکبیرِ تحریمہ کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں پھر ثناء پڑھیں، دوسری تکبیر کے بعد درودِ ابراہیمی جو قعدۂ اخیرہ میں پڑھا جاتا ہے پڑھیں، پھر تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کریں، کم از کم اللھم اغفرله وارحمه پڑھیں، چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر لے۔

(۴) دفن: دفن کرنے کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ جب میت کی نماز پڑھ لی جائے تو فوراً اس کو دفن کے لیے قبر پر لے جایا جائے، میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اتارے، اس کا طریقہ یہ ہے کہ جنازہ قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے اور اتارنے والے قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر میت کو اٹھا کر قبر میں رکھ دیں۔

(۵) سیرت

۱۳۔ صبر و توکل

صبر و توکل میں آپ ﷺ بے مثال تھے، ہر معاملہ میں اللہ پر بھروسہ رکھتے تھے، سخت سے سخت خوف اور خطرے کے وقت بھی آپ ﷺ کی نظر اپنے خدا ہی پر رہتی، غارِ ثور میں جب کفار بالکل سر پر پہنچ گئے اور حضرت ابوبکرؓ بہت گھبرائے تو آپ ﷺ نے نہایت اطمینان سے فرمایا کہ گھبراؤ نہیں! اللہ ہمارے ساتھ ہے، اللہ کی رضا پر راضی اور خوش رہنے کا یہ حال تھا کہ کئی کئی دن تک کھانے کو نہ ہوتا تھا، پیٹ مبارک پر پتھر باندھتے تھے، دو دو مہینے آپ ﷺ کے گھر میں چولہا نہیں جلتا تھا، صرف کھجوروں پر ہی دن گزار لیتے تھے کبھی روزہ رکھ لیتے تھے اور اس پر خود بھی صبر کرتے تھے اور دوسروں کو بھی صبر کی ہدایت فرماتے تھے۔

(۶) درس حدیث

شہد میں شفا ہے

رحمت عالم ﷺ کے صحابہ کرام کی ایک بڑی تعداد ان لوگوں پر مشتمل تھی جو نجی معاملات میں بھی آپ ﷺ ہی سے رجوع کرتے، حتیٰ کہ اپنے جسمانی و بدنی اور صحت و بیماری کے متعلق امور میں بھی آپ ﷺ ہی سے مشورہ کرتے اور آپ ﷺ خود بھی ان کی توقعات کے مطابق ہی ان کے مسائل کا حل ارشاد فرما کر ان کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے۔

دربارِ نبوت میں آج ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا:۔ میرے بھائی کو دست ہو گیا ہے، آپ ﷺ نے اس سے فرمایا:۔ تم اس کو شہد پلاؤ۔

دوبارہ یہ شخص حاضر خدمت ہوا اور کہنے لگا:۔ شہد سے اس کے دست اور بڑھ گئے، آپ ﷺ نے فرمایا:۔ شہد ہی اس کو پلاؤ۔

تیسری دفعہ پھر یہ شخص آیا اور بتایا کہ اس سے دست میں افاقہ نہیں بلکہ اضافہ ہی ہو رہا ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے کہ شہد میں شفا ہے، تمھارے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہو سکتا ہے، اللہ کا قول جھوٹا نہیں ہو سکتا، اس نے دوبارہ جا کر اپنے اس بیمار بھائی کو پھر شہد پلایا اور پھر واپس آ کر بتایا کہ اب میرا بھائی شفایاب ہو گیا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تین چیزوں میں شفا ہے، ایک پچھنا لگوانے میں، دوسرے شہد پینے میں، تیسرے آگ سے داغنے میں، البتہ میں اپنی امت کو آگ سے داغنے سے منع کرتا ہوں۔ (بخاری)

(۷) حفظ حدیث

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَا ذَنْبَ لَهُ

ترجمہ: گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ (ابن ماجہ)

(۸) عملی سنت

ایک مرتبہ حضرت شدادؓ سے آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمھیں سید الاستغفار نہ بتاؤں جن کو کوئی صبح وشام پڑھے اوراس سے پہلے انتقال ہو جائے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے وہ یہ ہے:

اَللّٰھُمّ أَنتَ رَبِّی لَااِلٰہَ اِلَّاأَنْتَ خَلَقْتَنِی وَأَنَاعَبْدُکَ وَأَنَاعَلیٰ عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَااسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَاصَنَعْتُ، وَأَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَأَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِیْ، فَاغْفِرْلِی ذُنُوْبِی، اِنَّہٗ لَایَغْفِرُالذُّنُوْبَ اِلَّاأَنْتَ. (ترمذی)

(۹) غلط فہمیوں کا ازالہ

تعدِ ازدواج کی حکمتیں

اسلام نے ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دی ہے، اس کو فرض قرار نہیں دیا ہے، اوراس اجازت کو بہت سی شرطوں کے ساتھ مشروط کیا ہے، مثلاً اپنی بیویوں کے درمیان عدل وانصاف کرنا ضروری ہے، اگر اس کو عدل ومساوات کا یقین نہ ہو تو اس کے لیے دوسری شادی کرنے کی اجازت نہیں ہے، ایک سے زیادہ شادی کرنا بعض موقعوں پر ضروری ہو جاتا ہے، ورنہ معاشرہ تباہی کے دہانے پر پہنچ جاتا ہے، بعض مواقع ایسے آتے ہیں کہ عورتوں کی تعداد میں خاصا اضافہ ہو جاتا ہے، مثلاً جنگ وجدال کا موقع ہو اور اس میں مرد قتل ہو جائیں تو عورتیں بیوہ ہو جاتی ہیں، جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ عورتوں کی تعداد بڑھ جاتی ہے، اس صورت میں مرد کو ایک سے زیادہ شادی کی اجازت نہ دی جائے تو عورت اپنی خواہش کو غلط طریقے پر پورا کرنے پر مجبور ہو جائے گی اور معاشرہ کے بگڑنے میں دیر نہیں لگے گی، اسی وجہ سے مردوں سے عورتوں کا تناسب بڑھ جانے کی صورت کا مناسب حل اسی میں ہے۔

یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جن مذاہب یا قوموں میں اس کی اجازت نہیں ہے وہ زندگی کے اس شعبہ میں پریشان ہیں، کیوں کہ وہ جنسی ضرورت کو گھر کے بجائے باہر پورا کرتے ہیں، اور چھپ چھپ کر، یہ شخص بہتر ہے یا وہ مسلمان جو کسی خوف اور ڈر کے بغیر دوسری شادی کر کے اپنی جنسی خواہش کو پورا کرتا ہے، مغربی مفکرین نے اسی انداز میں تعدِ ازدواج کا موازنہ کر کے اس اسلامی قانون کی تعریف کی ہے۔

انتیسواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ البلد (۱)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ:	اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ:	میں اس شہر کی قسم کھاتا ہوں
وَاَنْتَ حِلٌّ م بِھٰذَا الْبَلَدِ :	جب کہ آپ اسی شہر میں مقیم ہیں
وَوَالِدٍ وَّمَاوَلَدَ:	اور قسم ہے والد کی اور اس کی اولاد کی
لَقَدْخَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ:	یقیناً انسان کو ہم نے مشقت میں ڈال کر پیدا کیا ہے
اَیَحْسَبُ اَنْ لَّنْ یَّقْدِرَعَلَیْہِ اَحَدٌ :	کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کا زور نہ چلے گا
یَقُوْلُ اَھْلَکْتُ مَالًالُّبَدًا :	کہتا ہے کہ میں نے تو ڈھیروں مال اڑا دیا
اَیَحْسَبُ اَنْ لَّمْ یَرَہٗٓ اَحَدٌ:	کیا اس کا خیال یہ ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا ہی نہیں

(۲) عقائد

حشر کا میدان اور حساب کتاب کا دن

قیامت کے آنے سے جب پوری دنیا ختم ہو جائے گی تو دوبارہ پھر ایک دفعہ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتے حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم دیں گے، وہ پھر ایک بار صور پھونکیں گے جس کے نتیجہ میں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والے تمام انسان و جنات اپنی اپنی قبروں سے نکل کر اللہ کے پاس ایک بہت بڑے میدان میں جمع ہوں گے جس کو محشر کا میدان کہا جاتا ہے، جو لوگ جلا دیے گئے تھے یا جن کے جسموں کو جانوروں یا مچھلیوں نے کھالیا تھا یا جن کی راکھ سمندر میں بہادی گئی تھی یا ہوا میں اڑادی گئی تھی ان کی روحوں کو بھی جسم عطا

کر کے ان کے ساتھ ہی جمع کر دیا جائے گا، کافر و مشرک کو اندھا بہرا اور گونگا بنا کر چہروں کے بل میدانِ حشر میں لایا جائے گا، وہ اللہ سے پوچھیں گے کہ اے رب! ہم تو دنیا میں ایسے نہیں تھے، ارشادِ خداوندی ہوگا: تم نے ان آنکھوں کا صحیح استعمال نہیں کیا اور اس کو ان چیزوں کو دیکھنے سے روکا جس سے تم مجھے پہچان سکتے تھے، اس لیے بطورِ سزا آج تمھاری بینائی و روشنی چھین لی گئی ہے، یہی حال تمھاری زبان و کان کا ہے۔

(۳) دعائیں

حشر کے دن حساب کی آسانی کی دعا

صدیقہ عائشہ نے کئی بار رحمت عالم ﷺ کو دیکھا کہ وہ نمازوں میں اکثر یوں دعا کرتے ہیں:

اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِی حِسَاباً یَسِیْراً (اے اللہ! میرا حساب آسان فرما)۔

ایک دن موقع پا کر آپ ﷺ سے اس کے متعلق انھوں نے پوچھ ہی لیا، عرض کیا: اے اللہ کے نبی! آسان حساب کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا کہ حساب کے موقع پر اللہ تعالیٰ بندہ کے اعمال پر صرف نظر ڈال کر اس کی معافی کا فیصلہ فرما دیں یعنی درگزر کر دیں تو یہ حساب کی آسانی ہے، عائشہ! اگر اس دن کسی کا حساب لیا جائے تو سمجھ لو وہ ہلاک ہو گیا۔ (مسلم)

(۴) فقہ

روزہ کا بیان

رمضان کے روزے فرض ہونے کے شرائط

رمضان المبارک کے روزے فرض ہونے کے لیے مندرجہ ذیل شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے:

(۱) بالغ ہو، بچہ پر روزہ فرض نہیں ہے (۲) مسلمان ہو، کافر پر فرض نہیں ہے (۳) عقل مند ہو، پاگل پر فرض نہیں ہے۔

مندرجہ ذیل لوگوں پر روزوں کی ادائیگی فرض ہے:

(۱) مقیم ہو، مسافر پر فرض نہیں ہے (۲) صحت مند ہو، بیمار پر فرض نہیں ہے لیکن مسافر اور مریض روزہ رکھ لے تو صحیح ہے

(۴) عورت جب حیض ونفاس سے پاک ہو، حیض اور نفاس والی عورت پر روزہ فرض نہیں ہے بلکہ ان کو روزے رکھنا جائز ہی نہیں ہے، البتہ مریض صحت مند ہونے کے بعد، مسافر مقیم ہونے کے بعد اور حیض ونفاس والی عورت پاک ہونے کے بعد فرض روزوں کی قضا کریں گے۔

(۵) سیرت

۱۴۔ عبادت وبندگی

آپ ﷺ تمام گناہوں سے پاک وصاف، اللہ کے محبوب اور برگزیدہ بندے تھے لیکن اس پر بھی عبادت کا یہ حال تھا کہ تہجد کی نماز میں جو کھڑے ہوتے تھے تو قدم مبارک سوجھ جاتا تھا، کئی کئی دن نفلی روزے رکھتے تھے، رمضان المبارک میں عام دنوں سے زیادہ عبادت کرتے تھے اور آخری دس دنوں میں تو کمر کس کر تیار ہوجاتے تھے اور گھر والوں کو بھی تیار کرتے تھے۔

رمضان المبارک میں مسجد میں اعتکاف ضرور فرماتے، زبانِ مبارک ہر وقت ذکر سے تر رہتی تھی، مرض الموت میں بھی آخری دم تک دل میں حق تعالیٰ کی یاد اور زبانِ مبارک پر ذکر جاری تھا، اس کے علاوہ تمام نیک کاموں میں سب سے آگے رہتے، بیماروں کی عیادت خود فرماتے، خواہ دوست ہو یا دشمن، مسلمان ہو یا کافر، مظلوموں کی فریاد سنتے اور انصاف کے ساتھ اس کا فیصلہ فرمادیتے، کمزوروں پر رحم فرماتے، قرض داروں کا قرض اپنے پاس سے ادا فرمادیتے تھے، جرم کی سزا دینے میں شریف اور رذیل نہ دیکھتے تھے، ایک مرتبہ ایسے ہی موقع پر فرمایا کہ اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹوں گا، پڑوسیوں کی خبر گیری فرماتے تھے، ان کے یہاں تحفے بھیجتے تھے، جو کوئی آپ ﷺ سے کام کو کہتا آپ ﷺ ضرور کردیتے تھے، بچوں سے بڑی محبت رکھتے تھے، ان کو چومتے تھے، پیار کرتے تھے، راستہ میں کوئی بچہ مل جاتا تھا تو اس کو خود ہی سلام کرتے تھے۔

(۶) درس حدیث

بیٹیاں جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ ہیں

آج ام المؤمنین صدیقہ عائشہؓ کی خدمت میں ایک خاتون اپنی دو بچیوں کو لے کر مانگتے ہوئے آئی، صدیقہ عائشہؓ کے پاس اس کو دینے کے لیے کچھ بھی نہیں تھا، صرف ایک کھجور تھی، کسی سائل کو واپس کرنا ان کی مروت کے بھی خلاف تھا، چنانچہ وہی اس کو دے دیا، اس خاتون نے اس کھجور کے دو ٹکڑے کیے اور اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا، خود نہیں کھایا اور چل پڑی، کچھ دیر کے بعد رحمت عالم ﷺ گھر تشریف لائے تو صدیقہ عائشہؓ نے اس خاتون کی تفصیلات بیان کیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:۔ جس شخص کی بیٹیاں ہوں اور وہ ان کے ساتھ حسن سلوک کرے تو قیامت کے روز یہی بیٹیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بنیں گی۔ (بخاری)

(۷) حفظ حدیث

رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا :

ترجمہ: فجر کی دو (سنت) رکعتیں دنیا اور اس میں جو کچھ ہے ان سب سے بہتر ہیں۔ (مسلم)

(۸) عملی سنت

چار کلمات کی فضیلت

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا انتہائی عابدہ، ذاکرہ اور زاہدہ ومتقیہ تھیں، ان کی زبان ہمیشہ ذکر و تلاوت سے تر رہتی، کوئی لمحہ ان کا اللہ کی یاد سے خالی نہیں رہتا، ایک دن معمول کے مطابق اللہ کے رسول فجر کی نماز پڑھ کر اپنے حجرۂ مبارکہ واپس تشریف لائے اور دیکھا کہ صبح سے قبل حضرت جویریہ کو جس حالت میں چھوڑ کر گئے تھے وہ اس وقت تک اسی حالت میں تھیں یعنی برابر ذکر ہی میں منہمک تھیں چنانچہ دریافت کیا، اے جویریہ:۔ کیا تم ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی ہو جس حالت میں تم کو میں چھوڑ گیا تھا یعنی ذکر میں مشغول ہو، انھوں نے عرض کیا جی ہاں، اس پر آپ نے فرمایا کہ میں نے اس دوران تین دفعہ چار جملے ایسے کہے جو تمھارے دن بھر کے اذکار کے برابر تھے وہ یہ ہیں

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

(۹) غلط فہمیوں کا ازالہ

عورتوں کے لیے پردہ کی ضرورت وحکمت

پردہ عورت کا زیور ہے، پردہ حیا اور عفت و پاک دامنی کا محافظ ہے، پردہ اسلامی شعار ہے، عورت پردہ کے بغیر رسوا و ذلیل ہے، پردے سے متعلق اسلامی احکامات پر غور کیا جائے تو اس کے تین بڑے مقاصد کا علم ہو جاتا ہے، یہ تین مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:

ا۔ عورتوں اور مردوں کے اخلاق کی حفاظت

جن معاشروں میں پردہ کا رواج نہیں ہے، وہاں کے حالات دن بدن بگڑتے جا رہے ہیں، مخلوط سوسائٹیوں میں جو خرابیاں دَر آ رہی ہیں، اس کا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے، وہاں کا ماحول آئے دن تنزل کا شکار ہو رہا ہے، اخلاقی بے راہ روی عام بات ہے، جس کے نتیجے میں ہر روز نئی بیماریاں وجود میں آ رہی ہیں۔

پردہ کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ مردوں اور عورتوں کے اخلاق کی حفاظت کی جائے اور ان خرابیوں کا دروازہ بند کیا جائے جو مخلوط سوسائٹیوں میں مردوں اور عورتوں کے آزادانہ میل جول سے پیدا ہوتی ہیں۔

تیسواں دن

(۱) حفظ قرآن و ترجمہ قرآن

سورۃ البلد (۲)

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ:	بھلا کیا ہم نے اس کے لیے دو آنکھیں نہیں بنائیں
وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ:	اور زبان اور دو ہونٹ (نہیں بنائے)
وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ:	اور دونوں راستے اس کو بتا دیے
فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ:	بس وہ گھاٹی سر نہ کر سکا
وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْعَقَبَةُ :	اور آپ کو معلوم ہے کہ وہ گھاٹی کیا ہے
فَكُّ رَقَبَةٍ اَوْ اِطْعٰمٌ فِيْ يَوْمٍ ذِيْ مَسْغَبَةٍ:	کسی غلام کو آزاد کرنا، یا بھوک کے دنوں میں کھانا کھلانا

يَّتِيْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ، اَوْ مِسْكِيْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ:

ایسے یتیم کو جو رشتہ دار بھی ہے، یا ایسے مسکین کو جو دھول میں اٹا ہوا ہے

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ:

پھر وہ ان لوگوں میں ہو جو ایمان لائے اور انھوں نے ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو مہربانی کی وصیت کی

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ:

یہی لوگ دائیں طرف والے ہیں

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ، عَلَيْهِمْ نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ:

اور جنھوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا وہ بائیں طرف والے ہیں، ان پر آگ ہوگی پوری طرح بند۔

(۲) عقائد

محشر کے دن کے احوال

اس دن کی گھبراہٹ کا یہ عالم ہوگا کہ دودھ پلانے والی ماں اپنے دودھ پلاتے بچہ کو بھی بھول جائے گی، دہشت سے حاملہ عورت اپنا حمل گرادے گی، مسلمان ومؤمن ہشاش وبشاش ہوں گے، کافر ومشرک کے چہرہ پر ذلت ورسوائی چھائی ہوئی ہوگی، انسانوں سے سورج ایک نیزہ قریب ہوگا اور ہر شخص اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں شرابور ہوگا، کہیں کسی کے لیے کوئی سایہ دور دور تک نہیں ہوگا، سوائے اس کے جس کو اللہ اس دن اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عنایت فرمائے، اس کے بعد ایک ایک شخص کا حساب کتاب ہوگا، پیدائش سے موت تک اس کے ایک ایک لمحہ کی حرکت تصویروں کی شکل میں اس کے سامنے لائی جائے گی، انسان اپنی غلطیوں اور گناہوں کا خود اقرار کرے گا، فرشتے بھی اس کے خلاف گواہی دیں گے اور خود اس کے ہاتھ پیر اور زمین کے وہ حصے جس پر اس نے وہ گناہ کیے تھے اس کے خلاف گواہی دیں گے، اللہ ان سب کو زبان عطا کریں گے جس سے وہ بولیں گے، اچھے اور نیک لوگوں کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے جس کو وہ خوشی خوشی دوسروں کو دکھائیں گے، دائیں ہاتھ میں اعمال دینے کا مطلب ہوگا کہ وہ شخص کامیاب ہوا اور اب اس کے لیے جنت کا داخلہ ہے، برے لوگوں کے اعمال نامے بائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے جس کا مطلب ہوگا کہ وہ شخص ناکام ہوا اور اس کو ہمیشہ کی آگ میں جلنا ہے، اس پر وہ کہے گا کہ کاش مجھے میرے اعمال نامے دیے ہی نہیں جاتے اور میرا کام ہی تمام کردیا جاتا، وہ اللہ سے التجا کرے گا کہ اے اللہ! مجھے دوبارہ دنیا میں بھیج دے تاکہ میں نیک کام کرکے واپس آؤں، میں پھر کبھی شرک وکفر کی آلودگیوں میں ملوث نہیں رہوں گا اور تجھ پر تیرے کہنے کے مطابق ایمان لاؤں گا، جواب ملے گا: ہرگز نہیں، اس کی کوئی گنجائش نہیں! یہاں آنے کے بعد واپس نہ جانے کے متعلق ہم نے دنیا ہی میں بتادیا تھا اب تم اسی جہنم میں ذلت ورسوائی کے ساتھ ہمیشہ جلتے رہو، پھر ان کو فرشتے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے، مسلمان ومؤمن کو پورے اعزاز اور اکرام کے ساتھ جنت میں داخل کیا جائے گا۔

(۳) دعائیں

سورۂ فاتحہ میں شفا ہے

آج مجلس میں کچھ لوگ حاضر ہوئے اور ایک اہم پیش آمدہ مسئلہ کے متعلق آپ ﷺ سے دریافت کیا اور اس سلسلہ میں اپنے ساتھ پیش آنے والا واقعہ بھی تفصیل سے کچھ یوں بیان کیا:

ہم کچھ ساتھی اپنے سفر کے دوران ایک عرب قبیلہ کے پاس سے گزرے، ہم نے ان سے درخواست کی کہ وہ ہماری میزبانی کریں، لیکن انھوں نے اس سے انکار کر دیا، وہاں ہمارے قیام کے دوران ان کے سردار کو ایک بچھو نے ڈنک ماری، کسی بھی علاج سے اس کو صحت یابی نہیں ہوئی، بالآخر وہ آپس میں کہنے لگے کہ ان مسافروں میں جو ہمارے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں شاید کوئی ایسا شخص موجود ہوگا جو اس کا علاج جانتا ہو، بالآخر یہ لوگ ہمارے پاس آئے اور یہ پوچھنے لگے:۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس اس کا علاج ہے؟ ہم نے کہا:۔ علاج تو ہم جانتے ہیں، لیکن چونکہ تم لوگوں نے ہماری میزبانی سے انکار کر دیا تھا اس لیے ہم علاج نہیں کریں گے، الّا یہ کہ تم وعدہ کرو کہ ہم لوگوں کو اس کا علاج کرنے پر کچھ معاوضہ دو گے، آخرکار انھوں نے علاج کے عوض ہمیں کچھ بکریاں دینے کا وعدہ کیا، اس کے بعد ہمارے قافلہ سے حضرت ابوسعید خدریؓ اس بیمار سردار کے پاس گئے اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کر دیا جس سے وہ اسی وقت شفایاب ہو گیا اور ہمیں حسب وعدہ اس کے عوض انہوں نے بکریاں بھی دیں، سب ساتھیوں نے ان کو آپس میں بانٹنے کا مشورہ دیا، لیکن حضرت ابوسعید خدریؓ کو اس سلسلہ میں تردد ہوا کہ قرآن پڑھنے پر اجرت لی جا سکتی ہے یا نہیں؟ بالآخر یہ بات طے ہوئی کہ جب تک ہم دربارِ نبوت میں حاضر ہو کر اس سلسلہ میں یہ دریافت نہ کر لیں کہ یہ ہمارے لیے حلال ہے یا حرام اس کو نہیں لیں گے؛ اب آپ ہی بتائیے اے رحمت عالم ﷺ کہ یہ بکریاں ہمارے لیے جائز ہیں یا نہیں؟ یہ سن کر رحمت عالم ﷺ ہنس پڑے اور پوچھا:۔ پہلے تم یہ بتاؤ کہ تمھیں یہ کیسے معلوم ہو گیا کہ سورۂ فاتحہ میں شفا ہے؟ اس کو کھاؤ اور میرا بھی اس میں حصہ رکھو۔ (بخاری)

(۴) فقہ

روزے کے شرائط:

(۱) روزے کی نیت کرنا، نفل اور رمضان کے روزے کی ادائیگی کی نیت کا وقت غروب کے بعد سے نصف نہار (زوال) سے تھوڑی دیر پہلے تک ہے، رمضان کے قضا روزے کی نیت کا وقت پوری رات ہے، اس میں طلوع فجر کے بعد نیت صحیح نہیں، کفارہ اور نذر کے روزے کی نیت کا وقت پوری رات ہے، طلوع فجر کے بعد نیت صحیح نہیں ہوتی ہے۔

(۲) عورت حیض اور نفاس سے پاک ہو۔ (۳) روزے دار روزہ توڑنے والی تمام چیزوں سے بچے مثلاً کھانے پینے، جماع وغیرہ سے۔

(۵) سیرت

پاکیزگی اور حسن معاشرت

پاکیزگی اور صفائی کے بارے میں صرف اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ جسم ولباس کو پاک وصاف رکھنے کے بہترین اصول آپ ﷺ نے سکھائے اور دنیا تیرہ سو برس میں تجربوں سے جو کچھ سیکھ سکی، وہ رسول پاک ﷺ کے فرمائے ہوئے اصول سے منزلوں پیچھے ہے، اہل خانہ کے ساتھ حسن سلوک اور حسن معاشرت میں آپ ﷺ کا نمونہ بہترین تھا۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: ''تم میں اچھا وہ ہے جو اہل خانہ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے، میں تم سب سے بہتر ہوں اور میرا برتاؤ بھی اہل خانہ کے ساتھ سب سے بہتر ہے''۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ سفر میں تھے، اہل خانہ بھی ساتھ تھے، ساربان اونٹ تیز چلانے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''دیکھنا یہ آبگینے ہیں''۔ عورتوں کے بارے میں اس سے زیادہ نازک اور پاکیزہ تصور کی مثال نہیں مل سکتی۔

(۶) درس حدیث

پردہ کی برکت

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت پردہ کی چیز ہے جب وہ گھر سے نکلتی ہے تو شیطان اس کے پیچھے لگ جاتا ہے، جب وہ اپنے گھر میں ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں زیادہ مقرب ہوتی ہے۔ (طبرانی)

(۷) حفظ حدیث

مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ

کپڑے کا جو حصہ ٹخنوں کے جتنا نیچے ہوگا اتنا حصہ جہنم میں ہوگا۔ (بخاری)

(۸) عملی سنت

جامع ترین دعا

ایک دن دربارِ نبوت میں آپ کے کچھ جانثار رفقاء حاضر ہوئے اور اپنی معروضات پیش کیں، ان کی نمائندگی حضرت ابوامامہؓ نے فرمائی اور ادباً یوں عرض کیا:۔

اے رحمۃ للعالمین! آپ نے خیر کی لائن سے بے شمار دعائیں کی ہیں جو ہمیں یاد نہیں رہتیں؟

یہ سن کر رحمۃ للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا:۔ کیا میں تمھیں ایسی دعا نہ بتلاؤں جو ان تمام دعاؤں کا احاطہ کرے جو میں نے کی ہیں، تم یوں کہو: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ ﷺ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ، وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

اے اللہ:۔ ہم تجھ سے وہ تمام خیر طلب کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے رسول ﷺ نے طلب کیا اور ان تمام شرور سے پناہ مانگتے ہیں جن سے تیرے رسول ﷺ نے پناہ مانگی، تجھ ہی سے مدد طلب کی جاتی ہے اور تیرا ہی کام اس کو پورا کرنا ہے، تمام طاقتوں اور قوتوں کا مرجع اللہ ہی کی ذات ہے۔ (ترمذی)

(۹) غلط فہمیوں کا ازالہ

عورتوں کے لیے پردہ کی ضرورت وحکمت (۲)

۲۔ مردوں اور عورتوں کا دائرہ عمل الگ کیا جائے، تاکہ فطرت نے جو فرائض عورت کے سپرد کیے ہیں، انھیں وہ اطمینان کے ساتھ انجام دے سکے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرد اور عورت کو الگ الگ ذمے داریاں عطا کی ہے، معاشرتی زندگی کی نصف ذمے داری مرد پر ہے تو باقی نصف عورتوں پر ہے، اگر مرد کی ذمے داریاں بھی عورت پر ڈالی جائیں تو عورت اپنی ذمے داری کو بخوبی انجام نہیں دے سکتی، جس کے نتیجے میں بچے ماں کی محبت، تربیت اور دیکھ ریکھ سے محروم رہ جاتے ہیں، جس کے برے نتائج مرتب ہوتے ہیں، اس کی دلیلیں ہمیں آج کے مغربی اور مغرب زدہ معاشروں میں واضح طور پر ملتی ہیں، جہاں عورت بھی مرد کے شانہ بشانہ اپنی گھریلو زندگی کو چھوڑ کر آفسوں میں کام کرنے لگی ہے اور اپنے سے زیادہ طاقت کی ڈیوٹی انجام دے رہی ہے، بچے ماں کے پیار سے محروم ہو ہی جاتے ہیں، اس کے ساتھ نفسیاتی مریض بھی بن جاتے ہیں، کیوں کہ جو لاڈ و پیار ایک ماں اپنے بچے کو دے سکتی ہے، کوئی دوسرا اس کو نہیں دے سکتا، ماں تو گھر سے پورا دن دور رہتی ہے اور خادمہ پیسہ لے کر اپنی ذمے داری نبھاتی ہے، جو صرف بچے کے ظاہری کام کاج انجام دیتی ہے، جس کے نتیجے میں بچے میں پیار کا خلا باقی رہتا ہے، بچہ اس پیار کو ڈھونڈتا رہتا ہے، لیکن اس کو نصیب نہیں ہوتا، جس کے نتیجے میں وہ نفسیاتی مریض بن جاتا ہے اور پریشانیاں اس کو گھیر لیتی ہیں۔

اگر عورت معاشی تگ و دو کے ساتھ اپنے بچوں پر بھی توجہ دے تو یہ عورت پر ظلم ہے، کیوں کہ وہ ماں کا کردار بھی ادا کرے، گھریلو کام کاج بھی کرے، اور ملازمت بھی اختیار کرے، مرد تو صرف ایک پہلو پر توجہ دیتا ہے کہ وہ معاش کے حصول کے لیے کوشاں رہتا ہے، لیکن گھریلو کاموں سے اس کا کوئی بھی تعلق عام طور پر نہیں رہتا، اس طرح عورت معاشرتی زندگی کا پچاس فیصدی کام گھریلو ذمے داریوں کو نبھاتے ہوئے کرتی ہے، پھر مرد کا بھی آدھا کام کرتی ہے، اس طرح وہ ۷۵ فیصدی کام انجام دیتی ہے، کیا یہ صنفِ نازک پر ظلم نہیں ہے کہ ایک چوتھائی کام مرد کرے اور تین چوتھائی کام عورت کرے؟

اسلامی معاشرے میں جہاں عورت اپنی صرف گھریلو ذمے داریاں پورا کرتی ہے، کتنی خوش وخرم رہتی ہے؟ یہ

بات گھر سے باہر کام کرنے والی عورت کے جذبات واحساسات سے واقف ہوکر ہی کیا جاسکتا ہے، گھر سے باہر عورت طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا رہتی ہے، کام کا بوجھ اس کو تھکا دیتا ہے، ہوس پرستوں کی نگاہوں سے وہ خود کو محفوظ نہیں رکھ سکتی، سکون غارت ہوجاتا ہے، بچوں کے احساسات وجذبات کو سمجھنے سے عاری ہوجاتی ہے، پورا دن تھک ہار کر لوٹنے کی وجہ سے شوہر کے ساتھ تعلقات ٹھیک نہیں رہتے، زوجیت کے حقوق صحیح طور پر ادا نہیں کرسکتی، جس کے نتیجے میں رشتۂ ازدواج کھٹائی میں پڑجاتا ہے، اسی کا نتیجہ ہے کہ ان ممالک میں طلاق کی شرح میں مسلسل اضافہ ہورہا ہے جہاں عورت بھی مرد کے شانہ بشانہ کام کرنے لگی ہے، یہ صرف خیالی صورتِ حال نہیں ہے، بلکہ حقائق پر مبنی الفاظ ہیں، مغرب اور یورپ، اسی طرح مغرب زدہ معاشروں کے سروے سے یہی باتیں سامنے آرہی ہیں اور وہاں کے مفکرین پریشان اور سرگرداں ہیں کہ اس صورتِ حال پر کیسے قابو پایا جائے؟

اکتیسواں دن

(۱) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الفجر (۱)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:	اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے
وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ:	قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی
وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ٥ وَاللَّيْلِ اِذَا يَسْرِ :	اور جفت کی اور طاق کی اور رات کی جب وہ جانے لگے
هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ:	کیا ایک عقل مند کے لیے یہ قسمیں (کافی نہیں) ہیں
اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ :	بھلا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے (قوم) عاد کے ساتھ کیا کیا
اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ:	(یعنی) اِرم بڑے بڑے ستونوں والے
الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ:	ان جیسے لوگ ملکوں میں پیدا نہیں ہوئے تھے
وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ:	اور ثمود (کے ساتھ کیا کیا) جو وادی میں بڑی بڑی چٹانیں تراشتے تھے
وَفِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ:	اور فرعون کے ساتھ جو میخوں والا تھا
الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ :	جنھوں نے ملکوں میں سرکشی مچا رکھی تھی
فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ:	تو وہاں انھوں نے زبردست بگاڑ پھیلا رکھا تھا
فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ:	بس آپ کے رب نے ان پر اپنے عذاب کا کوڑا برسایا
اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ :	یقیناً آپ کا رب گھات میں ہے

(۲)عقائد

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان

ایمان کا ایک اہم جزیہ بھی ہے کہ انسان اس بات کا اقرار کرے کہ اللہ کا علم بڑا ہی وسیع ہے، وہ ان چیزوں سے بھی واقف ہے جو ابھی وجود میں نہیں آئی ہیں اور اس کے علم میں وہ سب چیزیں بھی ہیں جو اس سے پہلے ہو چکی ہیں، اس کی اس قدرت و امتیازی صفت کی وجہ سے ہر انسان جو کچھ اچھا یا برا عمل کرنے والا ہے اللہ کے علم میں پہلے سے موجود ہے جس کو اس نے ایک رجسٹر میں پہلے سے لکھ دیا ہے، اس کو تقدیر کہتے ہیں، کوئی انسان اس تقدیر کو نہیں جانتا ہے حتی کہ خود اپنے متعلق بھی انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ وہ کیا کرنے والا ہے، کیا کھانے والا ہے اور کہاں، کب اور کس حالت میں اس کی موت ہونے والی ہے، حالانکہ یہ سب باتیں اللہ نے اس کے متعلق پہلے ہی لکھ دی ہیں، اس تقدیر کی بنیاد پر انسان اچھے کام کرنے سے پیچھا نہیں چھڑا سکتا، اس لیے کہ اس کو تو اچھے و برے دونوں کام کا اختیار دیا گیا ہے، تقدیر کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے اس اختیار کو کس طرح استعمال کرنے والا ہے پیشگی اللہ کو اس کا علم ہے، اس طرح وہ اللہ کی طرف سے اس کو دیئے گئے اس اختیار کو استعمال کرتے ہوئے خود اپنے لیے ہمیشہ کی بھلائی کا فیصلہ کر سکتا ہے یا اپنی ہمیشہ کی ہلاکت کا۔

(۳)دعائیں

کھانے میں برکت کی دعا

آج کچھ صحابہ دربار نبوت میں تشریف لائے اور رحمت عالم ﷺ سے اپنے شکم سیر نہ ہونے کی شکایت کی۔

یوں کہنے لگے:۔ اللہ کے رسول! ہم کھاتے ہیں، لیکن پیٹ نہیں بھرتا۔

یہ سن کر آپ ﷺ نے ان سے پوچھا:۔ کیا تم لوگ علاحدہ علاحدہ کھاتے ہو؟

وہ کہنے لگے:۔ جی ہاں، اس پر آپ ﷺ نے ان سے فرمایا:۔ تم ساتھ مل کر اور اللہ کا نام لے کر (بسم اللہ پڑھ کر) کھایا کرو، تمہارے کھانے میں برکت ہوگی۔ (ابوداؤد)

(۴) فقہ

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا:

(۱) بھول کر کھائے پیئے (۲) تیل لگائے (۳) سرمہ لگائے چاہے اس کا مزہ حلق میں پہنچ جائے (۴) بھول کر جماع کرے (۵) افطار کی نیت کرے لیکن افطار نہ کرے (۶) خود سے غبار، دھول دھواں یا مکھی حلق میں چلی جائے (۷) جنبی ہو جائے یعنی غسل واجب ہو جائے (۸) ندی میں اتر جائے اور پانی کان میں چلا جائے (۹) ناک میں بلغم چلا جائے اور عمداً نگل لے (۱۰) قے آئے اور خود سے منہ کے اندر چلی جائے (۱۱) عمداً قے کرے اور قے منہ بھر کر نہ ہو اور خود سے منہ کے اندر چلی جائے (۱۲) اپنے دانتوں میں لگی ہوئی چیز کھا لے اور وہ چنے کی مقدار سے کم ہو (۱۳) انجکشن لگائے انجکشن چاہے رگ میں دیا جائے یا جلد میں (۱۴) لکڑی کے ٹکڑے سے کان کھجائے جس کی وجہ سے گندگی نکلے، پھر بار بار وہی لکڑی کان میں ڈالتا رہے۔

(۵) سیرت

انسان کامل

آپ ﷺ انسانیت کا بہترین پیکر تھے، جس کی ہر ادا سچی بندگی کے سانچے میں ڈھلی ہوئی تھی، جو انسانیت کے لیے نیکی کا بہترین نمونہ بنا، جسے خدائے پاک نے جہانوں کے لیے رحمت کا لقب عطا کیا، جب تک مخالفتوں کا سامنا رہا، ان کے ہر ظلم اور ہر چیز کے طوفان میں ایک ایک آن صبر وشکر سے گزاری، کبھی کسی کے لیے بددُعا نہ فرمائی، نہ کسی کی ہمدردی اور خیر خواہی میں کمی آئی، جب ان سے مقابلے کی نوبت آئی تو استقامت کی چٹان بن گئے، جانی دشمنوں سے بھی معاملہ آپ ﷺ نے تو ہر عہد کو راست بازی سے پورا کیا، جب خدا نے غلبہ عطا کیا تو ہر دشمن کو معاف فرما دیا، یہ نادر خصوصیتیں جس طرح آپ ﷺ کی ذات مبارک میں جمع ہوئیں انسانوں کی پوری تاریخ میں آج تک کسی فرد کے اندر جمع نہیں ہوئیں۔

(۶) درس حدیث

سرکہ تو بہترین سالن ہے

جابر بن عبداللہؓ آج معمول کے مطابق اپنے گھر بیٹھے ہوئے تھے کہ وہاں سے رحمت عالم ﷺ کا گزر ہوا، ان پر جب نظر پڑی تو آپ ﷺ نے ان کو اشارہ سے اپنے ساتھ چلنے کو کہا، وہ گھر سے نکلے اور آپ ﷺ کے ساتھ چل پڑے۔

آپ ﷺ ان کو اپنے گھر لے گئے اور باہر کھڑا کیا اور پہلے خود اندر جا کر پھر انھیں اندر آنے کے لیے کہا، اس کے بعد زوجۂ مطہرہ سے دریافت کیا کہ کچھ کھانا ہے؟

جواب ملا:۔ جی ہاں!

کچھ ہی دیر میں تین روٹیاں اندر سے آئیں تو آپ ﷺ نے دو روٹیاں ان کی طرف بڑھائیں اور تیسری روٹی کے دو ٹکڑے کر کے ایک ٹکڑا اپنے سامنے رکھا اور دوسرا حصہ ان کے سامنے کر دیا، پھر اندر آواز دی:۔ کوئی سالن بھی اس کے ساتھ ہے؟

جواب ملا:۔ نہیں صرف سرکہ ہے، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا:۔ سرکہ تو بہترین سالن ہے۔

جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ اس دن کے بعد سے سرکہ میرا پسندیدہ سالن ہو گیا۔ (مسلم)

(۷) حفظ حدیث

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثَةٌ : إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ (بخاری)

ترجمہ:۔ منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب بولے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ کو پورا نہ کرے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔

(۸) عملی سنت

حسن صورت کی طرح حسن سیرت کی فکر

سیرت کی کتابوں میں مذکور ہے کہ کاشانۂ نبوت کی چھت کھجور کے پتوں کی تھی اور دیواریں کچی مٹی کی، گھر کی چوڑائی صرف سات ہاتھ اور لمبائی صرف دس ہاتھ، اندورن گھر چارپائی کے پاس ایک تھیلا تھا جس میں سرمہ دانی، عطردان، قینچی، کنگھی، تیل کی شیشی اور آئینہ وغیرہ تھا جو گاہے بگاہے استعمال کے لیے رحمت عالم ﷺ اس میں سے نکالتے اور واپس اسی میں رکھ دیتے تھے، کل ہی رمضان المبارک کی بابرکت ساعتوں کا سلسلہ ختم ہوا ہے اور آج عیدالفطر کا دن ہے، ایک طرف مسجد نبوی سے کچھ ہی دور ایک کھلی جگہ پر عیدگاہ میں جانثاروں کی جماعت نئے اور رنگ برنگے کپڑوں میں اپنے بچوں کے ساتھ امام الانبیاء ﷺ کے انتظار میں بیٹھے ہیں، دوسری طرف نئے کپڑوں میں ملبوس سیاہ عمامہ پہنے ہوئے چاند سے زیادہ حسن لیے رحمۃ للعالمین ﷺ عیدگاہ جانے کے لیے کاشانۂ نبوت میں تیار ہو رہے ہیں، گھر سے نکلنے سے پہلے آئینہ پر نظر پڑتی ہے تو احسن الخالقین کی صفت خلاّقیت اور حسن تخلیق پھر ایک بار مستحضر ہو جاتی ہے۔

اپنے وقت کا حسین ترین انسان، حسن وجمال کا عظیم پیکر، معصوم ونورانی چہرہ، آفتاب سے زیادہ حسن، سرگیں آنکھیں نرم ولطیف رخسار، دراز پلکیں، سرخ اور تبسم فرماتے لب، ان سب کے مجموعے نے ذاتِ نبوی میں حسن وجمال کا عجیب امتزاج پیدا کردیا ہے، معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا کل حسن اسی میں سمٹ آیا ہے اور اس کے اندر جمالِ قدسی کا حسین وقابلِ رشک نمونہ جمع ہو گیا ہے، کوئی اور ہوتا تو اپنے اس معصوم ونورانی اور حسن تخلیق کے آئینہ دار چہرہ کو آئینہ میں دیکھ کر اس موقع پر یہی دعا کرتا کہ اے احسن الخالقین! تیرے دیے ہوئے اس حسن وجمال کو نظر بد سے محفوظ رکھ اور اس میں مزید اضافہ فرما۔

لیکن اِنَّکَ لَعَلیٰ خُلُقٍ عَظِیْم کی صفت قرآنی کے حامل اور حسن سیرت کی تعمیر کے عظیم مشن کو لے کر اس دنیا میں آنے والے روئے زمین کے سب سے محبوب بندۂ خدا پر اس موقع پر بھی اپنے جسم وبدن کی تحسین کی برقراری کے بجائے اپنے اخلاق وکردار کی تزئین وتعمیر کی فکر دامن گیر ہوتی ہے، فوراً زبانِ مبارک سے یہ جملے گھر والوں کو سننے کو ملتے ہیں :۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِی فَحَسِّنْ خُلُقِی

اے اللہ! تو نے جس طرح میری شکل وصورت کو حسن وجمال سے نوازا ہے اسی طرح میرے اخلاق وکردار کو بھی حسن سیرت سے سنوار دے۔ (مسند احمد)

(۹) غلط فہمیوں کا ازالہ

عورتوں کے لیے پردہ کی ضرورت وحکمت (۳)

۳۔ گھر اور خاندان کے نظام کو مضبوط اور محفوظ کیا جائے، جس کی اہمیت زندگی کے دوسرے نظاموں سے کسی بھی حیثیت سے کم نہیں ہے، بلکہ کچھ زیادہ ہی ہے۔

جب عورت گھر کا نظام سنبھالتی ہے تو گھر کا ماحول صحیح رہتا ہے، اگر گھر کی ملکہ ہی گھر سے باہر کام کرنے لگے تو خاندانی نظام تتر بتر ہو جاتا ہے اور تہس نہس بن جاتا ہے، جب سے مغربی معاشرے میں عورت گھر سے نکلنے لگی ہے تو خاندانی نظام تباہ وبرباد ہو گیا ہے، خاندانی نظام نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہ گئی ہے، سروے بتاتے ہیں کہ ۸۰ فیصد سے زائد خاندان بکھر چکے ہیں اور مرد وزن بچے پیدا کرنے سے ہی کترانے لگے ہیں، تاکہ ان کے تعیشات میں کمی نہ آجائے، حکومتیں پریشان ہیں کہ اس صورتِ حال پر کیسے قابو پایا جائے، بہت سے یورپی اور مغربی ملکوں میں خاندانی نظام استوار کرنے پر انعامات کا اعلان کیا جارہا ہے اور بچوں کی پیدائش پر انعامات کا لالچ دیا جارہا ہے۔

بتیسواں دن

(ا) حفظ قرآن وترجمہ قرآن

سورۃ الفجر (۲)

فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ، فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ: بس انسان کا حال یہ ہے کہ جب اس کے رب نے اس کو آزمایا پھر اس کو عزت دی اور نعمت دی تو کہنے لگا میرے رب نے میرا اعزاز کیا

وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ، فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ : اور جب اس کو اس کے رب نے آزمائش میں ڈالا تو اس کے رزق میں تنگی کر دی، بس وہ کہنے لگا کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کیا

كَلَّا بَلْ لَّا تُكْرِمُوْنَ الْيَتِيْمَ :	ہرگز نہیں! بات یہ ہے کہ تم یتیم کی عزت نہیں کرتے
وَلَا تَحٰٓضُّوْنَ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ :	اور مسکین کو کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو آمادہ نہیں کرتے
وَتَاْكُلُوْنَ التُّرَاثَ اَكْلًا لَّمًّا :	اور وراثت کا مال سمیٹ سمیٹ کر کھاتے ہو
وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا :	اور مال سے محبت تمہاری گھٹی میں پڑی ہے
كَلَّآ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا:	ہرگز ایسا نہیں چاہیے، جب زمین پیس کر ریزہ ریزہ کر دی جائے گی
وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا :	اور آپ کا رب اور فرشتے صف بنا کر (سامنے) آجائیں گے
وَجِايْٓءَ يَوْمَئِذٍ م بِجَهَنَّمَ:	اور اس دن جہنم کو بھی لے آیا جائے گا

يَوْمَئِذٍ يَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى: اس دن انسان یاد کرے گا اور اب کہاں رہا یاد کرنے کا وقت

يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ:	وہ کہے گا کاش میں نے اپنی اِس زندگی کے لیے کچھ بھیج دیا ہوتا
فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ :	بس اس دن نہ اس جیسا عذاب کوئی دے گا
وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ :	اور نہ کوئی اس جیسی بیڑیاں کسے گا
يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ :	(دوسری طرف ایمان والے کے لیے اعلان ہوگا) اے وہ جان جو سکون پا چکی

ارْجِعِیٓ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَۃً مَّرْضِیَّۃً :اپنے رب کی طرف اس طرح لوٹ کر آ جا کہ تو اس سے راضی وہ تجھ سے راضی
فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ: بس میرے خاص بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا

(۲) عقائد

تقدیر پر ایمان لانے کا فائدہ

تقدیر پر ایمان کا فائدہ یہ ہے کہ اس دنیاوی زندگی میں کوئی تکلیف اگر اس کو لاحق ہوتی ہے تو اس پر وہ صبر کرتا ہے یہ سوچ کر کے کہ یہ اس کے مقدر میں ہے، دنیاوی اعتبار سے کوئی چیز اس کو مل نہیں پاتی تو اس پر اس کو افسوس نہیں ہوتا، جو مال، عزت یا شہرت اس کے پاس ہے اس پر وہ اِتراتا نہیں اور فخر نہیں کرتا، اس لیے کہ ان سب کے متعلق اس کا عقیدہ یہ ہے کہ اس میں اس کا کوئی کمال نہیں، اس کے متعلق تقدیر میں اللہ نے پہلے ہی یہ لکھا تھا اور یہ اسی کے مطابق ہو رہا ہے، اللہ کا ارشاد ہے کہ ہم نے ہر چیز کو جو واقع ہونے والی ہے وجود بخشنے سے پہلے ہی کتاب محفوظ میں لکھ رکھا ہے، کوئی یہ نہ کہے اور یہ نہ سمجھے کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ اللہ کے لیے یہ بہت آسان ہے۔

(۳) دعائیں

قرآن کی ایک جامع دعا:

رَبَّنَا لَاتُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِیْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا، رَبَّنَا وَلَاتَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْراً کَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا، رَبَّنَا وَ لَاتُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ، وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ.

ترجمہ :اے ہمارے رب گر ہم بھول جائیں یا ہم غلطی کریں تو ہماری گرفت نہ فرما، اے ہمارے رب ہم پر بھاری بوجھ نہ رکھ جیسا کہ تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر رکھا تھا، اے ہمارے رب ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہیں ہے اور ہمیں معاف کر دے اور ہماری مغفرت کر اور ہم پر رحم فرما، تو ہی ہمارا کارساز ہے، پس کافروں کے مقابلے میں تو ہماری مدد فرما۔

(۴) فقہ

روزہ کی قضا اور کفارہ

مندرجہ ذیل صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور قضاء کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے:

(۱) کوئی چیز یا دوا وغیرہ کھائے (۲) پانی یا کوئی مشروب پیئے (۳) جماع کرے (۴) بارش کا پانی منہ میں چلا جائے اور اس کو نگل لے (۵) گیہوں کا دانا، رائی کا دانہ یا اس طرح کی دوسری چیز منہ میں ڈال کر نگل جائے (٦) سگریٹ، بیڑی یا حقہ پیئے۔

اوپر بیان کیے گئے امور رمضان کے مہینے میں عمداً ہو جائیں تو کفارہ لازم آئے گا، کفارہ یہ ہے:

(۱) باندی کو آزاد کرنا (۲) مسلسل دو مہینے کے روزے رکھنا، جس میں عید اور تشریق کے دن نہ ہوں

(۳) عام طور پر کھائے جانے والی اوسط درجے کی غذا ساٹھ مسکینوں کو کھلانا۔

اسی ترتیب سے کفارہ واجب ہے، پہلے باندی آزاد کرے گا، اگر باندی نہ ملے تو روزے رکھے گا، اگر روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ٦٠ مسکینوں کو کھلائے گا، ہر مسکین کو دو وقت کا مکمل کھانا کھلائے گا۔

مسکینوں میں وہ لوگ شامل نہیں ہوں گے جن کا نفقہ اس پر لازم ہے مثلاً والدین، اولاد اور بیوی وغیرہ۔

اگر مسکینوں کو غلہ دینا چاہے تو ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں، اس کا آٹا یا اس کی قیمت دے، یا ایک صاع جو یا کھجور یا اس کی قیمت دے۔

(۵) سیرت

آپ ﷺ کا حلیہ مبارکہ

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو باطنی خوبیوں کے ساتھ ظاہری خوبصورتی میں بھی بے مثال بنایا تھا، آپ ﷺ کے جسم مبارک کے تمام اعضا پُر نور تھے، آپ نہایت مضبوط، بہت موزوں، بے حد حسین اور خوبصورت تھے۔

آپ ﷺ کا رنگ سرخ وسفید تھا، قد مبارک نہ بہت لمبا نہ چھوٹا، سر مبارک بہت خوبصورت، بال کالے، آنکھیں

حسین اور سرگیں، دانت مبارک بہت خوبصورت، سفید اور چمک دار تھے، جیسے موتی کی لڑیاں، بولتے وقت چہرۂ مبارک سے خوشی ظاہر ہوتی تھی، داڑھی خوب گھنی تھی خوشی کے وقت چہرۂ مبارک چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا، غرض آپ ﷺ کی سیرت وصورت دونوں نورٌ علی نور تھیں۔

حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ چاندنی رات میں حضور ﷺ کا چہرۂ مبارک چاند سے کہیں زیادہ حسین تھا۔

(۶) درس حدیث

بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہونے والے

رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: میں نے آج خواب میں دیکھا کہ پچھلی تمام امتوں کو میرے سامنے لایا گیا، میں کیا دیکھتا ہوں کہ کسی نبی کے ساتھ صرف ایک امتی ہے، کسی کے ساتھ صرف دو اور کسی کے ساتھ ایک چھوٹی سی جماعت، ایک نبی ایسے بھی ہیں جن کے ساتھ کوئی امتی نہیں، میں نے اس دوران ایک بہت بڑی جماعت دیکھی جس سے آسمان کے کنارے بھر گئے تھے، میں سمجھا کہ شاید یہ میری امت ہے، لیکن مجھے بتایا گیا کہ یہ آپ کی نہیں بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت ہے، مجھ سے کہا گیا کہ ادھر دوسری طرف دیکھیے، میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت ہے جس سے آسمان کے کنارے بھر گئے ہیں، فرشتوں نے بتایا کہ یہ آپ کی امت ہے اور اس میں ستر ہزار ایسے لوگ ہیں جو بغیر حساب کتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، اس آخری جملہ پر اپنی گفتگو ختم فرما کر آپ ﷺ واپس گھر تشریف لے گئے، حاضرین مجلس آپس میں کہنے لگے:۔ یہ کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ ہم تو نہیں ہو سکتے، اس لیے کہ ہم تو وہ لوگ ہیں جو شرک کی حالت میں پیدا ہوئے اور بعد میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے، ہو سکتا ہے یہ ہماری اولاد ہو جو پہلے دن سے ایمان پر ہیں۔

صحابہ کرام کی یہ باتیں حجرہ شریفہ میں جب آپ ﷺ کے کانوں تک پہنچیں تو آپ ﷺ نے واپس آ کر اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔ یہ ستر ہزار وہ لوگ ہوں گے جو بدفالی یعنی بدشگونی نہیں لیتے، نہ تعویذ گنڈے کرتے ہیں اور نہ علاج کے لیے اپنے بدن کے اعضاء پر داغ لگاتے ہیں، بلکہ صرف اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (بخاری)

(۷) حفظ حدیث

اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ

ترجمہ: اپنے مُردوں کی خوبیاں بیان کرو اور ان کی برائیوں کو بیان نہ کرو۔ (ابوداؤد)

(۸) عملی سنت

خادمہ کا بہترین متبادل

رحمت عالم ﷺ کی سب سے چھوٹی اور لاڈلی صاحبزادی فاطمہ کا گھر کاشانۂ نبوت اور حجرہ عائشہ صدیقہ سے متصل ہی تھا، اپنے گھر کا پورا کام وہ خود انجام دیتی تھیں، چکی پیسنا، کھانا پکانا برتن مانجھنا یہ سب کام تنہا کرتیں، گھر کی صفائی وغیرہ کے لیے کوئی خادمہ بھی نہیں تھی، مسلسل چکی پیسنے سے ہاتھوں میں جب چھالے پڑ گئے تو بالآخر ایک دن والد ماجد کے دربار میں خادمہ کی درخواست لے کر حاضر خدمت ہوئیں، انھیں پتہ چل گیا تھا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں لونڈیاں آئی ہوئی ہیں جن کو آپ ﷺ صحابہ کرام میں تقسیم کر رہے ہیں، لیکن اتفاق سے اس دن آپ گھر میں موجود نہیں تھے تو حضرت فاطمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے اپنی آمد کا مدعا بیان کر دیا اور واپس ہوئیں، جب آپ ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے حضرت فاطمہؓ کی آمد کا ذکر کیا تو آپ ﷺ اسی وقت حضرت فاطمہؓ کے گھر چل دیے۔

فاطمہؓ کے شوہر نامدار علی مرتضیٰؓ فرماتے ہیں کہ اس دن آپ ﷺ ہمارے گھر خلافِ معمول تشریف لائے، یہ رات کا وقت تھا اور ہم دونوں اپنے بستر پر لیٹنے ہی کو جا چکے تھے، آپ ﷺ کو دیکھ کر میں بستر سے اٹھنے لگا تو آپ ﷺ نے منع فرمایا اور اسی بستر پر ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گئے یہاں تک کہ آپ کے قدمِ مبارک میرے سینہ سے لگ گئے اور میں نے اس کی ٹھنڈک بھی محسوس کی، آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تم دونوں کو تمھارے گھر کی ضرورت کے لیے خادمہ سے بڑھ کر کوئی اور ترکیب نہ بتاؤں (جس سے تمھاری تھکاوٹ بھی دور ہو اور اجر بھی ملے) تم دونوں جب اپنے بستر پر جاؤ اور سونے لگو تو ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر پڑھا کرو، یہ عمل تمھارے لیے خادمہ سے بہتر ثابت ہوگا۔ (بخاری)

(۹) غلط فہمیوں کا ازالہ

یہ صورتِ حال بہتر ہے یا اسلام کا پردہ کا حکم؟

عورت حسن وجمال کا مرقع ہے، اللہ تعالیٰ نے اس میں کشش رکھی ہے، جو مردوں کی نگاہوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے، جس کے نتیجے میں انسان بہک جاتا ہے، اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے عورت کو چھپا کر پردے میں رکھنے کا حکم دیا ہے، تا کہ اُس پر غلط نگاہ پڑ کر فتنوں کا سبب نہ بن جائے۔

عورت موتی اور لعل وگوہر کے مانند قیمتی اور خوبصورت ہے، کوئی شخص اپنی قیمتی اور خوبصورت چیز لوگوں کے سامنے کسی احتیاط کے بغیر سرِ بازار نہیں لے آتا، بلکہ اس کو زیادہ سے زیادہ چھپا کر رکھنے کی کوشش کرتا ہے، یہی مثال عورت کی ہے، اسی لیے اسلام نے اس کو پردے میں رہنے کا حکم دیا ہے۔

پردہ کے فوائد

پردے کے بہت سے فائدے ہیں جن میں سے اہم مندرجہ ذیل ہیں:

پردے سے عورت اپنے اندر تحفظ کا احساس کرتی ہے۔

غیروں کی نگاہوں سے اس کی حفاظت ہوتی ہے۔

مردوں اور عورتوں کے اخلاق کا تحفظ ہوتا ہے۔

پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں ہے

یہ موضوع آج ہر جگہ موضوعِ بحث بنا ہوا ہے، مغربی ممالک اور اسلام دشمن عناصر اس مسئلہ کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑے ہیں، وہ حجاب کو ترقی کی راہ میں رکاوٹ مانتے ہیں اور ترقی کی راہوں پر گامزن ہونے کے لیے حجاب کو اتار پھینکنے کو لازمی قرار دیتے ہیں، بعض یورپی ملکوں میں تو حجاب پر پابندی بھی عائد کردی گئی ہے، کیوں کہ وہ حجاب کو دہشت گردی کو فروغ دینے کا سبب مانتے ہیں اور حجاب کی پابند عورتوں کو دہشت گرد تصور کرتے ہیں، لیکن حقیقت کیا ہے؟ کیا واقعی پردہ ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے؟ یا یہ اسلام دشمنی کی وجہ سے کیا جا رہا ہے؟

فہرست مع دستخط معلم

صفحہ	حفظ قرآن	دستخط	دعائیں	دستخط	حفظ حدیث	دستخط	عملی سنت	دستخط
6	سورہ فاتحہ		اول کلمہ طیب		انما الاعمال		باوضو سونا	
10	سورۃ الناس		دوم کلمہ		خیرکم من		غریبوں کے لیے	
15	سورۃ الفلق		سوم کلمہ		سباب المسلم		اللھم اجرنی	
19	سورۃ الاخلاص		کھانے کے بعد		بین الشرک والکفر		مسواک	
24	سورۃ اللھب		بیت الخلاء جانے کی		لاتدخل الملائکۃ		باوضو رہنے کی	
29	سورۃ النصر		بیت الخلاء سے نکلنے کی		ماعاب رسول		معوذتین	
33	سورۃ الکافرون		سوتے وقت		نعمتان مغبون		بسم اللہ الذی	
38	سورۃ الکوثر		سوکر اٹھنے کے بعد		حجبت النار		اشراق کی نماز	
42	سورۃ الماعون		گھر میں داخل ہونے		لایومن احدکم		سورہ یس	
47	سورۃ القریش		گھر سے نکلتے وقت		من عیر أخاہ		چوتھا کلمہ	
52	سورۃ الفیل		پانی پینے کے بعد		لیس الشدید		اعوذ باللہ	
56	سورۃ الھمزۃ		اولاد کی نیک نامی		ایاکم والظن		سورہ کافرون	
62	سورۃ العصر		کپڑا پہننے کی دعا		محاسن موتاکم		نظر بد لگنا	
67	سورۃ التکاثر		انا للہ وانا الیہ		ایاکم والحسد		الحمد للہ الذی	
73	سورۃ القارعۃ		ربنا اصرف عنا		یحب لأخیہ		قرض سے پناہ	
78	سورۃ العادیات		مجلس کے اختتام		فلیقل خیرا او		والدین کے	
82	سورۃ الزلزال		مریض کی عیادت		ایاکم وسوء ذات		سورہ کھف	
88	سورۃ البینۃ (۱)		نظر بد لگنے پر دعا		من یحرم الرفق		تہجد کی فضیلت	
90	سورۃ البینۃ (۲)		کوئی چیز گم ہو جائے		الغناء ینبت النفاق		وتر کی فضیلت	

	حفظ قرآن	دستخط	دعائیں	دستخط	حفظ حدیث	دستخط	عملی سنت	دستخط
94	سورۃ القدر		سید الاستغفار		البر حسن الخلق		مصیبت کی تعزیت	
99	سورۃ العلق (۱)		ربنا آتنا / ربنا لاتزغ		التاجر الصدوق		سلام کی عادت	
104	سورہ العلق (۲)		رب أوزعنی		من لم یسال الله		استغفار کی پابندی	
109	سورہ التین		قبرستان میں داخلہ کی		الدنیا سجن المومن		سورہ ملک	
112	سورۃ الانشراح		ربنا اغفرلنا		الدال علی الخیر		سورہ واقعہ	
117	سورۃ الضحیٰ		اللّٰہ الأحد الصمد		لا یشکر الله		سورہ سجدہ	
123	سورۃ اللیل (۱)		بے چینی کے ازالہ کی		ان من خیار کم		عصر کی چار رکعت	
128	سورۃ اللیل (۲)		بیماری سے حفاظت کی		من لا یامن جارہ		مریض کی عیادت	
133	سورۃ الشمس		سواری کی دعا		التائب من		سید الاستغفار	
138	سورۃ البلد (۱)		اللهم حاسبنی		رکعتا الفجر		سبحان اللہ وبحمدہ	
143	سورۃ البلد (۲)		سورہ فاتحہ میں شفا		ما اسفل		من خیر ماسأ لک	
150	سورۃ الفجر (۱)		کھانے میں برکت کی		آیة المنافق		اللھم حسّنت خلقی	
156	سورۃ الفجر (۲)		ربنا لاتؤاخذنا		اذکرو محاسن		خادمہ کا متبادل	

عصری اسکولوں کے لیے اسلامیات کا نصاب

آج ملت اسلامیہ کے نوے فیصد سے زائد فرزندان عصری درس گاہوں میں زیر تعلیم ہیں لیکن افسوس کہ ان مسلم طلبہ کے لئے بنیادی دینی تعلیم کا نظم اکثر اسکولوں میں نہ ہونے کے برابر ہے اور جہاں تھوڑا بہت نظم دینیات کے کچھ گھنٹوں کے نام سے ہے وہاں صرف قرآن ناظرہ پڑھانے اور چند دعاؤں کے یاد کرانے پر اکتفا کیا جاتا ہے، عقائد، سیرت، فقہ اور اسلامی تاریخ وغیرہ پڑھانے کے لئے گنجائش نکالنا ذمہ داران مدارس کے لئے موجودہ نصابی کتابوں کی کثرت کے پیش نظر ممکن ہی نہیں، حالانکہ بحیثیت مسلمان ان بنیادی دینی علوم سے واقفیت ہر ایک کے لئے ناگزیر ہے،

مولانا ابوالحسن علی ندوی اسلامک اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۳۰ بھٹکل کرناٹک نے حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب حسنی ندوی دامت برکاتہم صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کی سرپرستی میں اللہ کے فضل سے محض اسی کے بھروسہ پر اس بات کا ارادہ کیا کہ کیوں نہ پرائمری، ہائی اسکول اور کالجوں کے مسلم طلبہ کے لئے ایسی نصابی کتابیں تیار کی جائیں جو بنیادی اسلامی تعلیمات پر مشتمل ہو، اسلامیات کے نام سے یہ نصابی سیریز اسی سلسلہ کی ایک اہم کڑی ہے جس میں دس اہم دینی مضامین حفظ و ناظرہ و ترجمہ قرآن، حدیث شریف، عقائد، سیرت نبوی، فقہ اسلامی، تاریخ، دعاؤں اور اخلاقیات کو شامل کیا گیا ہے، سردست نرسری تا تا دسویں تیرہ کتابیں تیار کی گئی ہیں، طلبہ کی نفسیات اور ان کی علمی سطح کے پیش نظر آسان زبان اور عام فہم و سہل انداز میں اس کو مرتب کیا گیا ہے۔

یہ نصابی کتابیں الحمد للہ ہندوستان کی مختلف ریاستوں کے دو ہزار سے زائد اسکولوں میں داخل نصاب ہیں، جہاں پڑھنے والے طلبہ کی تعداد تین لاکھ سے اوپر ہے، یہ کتابیں الحمد للہ بیرونِ ہند، ملیشیاء، ایران، پاکستان، افغانستان، نیپال، بورنڈی (افریقہ) وغیرہ سے بھی شائع ہو کر وہاں کے اسکولوں کے نصاب میں داخل ہیں سردست یہ نصابی کتابیں اردو، عربی، انگریزی، جاپانی ہندی تامل، کنڑی و آسامی اور نیپالی وغیرہ زبانوں میں دستیاب ہیں، اسکولوں کے ذمہ داران سے گذارش ہے کہ اسلامیات کی یہ کتابیں ان کی زیر سرپرستی چلنے والے اسکولوں میں ضرور داخل نصاب کریں

₹ 100.00

Moulana Abul Hasan Ali Nadvi Islamic Academy
P.O Box No, 30 Bhatkal Karnataka India
Tel No: 91 8385 226381 / 91 8385 228498 Mob : 96201 04757
nadviacademy@hotmail.com

Designed by:Gufran Kobatte